

تہجد کی فضیلت

اور

اسلاف امت کی شب بیداری اور ذوق عبادت

قرآن وحدیث اور حضرات صحابہ کرام و صلح کے اقوال کی روشنی میں تہجد کی اہمیت
بہت سی تہجد کے لہجے اور ترویجی قواعد و شرائط تہجد کے اہتمام کے ساتھ ساتھ
صحابہ کرام اور اسلاف امت کے شب بیداری اور ذوق عبادت کے ایمان
الطراز والفتاویٰ

تالیف

مولانا محمد رفیع صاحب

المدینۃ العلمیۃ، مولانا محمد رفیع صاحب، مولانا محمد رفیع صاحب

مکتبہ المدینۃ العلمیۃ

تہجد کی فضیلت اور اسلاف امت کی شب بیداری
اور ذوقِ عبادت

تالیف

مولانا محمد نعمان صاحب

استاذ حدیث جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی

ناشر

مکتبۃ المتیر کراچی

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب	تہجد کی فضیلت اور اسلاف امت کی شب بیداری اور ذوق عبادت
مؤلف	مولانا محمد نعمان صاحب زید مجدہ
ضخامت	208 صفحات
تعداد	500
طبع اول	۱۰ ربیع الاول ۱۴۴۵ھ / 27 ستمبر، 2023ء
ناشر	مکتبۃ المبین نزد جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی
اوقات رابطہ	ظہر تا مغرب (0332-2557675)

اسٹاکسٹ

مکتبۃ المبین نزد جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی

0311-2645500

ادارۃ المعارف کراچی (احاطہ جامعہ دارالعلوم کراچی، کوئٹہ انڈسٹریل ایریا۔ کراچی)

021-35123161, 021-35032020, 0300-2831960

مولانا محمد ظہور صاحب (جامعہ سراج الاسلام، پارہوتی، مردان)

0334-8414660, 0313-1991422

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین
	تہجد کی فضیلت اور اسلاف امت کی شب بیداری اور ذوق عبادت
۲۵	نماز تہجد کا وقت اور رکعتیں
	قرآن کریم کی روشنی میں نماز تہجد کی اہمیت و فضیلت
۲۶	نماز تہجد ایک اضافی عبادت ہے
۲۶	عباد الرحمن کی راتیں عبادت میں گزرتی ہیں
۲۶	ایمان والوں کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں
۲۷	رات کی گھڑیوں میں عبادت کرنے والے
۲۷	پرہیزگار لوگ راتوں کو کم سوتے ہیں
۲۸	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تہجد کا حکم
۲۸	تہجد کی نماز نفس کے کچلنے اور زبان کی درستگی میں معاون ہے
	احادیث مبارکہ کی روشنی میں تہجد کی اہمیت و فضیلت
۲۸	دخول جنت کے اعمال
۲۹	نماز تہجد کے فوائد
۳۰	فرض نماز کے بعد تہجد افضل عبادت ہے
۳۰	نماز تہجد مومن کا شرف و اعزاز ہے
۳۰	تہجد پڑھنے والوں کے لیے جنت کے خوبصورت بالا خانے
۳۱	نماز تہجد اللہ کو محبوب ہے

۳۱	شب بیداری تقرب الہی کا ذریعہ
۳۲	نماز تہجد کی فضیلت
۳۲	تہجد کی نماز فرشتوں کی حاضری کا وقت ہے
۳۳	رات کے آخری پہر میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں
۳۳	رات کے آخری پہر میں دعا قبول ہوتی ہے
۳۴	تہجد چھوڑنے والے کی مذمت
۳۴	اللہ رب العزت کے ہاں مبعوض انسان کون ہے
۳۴	شیطان ہر سوائے ہوئے انسان کی گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے
۳۵	شب بیداری فتنوں سے بچنے اور خزانوں کے حصول کا ذریعہ ہے
۳۶	اہل و عیال کو تہجد کے لیے اٹھانے کی فضیلت
۳۶	تین شخص اللہ کو محبوب ہیں
۳۷	دو شخص اللہ کو پسند ہیں
۳۸	اللہ تعالیٰ دو شخصوں سے خوش ہوتے ہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تہجد اور ذوق عبادت	
۳۹	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تہجد
۴۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے آخری پہر میں تہجد پڑھتے تھے
۴۰	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تہجد میں طویل قیام
۴۱	اتنا طویل قیام کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں میں ورم آجاتا تھا
۴۱	تہجد کی نماز میں چھوڑو
۴۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آرام بھی فرماتے اور قیام بھی

۴۲	اتنا طویل قیام کہ صحابی رسول نے بیٹھنے کا ارادہ کیا
۴۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طویل قرأت اور عبادت
۴۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کثرت عبادت اور خشیت الہی
۴۵	سفر میں بھی تہجد کا اہتمام
۴۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کس وقت پڑھتے تھے
۴۶	تہجد میں اٹھتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول
۴۷	تہجد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کا ایک ایک حرف سمجھ آتا تھا
۴۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کے لیے اپنے اہل و عیال کو جگاتے
۴۷	حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شب بیداری کو اشعار میں بیان کرنا

تہجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مختلف دعائیں

نماز تہجد کی اہمیت و فضیلت سے متعلق حضرات صحابہ کرام اور سلف کے اقوال

۵۳	شب بیداری میں تلاوت کے دوران خوف و خشیت کی کیفیت
۵۳	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اپنے گھر والوں کو تہجد کے لیے جگانا
۵۴	تہجد پڑھنے والوں کے لیے انعامات
۵۵	حامل قرآن کے لیے مناسب ہے کہ وہ رات کے حق کو پہچانے
۵۵	پوری رات شب بیداری اور تلاوت میں گریہ وزاری
۵۶	تہجد کی نماز کی فضیلت دن کی نمازوں پر
۵۶	تہجد سے محروم کون ہوتا ہے
۵۷	رات گزارنے میں لوگ تین طرح کے ہوتے ہیں

۵۸	رات کی ایک رکعت دن کی دس رکعتوں سے افضل ہے
۵۸	مسلمان کی عزت تہجد کا اہتمام ہے
۵۹	تہجد میں طویل قیام عابدین کی راحت کا ذریعہ ہے
۵۹	شب بیداری باوقار اور باعزت بناتی ہے
۵۹	خیر کا کوئی کام تہجد سے بڑھ کر نہیں
۶۰	تہجد پڑھنے والوں کے چہرے کیوں روشن
۶۰	تہجد پڑھنے والوں کے لیے تین خصوصی اکرام
۶۱	قرب الہی کا حصول تہجد کے ذریعے ہوتا ہے
۶۱	جب تک نیند غالب نہ آئے میں نہیں سوتا
۶۲	امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا رات بھر قیام اللیل
۶۲	امام شافعی رحمہ اللہ کا رات بھر طویل قیام
۶۳	رات بھر شب بیداری اور جہنم سے نجات کی دعا
۶۳	جب انعامات میں اضافہ ہے تو عبادت میں بھی اضافہ ہونا چاہیے
۶۳	عابدین کی نیند جہنم کے خوف سے اڑ گئی
۶۴	تہجد سے محرومی کا سبب گناہوں کی کثرت ہے
۶۴	اخلاص کے ساتھ شب بھر قیام
۶۵	رات بھر رقت و خشیت میں طویل قیام
۶۵	رات بھر طویل قیام اور نفس کی اصلاح
۶۶	جنت کی نعمتیں نیند اور نرم و نازک بستر سے زیادہ لذیز ہیں

نماز تہجد کے دس دنیاوی فوائد

۶۶	۱.....گناہوں اور منکرات سے روکتی ہے
۶۷	۲.....اللہ رب العزت اور صالحین کے قرب کا ذریعہ ہے
۶۸	۳.....خیر اور بھلائی کے حصول کا ذریعہ ہے
۶۸	۴.....قلبی اطمینان و سرور اور لذتوں کے حصول کا ذریعہ ہے
۶۹	۵.....نفس کی پاکیزگی اور چستی کا ذریعہ ہے
۷۰	۶.....عبادت و ریاضت اہل و عیال کی جان و مال کی حفاظت کا ذریعہ ہے
۷۱	۷.....تہجد پڑھنے والوں کے چہرے روشن ہوتے ہیں
۷۲	۸.....رزق میں وسعت اور برکت کا ذریعہ ہے
۷۲	۹.....تہجد میں تلاوت کرنے سے قرآن پختہ رہتا ہے
۷۳	۱۰.....تہجد کی نماز دعاؤں کی قبولیت کا ذریعہ ہے

نماز تہجد کے گیارہ اخروی فوائد

۷۴	۱.....اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل ہوتی ہے
۷۴	۲.....تہجد پڑھنے والوں کے لئے جنت کے انعامات اور بالا خانے
۷۵	۳.....تہجد پڑھنے والوں کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا
۷۶	۴.....جو نماز تہجد کا اہتمام کرے اُس کا نام ذاکرین میں لکھا جاتا ہے
۷۷	۵.....تہجد میں تلاوت کرنے والا غافلین میں سے نہیں ہوتا
۷۷	۶.....تہجد میں اٹھنے کا پختہ ارادہ کرنے والا اگر نہ اٹھ سکے تو بھی صدقہ ہے
۷۸	۷.....تہجد کی نماز ہر خیر کے حصول کا ذریعہ ہے

۷۸	۸.....تہجد حاجات کے پوار ہونے اور مغفرت کا ذریعہ ہے
۷۹	۹.....خیر کے دروازے کھولنے والے اعمال
۸۰	۱۰.....شب بیداری قیامت کے دن نور کا ذریعہ ہے
۸۰	۱۱.....تہجد کی نماز قبر میں کشادگی اور راحت کا ذریعہ ہے
نماز تہجد کے اہتمام کے میں اسباب	
۸۲	۱.....اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنا
۸۲	۲.....عقائد اور نظریات کا درست ہونا
۸۳	۳.....محبت الہی اور تعلق مع اللہ ہونا
۸۳	۴.....رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت
۸۴	۵.....خشیت الہی
۸۴	۶.....خصوصی رحمت الہی کا مستحضر ہونا
۸۵	۷.....دل کو باطنی امراض سے پاک کرنا
۸۵	۸.....دن نیک اعمال میں گزارنا
۸۵	۹.....لا یعنی چیزوں سے دور رہنا
۸۵	۱۰.....زیادہ کھانے سے اجتناب کرنا
۸۶	۱۱.....دن میں مشقت والے کاموں سے گریز کرنا
۸۶	۱۲.....قیام اللیل کا پختہ عہد کرنا
۸۶	۱۳.....کامل یقین ہونا
۸۷	۱۴.....جگانے کے لئے الآرم لگانا

۸۷	۱۵..... کسی اور کو بھی ساتھ جگائیں
۸۷	۱۶..... مسنون طریقے کے مطابق دعا پڑھ کر سوائیں
۸۷	۱۷..... تہجد چھوٹے پردن بھر متفکر رہیں
۸۷	۱۸..... تہجد کے فضائل اور انعامات کو پڑھتے رہیں
۸۸	۱۹..... اسلاف امت کے شب بیداری کے واقعات کا مطالعہ کریں
۸۸	۲۰..... دعا کا اہتمام کریں
نماز تہجد سے روکنے والے دس موانع	
۸۸	۱..... دل کا غافل ہونا
۸۹	۲..... گناہوں کا ارتکاب کرنا
۸۹	۳..... خواہشات کی پیروی کرنا
۸۹	۴..... دنیا سے محبت اور زیادہ سونا
۹۰	۵..... رات دیر تک جاگنا
۹۰	۶..... دن میں زیادہ مشقت اور تھکاوٹ والے کام کرنا
۹۰	۷..... دن بھر لغویات میں مشغول رہنا
۹۰	۸..... زیادہ کھانا
۹۱	۹..... حرام کھانا
۹۱	۱۰..... پر تعیش بستر اور آرامگاہیں
۹۲	قیام اللیل کی فضیلت و فوائد
۹۳	قیام اللیل دل کو نور
۹۳	تہجد پڑھنے والے روشن ستاروں کی مانند ہیں

۹۴	سونے سے تہجد اور تلاوت قرآن بہتر عمل ہے
۹۵	حضرت داؤد علیہ السلام اپنے گھر والوں کو تہجد کیلئے جگاتے تھے
۹۵	تہجد میں بیدار نہ ہونے پر تنبیہ
حضرات صحابہ کرام کی شب بیداری	
۹۶	حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا تہجد کا اہتمام
۹۷	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نماز تہجد کا اہتمام اور گھر والوں کو جگانا
۹۸	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ساری رات عبادت میں گزارنا
۹۸	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا رات بھر تہجد اور تلاوت
۹۹	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور اہل خانہ کا نماز تہجد کا اہتمام
۹۹	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی نماز تہجد میں ترتیل کے ساتھ تلاوت
۱۰۰	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا نماز تہجد کا اہتمام
۱۰۱	تہجد کے چھوٹ جانے پر نفس کو ایک سال تک سزا
۱۰۱	حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کا ذوق عبادت
۱۰۲	حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کا صبح تک نوافل پڑھنا
۱۰۲	حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا ذوق عبادت
۱۰۲	ابلیس کا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو تہجد کے لئے جگانا
اسلاف امت کے شب بیداری اور ذوق عبادت کے ایمان افروز واقعات	
۱۰۵	حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کا عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھنا
۱۰۶	امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا نماز تہجد کا اہتمام

۱۰۷	حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کا ذوق عبادت اور ایک رکعت میں ختم قرآن
۱۰۷	اسلاف امت میں ایک رکعت میں ختم قرآن کرنے والے چار حضرات
۱۰۷	امام بخاری رحمہ اللہ ایک رات میں پندرہ سے بیس دفعہ بیدار ہوتے
۱۰۸	حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی شب بیداری
۱۰۹	حضرت حسان بن ابوسنان رحمہ اللہ کی شب بیداری
۱۰۹	تہجد میں آنکھ نہ کھلنے پر عمر بھر کے لئے بستر پر نہ سونے کی قسم کھالی
۱۱۰	حضرت عطاء خراسانی رحمہ اللہ کی شب بیداری
۱۱۰	حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کی شب بیداری
۱۱۲	حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کی مغفرت کا سبب
۱۱۲	امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ دن و رات میں تین سو رکعت نوافل پڑھتے تھے
۱۱۳	امام ابو یوسف رحمہ اللہ یومیہ دو سو رکعت نوافل پڑھتے تھے
۱۱۳	حضرت سلیمان تیمی رحمہ اللہ کا ساری نوافل پڑھنا
۱۱۴	امام ابوقلابہ رحمہ اللہ روزانہ چار سو رکعت نوافل پڑھتے تھے
۱۱۴	حضرت مجاہد رحمہ اللہ کا ہر شب میں ختم قرآن
۱۱۴	حضرت ثابت بن اسلم بنانی رحمہ اللہ کا ہر دن رات میں ایک قرآن کریم کی تلاوت
۱۱۴	حضرت اویس قرنی رحمہ اللہ کا ساری رات عبادت کرنا
۱۱۵	امام مسروق رحمہ اللہ کا ذوق عبادت
۱۱۵	عبادت کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے مناجات کرو
۱۱۶	عامر بن عبداللہ رحمہ اللہ کا ذوق عبادت
۱۱۶	امام شافعی رحمہ اللہ کا رمضان میں عبادت و تلاوت

۱۱۶	امام وکیع بن الجراح رحمہ اللہ کی سفر و حضر میں ذوقِ عبادت
۱۱۷	طولِ قیام کے سبب پاؤں میں ورم آجاتا تھا
۱۱۷	حضرت صفوان رحمہ اللہ نے چالیس سال سے اپنی کمرز میں پر نہیں لگائی
۱۱۸	ایک ماہ نہ دن کو سوئے نہ رات کو
۱۱۸	امام یحییٰ بن سعید القطان رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت و تلاوت
۱۱۸	رات بھر قیام اور تھوڑی دیر آرام
۱۱۹	ہر رات نصف قرآن کی تلاوت اور شب بیداری
۱۱۹	حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ کا نماز تہجد فوت ہونا اور خواب
۱۲۰	چالیس سال سے عشاء کے وضو سے فجر کی نماز
۱۲۱	نماز کے دوران ٹانگ کاٹ دی گئی احساس نہ ہوا
۱۲۱	امام محمد رحمہ اللہ کی شب بیداری اور مسائل کا استنباط
۱۲۲	امام محمد رحمہ اللہ کا رات کو تین حصوں میں تقسیم کرنا
۱۲۲	حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی کثرت سے عبادت و ریاضت
۱۲۳	حضرت ربیع رحمہ اللہ کی نماز تہجد کے دوران کیفیت
۱۲۳	اتنا قیام اللیل کہ بیٹی کو بھی رحم آ گیا
۱۲۳	امام محمد بن نصر مروزی رحمہ اللہ کی نماز میں خشوع اور ذوقِ عبادت
۱۲۴	حضرت سعید تنوخی کی عبادت کے وقت کیفیت
۱۲۴	قیس بن مسلم اور محمد بن حجاجہ رحمہما اللہ ساری رات نماز پڑھتے رہے
۱۲۴	ماں اور بیٹوں نے تہجد پڑھنے کیلئے رات کو تین حصوں میں تقسیم کیا

۱۲۶	ساری رات ایک آیت کی تلاوت اور گریہ میں گزر گئی
۱۲۷	میں چاہتا ہوں اپنی زندگی رکوع سجدہ کی حالت میں گزاروں
۱۲۸	بیس سال تک روزانہ ایک ختم قرآن
۱۲۹	چالیس سال تک روزانہ ایک ختم قرآن
۱۲۹	امام ابن الحدّٰد رحمہ اللہ کی عبادت و تلاوت
۱۲۹	دن میں ہزار رکعت نوافل اور ایک لاکھ مرتبہ تسبیح
۱۳۰	حضرت اسود بن یزید رحمہ اللہ کا ذوق عبادت
۱۳۰	امام زین العابدین رحمہ اللہ کی ذوق عبادت
۱۳۱	حضرت قتادہ رحمہ اللہ کا ذوق عبادت و تلاوت
۱۳۲	جماعت کی نماز عراق کی گورنری سے زیادہ محبوب ہے
۱۳۲	ستر سال سے تکبیر اولیٰ کا اہتمام
۱۳۳	مغرب اور عشاء کے درمیان دو ختم کرنا
۱۳۳	روزانہ ایک قرآن کریم کی تلاوت
۱۳۴	ہر رات ختم قرآن اور دن بھر روزہ
۱۳۴	حضرت ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ کا سفر میں بھی نفل روزوں کا اہتمام
۱۳۵	کثرت عبادت کی وجہ سے بدن کا رنگ زرد ہو گیا
۱۳۵	حضرت منصور بن زاذان رحمہ اللہ کا عبادت کا معمول
۱۳۶	حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کا ذوق عبادت
۱۳۶	روزانہ سو رکعت نوافل

۱۳۷	دن و رات میں چھ سو رکعات نوافل پڑھنا
۱۳۷	حضرت علی بن عبداللہ رحمہ اللہ کی کثرت سے عبادت و ریاضت
۱۳۷	حضرت مرہ ہمدانی رحمہ اللہ روزانہ چھ سو رکعات نوافل پڑھتے تھے
۱۳۸	ساری رات عبادت میں قیامت اور آہ وزاری
۱۳۹	حضرت عراق بن مالک کی کثرت عبادت
۱۳۹	شب زفاف میں دلہن اور دولہا بھی جماعت سے نماز نہ چھوڑے
۱۴۰	روزانہ چار سو رکعات نوافل پڑھنا
۱۴۰	حضرت صلہ بن اشیم رحمہ اللہ کا ذوق عبادت اور شیر کی اطاعت
۱۴۲	حضرت سری سقطی رحمہ اللہ کی کثرت سے عبادت و ریاضت
۱۴۲	ایک راہب کا ذوق عبادت
۱۴۳	امام ابو محمد جریری رحمہ اللہ کا ذوق عبادت
۱۴۳	امام ہناد رحمہ اللہ کا ذوق عبادت
۱۴۴	چالیس سال تک ساری رات قیام میں گزار دی
۱۴۴	امام ابواسحاق السبئی رحمہ اللہ کا ذوق عبادت
۱۴۶	پوری رات رکوع اور سجدے میں گزار دی
۱۵۳	امام ابو حازم رحمہ اللہ کا چالیس سال سے عبادت کا طریقہ
۱۵۴	ایک شخص کا ذوق عبادت اور طویل مجاہدہ
۱۵۵	دن و رات میں چھ سو رکعات نوافل پڑھنا
۱۵۵	حضرت علی بن عبداللہ رحمہ اللہ کی کثرت سے عبادت و ریاضت

۱۵۵	حضرت مرہ ہمدانی رحمہ اللہ روزانہ چھ سو رکعات نوافل پڑھتے تھے
۱۵۶	ساری رات عبادت میں قیامت اور آہ وزاری
۱۵۶	حضرت عراق بن مالک کی کثرت عبادت
۱۵۷	چالیس سال سے عشاء کے وضو سے فجر کی نماز
۱۵۷	امام اوزاعی رحمہ اللہ کی عبادت و ریاضت
۱۵۸	عبادت کے دوران ایسی کیفیت کہ قیمتی گھوڑے کی چوری ہونے کی پرواہ نہیں
۱۵۸	تہجد کے لئے خوبصورت لباس اور خوشبو کا اہتمام کرنے والے
۱۵۹	حور عین کا مہر تہجد کی نماز ہے
۱۵۹	عمر بن منکدر رحمہ اللہ کا تہجد کا اہتمام
۱۶۰	نئے مالک کے ہاں تہجد کا اہتمام نہ ہونے پر پاندی کا سابقہ آقا کی طرف لوٹنا
۱۶۰	عامر بن عبداللہ بن زبیر رحمہ اللہ کی عبادت و ریاضت
۱۶۱	چالیس سال سے رات بستر پر آرام نہیں کیا
۱۶۱	دن و رات میں ایک ہزار نوافل پڑھتا
۱۶۱	حضرت فضیل بن ریاض رحمہ اللہ کا ذوق عبادت
۱۶۲	تہجد کے چھوٹے پر بستر پر نہ سونے کی قسم کھانا
۱۶۲	ایک غلام کا ذوق عبادت
۱۶۳	علامہ ابن قیم رحمہ اللہ کا کثرت سے عبادت و ریاضت
اکابر علمائے دیوبند کی شب بیداری اور ذوق عبادت	
۱۶۵	حضرت حاجی امد اللہ رحمہ اللہ کا ذوق عبادت
۱۶۶	علامہ قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کا ذوق عبادت

۱۶۷	علامہ رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کا ذوق عبادت و تلاوت
۱۶۹	حضرت شیخ الہند کی عبادت و ریاضت اور طویل قیام
۱۷۰	علامہ خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ کا ذوق عبادت اور شب بیداری
۱۷۲	مولانا مظفر حسین کاندھلوی رحمہ اللہ کا سفر میں تہجد کا اہتمام
۱۷۲	حضرت مفتی عزیز الرحمن رحمہ اللہ کا ذوق عبادت و تلاوت
۱۷۴	شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کا ذوق عبادت اور طول قیام
۱۷۶	حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ کا ذوق عبادت
۱۷۷	حضرت امیر شریعت کی رقت آمیز تلاوت کا ہندوں پر اثر
۱۷۸	مولانا محمد تخبی کاندھلوی رحمہ اللہ کا قیام اللیل میں دس سپاروں کی تلاوت
۱۷۹	چھ ماہ تک مسلسل روزانہ ایک قرآن کریم تلاوت کرنا
۱۸۰	علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ کا ذوق عبادت اور شب بیداری
۱۸۱	شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمہ اللہ کا ذوق عبادت
۱۸۲	علامہ یوسف بنوری رحمہ اللہ اور تہجد کا اہتمام ذوق تلاوت
۱۸۳	حضرت شیخ ہالچوی رحمہ اللہ اور تہجد کا اہتمام
خواتین اسلام کی شب بیداری اور ذوق عبادت کے ایمان افروز واقعات	
۱۸۴	حضرت حفصہ بنت سیرین رحمہا اللہ کی شب بیداری اور ذوق عبادت
۱۸۵	حضرت معاذہ عدویہ دن رات میں چھ سو رکعات نوافل پڑھتی تھیں
۱۸۶	ایک خاتون کا ذوق عبادت اور گریہ و زاری
۱۸۷	حضرت ام طلق کا دن رات میں چار سو رکعات نوافل پڑھنا

۱۸۸	ایک خاتون کا ذوق عبادت اور راتوں کو طویل قیام
۱۸۸	ایک باندی کا ذوق عبادت اور محبت الہی
۱۸۹	حضرت رابعہ بصریہ کا دن و رات میں ایک ہزار نوافل پڑھنا
۱۸۹	رات کا قیام قرب الہی کا ذریعہ ہے
۱۹۰	حضرت حبیب رحمہ اللہ کی اہلیہ کا اپنے شوہر کو تہجد کے لئے جگانا
۱۹۱	حضرت حبیبہ عدویہ کی شب بیداری اور اللہ تعالیٰ سے مناجات
۱۹۲	حضرت میمونہ سوداء کی عبادت و ریاضت
۱۹۳	حضرت رحلہ عابدہ کثرت عبادت کی وجہ سے اپانچ اور بیٹا ہو گئی
۱۹۳	حضرت شعوانہ رحمہا اللہ کی عبادت و ریاضت اور خشیت الہی
۱۹۴	ایک رومی کنیز کی شب بیداری اور مغفرت کی عجیب دُعا
۱۹۵	حضرت معاذ عدویہ رحمہا اللہ کا دن رات عبادت و ریاضت
۱۹۵	نئی نویلی دلہن ہونے کے باوجود شب بھر عبادت
۱۹۷	حضرت بریرہ رحمہا اللہ کا ذوق عبادت اور کثرت بکاء
۱۹۸	اُم حسان کی صاحبزادی کا استغناء، عبادت و مناجات اور نصیحت
۲۰۰	حضرت شعوانہ کا ذوق عبادت اور خشیت الہی
۲۰۱	ایک باندی کی حبّ الہی اور ذوق عبادت
۲۰۵	کثرت عبادت کے سبب جنت میں اعزاز و اکرام
۲۰۶	ایک باندی نے ایک شب میں تیرہ سپارے تلاوت کر کے جان دے دی
۲۰۷	مولانا محمد الیاس رحمہ اللہ کی والدہ کی ذوق عبادت و تلاوت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ عرض مؤلف

انسان کی تخلیق کا مقصد اللہ رب العزت کی عبادت ہے، اور عبادت میں فرائض و واجبات کے بعد تہجد کی نماز کی بڑی فضیلت ہے، قرآن کریم، احادیث مبارکہ اور اسلاف امت کی زندگی میں تہجد کا بڑا اہتمام تھا، ان کی راتیں اللہ رب العزت کے سامنے سجد و قیام اور تلاوت میں گزرتیں تھیں۔ اللہ رب العزت کا کوئی محبوب و مقبول بندہ ایسا نہیں تھا جو تہجد اور ذوق عبادت سے وابستہ نہ ہو۔ اللہ رب العزت نے اسلاف کو اسی وجہ سے محبوبیت و مقبولیت عطا کی تھی کہ ان کی زندگی میں شب بیداری اور عبادت کا ذوق تھا، انسان کو عزت تقویٰ اور اعمال سے ملتی ہے، ان حضرات کی زندگی میں نشیبتِ الہی، ذوقِ عبادت، قیامِ اللیل، تلاوت اور تواضع کا وصف تھا، آج ہمارے معاشرے میں تہجد اور کثرتِ عبادت تو دور کی بات فرائض میں سستی ہو رہی ہے، فجر کی نماز، تہجد، نوافل، اذکار، تلاوت اور آہ زاری کرنے والے لوگوں کی تعداد مسلسل کم ہوتی جا رہی ہے، جب سے موبائل فون، انٹرنیٹ، کیبل، فیس بک اور الیکٹرانک کے نئے نئے آلات آتے جا رہے ہیں ان میں انہماک کی وجہ سے تہجد اور ذوقِ عبادت ختم ہوتا جا رہا ہے، فرائض میں بھی اب خشوع خضوع باقی نہ رہا، اس موبائل نے شب بیداری، تلاوت، نوافل اور عبادت کا ذوق تقریباً ختم کر دیا، اب گنے چنے حضرات نظر آتے ہیں جو تہجد کے وقت سے اشراق تک کا وقت عبادت و تلاوت میں گزارتے ہوں۔ چونکہ تعلق مع اللہ ختم ہو گیا اسلئے وقت کی برکتیں بھی ختم ہو گئیں، آج ہر ایک گلہ کرتا ہے کہ وقت نہیں ہے، حالانکہ یہی وقت ہمارے اسلاف کے پاس تھا، انہوں نے اسی وقت میں لکڑی کے قلموں سے، چراغ کی روشنی میں چٹائیوں پر بیٹھ کر تصانیف بھی

کیں، روزانہ ایک منزل تلاوت بھی کی، دو دو سو رکعات نوافل بھی پڑھے، رات کا آخری پہر عبادت میں بھی گزارا، تدریس اور وعظ و نصیحت بھی کی، اللہ رب العزت نے عبادت اور تعلق مع اللہ کی وجہ سے ان لوگوں کے اوقات میں برکت ڈال کر ان سے دین کا بڑا کام لیا، اور ان کی علمی کاوشوں اور تصانیف کے سلسلے کو اب تک جاری بھی رکھا، یہ ان کا اخلاص، شب بیداری تھی اور آہ وزی تھی، آج یہ اوصاف ناپید ہو رہے ہیں، آج موبائل کی اسکرین پر گھنٹوں وقت گزار دینا آسان ہے، چند رکعات تجدد، تلاوت اور نوافل پڑھنا دشوار ہے، حقیقت یہ ہے کہ انٹرنیٹ اور فیس بک سے آلودہ نگاہوں کو رب العالمین اپنے مقدس کلام کے پڑھنے کی توفیق ہی نہیں دیتا۔ آج عوام تو عوامِ خواص میں شب بیداری اور ذوقِ عبادت رکھنے والے گنے چنے رہ گئے، آج سلف کے شب بیداری اور ذوقِ عبادت کے واقعات ہمیں ایک افسانہ لگتے ہیں، کیونکہ زندگی گناہوں سے آلودہ ہو گئی، غیروں کی تہذیب و ثقافت، سطحی علم اور نام نہاد اسکالروں کی ملحدانہ گفتگو نے ہمیں دین سے دور کر کے دین پر معترض بنا دیا، آج عمل تو دور کی بات ہے، اسلافِ امت کے اعمال و کردار پر انگلیاں اٹھائی جا رہی ہیں۔

آج عشقِ مجازی اور موبائل پر راتیں گزر سکتیں ہیں تو محبتِ الہی اور عشقِ حقیقی میں رات گزرنے پر کیا اشکال ہے؟ اللہ رب العزت نے اصلِ راحت، سکونِ قلبی، اطمینان، پاکیزہ زندگی اور محبوبیتِ شب بیداری میں رکھی ہے، عشقِ مجازی میں معشوقہ کے ساتھ، بات چیت اور میسج پر رات گزر جاتی ہے تو معرفتِ الہی اور محبوبِ حقیقی کے کلام میں رات گزر جانے کو کیوں مستبعد سمجھتے ہیں، اصل یہ کہ ہمیں محبتِ الہی کا لطف ابھی تک نہیں ملا، جب گھنٹوں چوکوں، چوراہوں اور گلی کے کونوں میں معشوقہ کے انتظار میں گزر سکتے ہیں تو محبتِ الہی میں عبادت میں اوقات گزرنے پر کیوں ذہنِ مشوش ہوتا ہے۔

جب کائنات اور اس میں پیدا کی گئی اللہ رب العزت کی یہ مخلوقات اس قدر حسین ہیں تو اُن کا پیدا کرنے والا کس قدر جمیل ہوگا۔ جب گئے اور شکر میں اتنی مٹھاس ہے تو اس کے پیدا کرنے والی ذات کے نام و کلام میں کتنی لذت ہوگی؟ چونکہ گناہوں کی تاریکی اور بری صحبتوں میں وقت گزر گیا اسلئے محبت الہی اور شب بیداری کی لذتوں سے ہم محروم ہو گئے۔ ہماری تمام نچی، معاشرتی گھریلو اور معاشی مشکلات صرف تعلق مع اللہ سے دور ہوں گی، رات کے آخری پہر میں جب اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ کوئی ہے جو مجھ سے رزق مانگے میں اُسے عطا کروں، کوئی ہے جو مجھ سے گناہوں کی معافی مانگے میں اُسے معاف کروں۔ کائنات کے تمام خزانے اللہ رب العزت کے پاس ہیں اور اُن کے لینے کا ذریعہ ”تہجد“ ”شب بیداری“ اور ”ذوق عبادت“ ہے، اسے اپنی زندگی میں لائیں۔ تہجد کے اٹھنے کے جو اسباب آگے بیان ہوئے ہیں انہیں اختیار کریں، تہجد کے موانع سے بچیں، اور اللہ رب العزت سے شب بیداری کی دعا کرتے رہیں، یومیہ کی بنیاد پر تلاوت اور نوافل کا اہتمام کریں۔ فجر کے بعد سے اشراق تک کا بابرکت وقت تلاوت اور اذکار میں گزاریں اور پھر اشراق پڑھ کر اپنے دن کا آغاز کریں، تو اللہ رب العزت دن بھر کے اوقات میں خوب برکت ڈالے گا، رزق کی فروانی ہوں گی، دن بھر سستی اور کامیابی سے حفاظت رہے گی، اور دینی کام کرنے کی اور پڑھنے لکھنے اور مطالعہ کی توفیق ہوگی، ورنہ زندگی لوگوں سے گلے شکوے، حسد اور بے چینی میں گزر جائے گی۔ اللہ رب العزت ہمیں تہجد پڑھنے اور ذوق عبادت کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے اعضاء اور اوقات کو اپنی یاد الہی میں گزارے، اور ہمیں اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضرات سلف کے کثرت سے عبادت کے واقعات کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ عقل

نہیں مانتی کہ ایک شخص اتنی کثرت کیساتھ عبادت کرے، اس کے متعلق بڑی ہی اہم بات حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمہ اللہ نے تحریر فرمائی ہے:

ساری رات کو بے چینی اور اضطراب یا شوق و اشتیاق میں جاگ کر گزار دینے کے واقعات کثرت سے ہیں کہ ان کا احاطہ ممکن نہیں۔ ہم اس لذت سے اتنے دُور ہو گئے ہیں کہ ہم کو ان واقعات کی صحت میں بھی تردد ہونے لگا، لیکن اول تو جس کثرت اور تواتر سے یہ واقعات نقل کئے گئے ہیں ان کی تردید میں ساری ہی توارخ سے اعتماد اٹھتا ہے کہ واقعات کی صحت کثرتِ نقل ہی سے ثابت ہوتی ہے۔ دوسرے ہم لوگ اپنی آنکھوں سے ایسے لوگوں کو آئے دن دیکھتے ہیں جو سینما اور فلم دیکھتے ہوئے ساری رات کھڑے کھڑے گزار دیتے ہیں کہ نہ ان کو تعب ہوتا ہے، نہ نیند سستاتی ہے، پھر کیا وجہ ہے کہ ہم ایسے معاصی کی لذتوں کا یقین کرنے کے باوجود ان طاعات کی لذتوں کا انکار کریں، حالانکہ طاعات میں اللہ تعالیٰ شانہ کی طرف سے قوت بھی عطا ہوتی ہے۔ ہمارے اس تردد کی وجہ اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ ہم ان لذتوں سے نا آشنا ہیں، اور نابالغ بلوغ کی لذت سے ناواقف ہوتا ہی ہے۔ حق تعالیٰ شانہ اس لذت تک

پہنچادیں تو زہے نصیب۔ ❶

حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کی اس تصریح سے تمام اعتراضات رفع ہو جاتے ہیں، جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ عقل میں بات نہیں آتی وہ دنیا دار سینما، فون اور رات میں گپ شپ کرنے والوں کو دیکھ لیں، اور یہ بات آج کل تو سمجھنا بہت آسان ہو چکی ہے کہ بعض لوگ موبائل اور انٹرنیٹ پر اور عشقِ مجازی کے چکر میں پوری پوری رات گزار دیتے ہیں، ان کو دیکھ لیں کہ وہ نافرمانی کے کاموں میں بشاشت کے ساتھ راتیں گزار دیتے

ہیں، تو کیا اللہ کی اطاعات میں کوئی ایسا نہیں کر سکتا؟

دوسری بات یہ ہے کہ اسکو احادیث کے خلاف کہنا ناواقفیت کی وجہ سے ہے، کیونکہ یہ کرامات میں سے ہے اور کرامت ہوتی ہی خرق عادت ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا منع کرنا امت کو مشقت سے بچانے کی وجہ سے تھا نہ کہ ناجائز ہونے کی وجہ سے، ورنہ اتنے کبار ائمہ و محدثین جو ہم سے زیادہ احادیث اور شریعت سے واقف تھے وہ ایسا نہ کرتے، جن اکابر ائمہ اور علماء کے واقعات کتاب میں ذکر کئے گئے ہیں وہ مزاج نبوت اور شریعت سے ہم سے کئی گنا زیادہ واقف تھے، انہیں یہ تمام نصوص اور روایات معلوم تھیں، آج چند ترجمے پڑھ کر موبائل اور گوگل سے تحقیق کرنے والے چند سطحی لوگ ان ائمہ اور اسلاف پر اعتراض کرتے ہیں، جو خود فہم حدیث، شارحین حدیث کی تشریحات، عقل سلیم اور مزاج نبوت سے نا آشنا ہیں، انہیں کیا معلوم کہ محبت الہی، ذوق عبادت و تلاوت میں کیا سکون و راحت ہے، اس کے دینی و دنیاوی کتنے فوائد و ثمرات ہیں، اور زندگی میں اس کے کتنے اثرات و برکات ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو اپنی یاد سے منور فرما کر ہمیں عبادت کی لذت و چاشنی عطا فرمائے۔ آمین

راقم نے اس کتاب میں تہجد کی اہمیت و فضیلت سے قرآنی آیات، مستند احادیث مبارکہ اور اسلاف امت کے زریں اقوال، اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شب بیداری، حضرات صحابہ کرام اور اسلاف امت کی شب بیداری اور ذوق عبادت کے واقعات باحوالہ ذکر کئے ہیں، غیر مستند روایات و واقعات سے بالکل اجتناب کیا ہے، حتی الامکان اصل مصادر سے احادیث و آثار ذکر کئے ہیں، ان میں متقدمین ائمہ حدیث کے ساتھ ساتھ متاخرین محققین حضرات کی تحقیقات کو بھی سامنے رکھا ہے۔ اس کاوش میں میرے ساتھ شاگرد رشید حضرت مولانا زبیر اللہ صاحب حفظہ

اللہ کا بھی کافی تعاون رہا، اللہ رب العزت ان کے علم و عمل اور عمر میں برکتیں نصیب فرمائے۔

اللہ تعالیٰ اس کاوش کا اپنے بارگاہ میں قبول فرمائے، اور راقم کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین

محمد نعمان

استاذ الحدیث جامع انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی

8 ستمبر 2023ء / ۲۱ صفر ۱۴۴۵ھ

0332-2557675

تہجد کی فضیلت اور اسلاف امت کی شب بیداری اور ذوقِ عبادت

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ
 أَنْفُسِنَا، وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا
 هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ
 مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. أَمَا بَعْدُ: فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. بِسْمِ
 اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ:

﴿يَا أَيُّهَا الْمُرْمِلُ. قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا. نِصْفَهُ أَوْ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا. أَوْ زِدْ عَلَيْهِ
 وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا﴾ (المزمل: ۱ تا ۴)
 وَفِي مَقَامِ الْآخِرِ:

﴿وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا
 مَحْمُودًا﴾ (الإسراء: ۷۹)

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعَمُوا
 الطَّعَامَ، وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ. ①
 وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَابُّ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ لَكُمْ إِلَى

① سنن الترمذی: أبواب صفة القيامة والرفائق والورع، باب ماجاء في صفة أواني

رَبِّكُمْ، وَمُكْفَرَةٌ لِّلَسَيِّئَاتِ، وَمَنْهَةٌ عَنِ الْإِثْمِ. ❶

میرے انتہائی واجب الاحترام، قابلِ صدا احترام بھائیوں، دوستوں اور بزرگوں! میں نے جن آیات اور احادیث کا تذکرہ کیا ان میں نمازِ تہجد کی ترغیب اور فضائل بیان کئے گئے ہیں، فرض نمازوں کے بعد سب سے اہم نماز تہجد ہے، اس لئے اس کا خوب اہتمام کرنا چاہیے، اب اس نماز کا وقت اور رکعتیں کتنی ہیں؟

نمازِ تہجد کا وقت اور رکعتیں

صلوٰۃ تہجد کا وقت عشاء کے بعد سے صبح صادق تک ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے صحاح میں روایت موجود ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدائے شب میں بھی اور وسط شب میں بھی اور آخر شب میں تہجد پڑھی ہے۔ مگر زیادہ تر رات کے آخری حصے میں پڑھنا وارد ہے، جس قدر بھی رات کا حصہ متاخر ہوتا جاتا ہے برکات اور رحمتیں زیادہ ہوتی جاتی ہیں، اور سدسِ آخر میں سب حصوں سے زیادہ برکات ہوتی ہیں۔ ”تہجد“ ترکِ بھود یعنی ترکِ نوم سے عبارت ہے، اس لیے اوقاتِ نوم بعد عشاء سب کے سب وقت تہجد ہی ہیں۔

روایات میں نمازِ تہجد کی کم از کم دو رکعات اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعات تک وارد ہوئی ہیں، البتہ اکثر و بیشتر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ تہجد آٹھ رکعات تھیں، اسی وجہ سے فقہاء حنفیہ نے فرمایا ہے کہ تہجد میں افضل آٹھ رکعات ہیں۔

بہر حال قرآن و حدیث میں نمازِ تہجد کی بڑی ترغیب اور فضائل بیان ہوئے ہیں۔

❶ صحیح ابن خزيمة: کتاب الصلاة، باب التعريض على قيام الليل، ج ۲ ص ۱۷۶، رقم الحدیث: ۱۱۳۵ / المستدرک على الصحيحین: کتاب صلاة التطوع، ج ۱ ص ۴۵۱، رقم الحدیث: ۱۵۶ اقال الحاکم: هذا حدیث صحیح علی

قرآن کریم کی روشنی میں نماز تہجد کی اہمیت و فضیلت

نماز تہجد ایک اضافی عبادت ہے

ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا

مَحْمُودًا﴾ (الإسراء: ۷۹)

ترجمہ: اور رات کے کچھ حصے میں تہجد پڑھا کرو جو تمہارے لیے ایک اضافی عبادت

ہے، امید ہے کہ تمہارا پروردگار تمہیں مقام محمود تک پہنچائے گا۔

عباد الرحمن کی راتیں عبادت میں گزرتی ہیں

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ عباد الرحمن کی یہ صفت بیان فرمائی کہ انکی راتیں اللہ کی عبادت میں گزرتی ہیں:

﴿وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا﴾ (الفرقان: ۲۴)

ترجمہ: اور جو راتیں اس طرح گزارتے ہیں کہ اپنے پروردگار کے آگے (کبھی) سجدے میں ہوتے ہیں، اور (کبھی) قیام میں۔

ایمان والوں کے پہلو بستر سے جدا رہتے ہیں

اللہ کے نیک بندے راتوں کو کم سوتے ہیں اور وہ خوف و امید میں اللہ رب العزت سے دعائیں کرتے ہیں:

تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا

رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ. (السجدة: ۱۶)

ترجمہ: ان کے پہلو (رات کے وقت) اپنے بستروں سے جدا ہوتے ہیں وہ اپنے

پروردگار کو ڈر اور امید (کے ملے جذبات) کے ساتھ پکار رہے ہوتے ہیں اور ہم نے ان کو جو رزق دیا ہے، وہ اس میں سے (نیکی کے کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔

رات کی گھڑیوں میں عبادت کرنے والے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ
قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو
الْأَلْبَابِ (الزمر: ۹)

ترجمہ: بھلا (کیا ایسا شخص اس کے برابر ہو سکتا ہے) جو رات کی گھڑیوں میں عبادت کرتا ہے، کبھی سجدے میں، کبھی قیام میں، آخرت سے ڈرتا ہے، اور اپنے پروردگار کی رحمت کا امیدوار ہے؟ کہو کہ کیا وہ جو جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے سب برابر ہیں؟ (مگر) نصیحت تو وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو عقل والے ہیں۔

پرہیزگار لوگ راتوں کو کم سوتے ہیں

ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ آخِذِينَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ
ذَلِكَ مُحْسِنِينَ كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ
يَسْتَغْفِرُونَ﴾ (الذريات: ۱۵ تا ۱۸)

ترجمہ: متقی لوگ بیشک باغوں اور چشموں میں اس طرح رہیں گے کہ ان کا پروردگار انہیں جو کچھ دے گا اسے وصول کر رہے ہوں گے، وہ لوگ اس سے پہلے ہی نیک عمل کرنے والے تھے۔ وہ رات کے وقت کم سوتے تھے، اور سحری کے اوقات میں وہ استغفار کرتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تہجد کا حکم

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تہجد کی نماز کا حکم دیا:

﴿يَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُ. قُمْ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا. نِصْفَهُ أَوْ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا. أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا﴾ (المزمل: ۱ تا ۴)

ترجمہ: اے چادر میں لپٹنے والے، رات کا تھوڑا حصہ چھوڑ کر باقی رات میں (عبادت کے لیے) کھڑے ہو جایا کرو، رات کا آدھا حصہ، یا آدھے سے کچھ کم کر لو، یا اس سے کچھ زیادہ کر لو، اور قرآن کی تلاوت اطمینان سے صاف صاف کیا کرو۔

تہجد کی نماز نفس کے کچلنے اور زبان کی درستگی میں معاون ہے

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيْلًا﴾ (المزمل: ۶)

ترجمہ: بیشک رات کے وقت اٹھنا ہی ایسا عمل ہے جس سے نفس اچھی طرح کچلا جاتا ہے، اور بات بھی بہتر طریقے پر کہی جاتی ہے۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں تہجد کی اہمیت و فضیلت

دخول جنت کے اعمال

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے، تو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دوڑنے لگے اور کہنے لگے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں، میں بھی لوگوں کے ساتھ آیا، تاکہ دیکھوں (کہ واقعی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں یا نہیں؟) جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چہرہ مبارک کی چمک دیکھی تو میں نے کہا کہ یہ چہرہ جھوٹے شخص کا نہیں ہو سکتا، وہاں پہنچ کر جو سب سے پہلا ارشاد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سنا، وہ

یہ تھا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ
تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ. ❶

ترجمہ: اے لوگو! آپس میں سلام کا رواج ڈالو اور (غریب کو) کھانا کھلاؤ اور رات کے وقت جب سب لوگ سوتے ہوں (تہجد کی) نماز پڑھا کرو، تو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

نماز تہجد کے فوائد

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ ذَابُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ لَكُمْ إِلَى
رَبِّكُمْ، وَمُكَفَّرَةٌ لِلْسَيِّئَاتِ، وَمَنْهَةٌ عَنِ الْإِثْمِ. ❷

ترجمہ: تم رات کے جاگنے کو لازم پکڑو، کیوں کہ یہ تم سے پہلے صالحین اور نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور رات کا قیام اللہ تعالیٰ کی طرف تقرب کا ذریعہ ہے اور برائیوں کو مٹانے والا ہے، اور گناہوں سے روکنے والی عبادت ہے۔

❶ سنن الترمذی: أبواب صفة القيامة والرقائق والورع، باب، باجاء في صفة أواني

الحوض، رقم الحديث: ۲۴۸۵

❷ صحيح ابن خزيمة: كتاب الصلاة، باب التعريض على قيام الليل، ج ۲ ص ۱۷۶،

رقم الحديث: ۱۱۳۵ / المستدرک على الصحيحين: كتاب صلاة التطوع، ج ۱

ص ۴۵۱، رقم الحديث: ۱۵۶ اقال الحاکم: هذا حديث صحيح على شرط

البخاری / قال الألبانی فی إرواء الغلیل (۲/۲۰۰) هذا الحديث حسن

فرض نماز کے بعد تہجد افضل عبادت ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
**أَفْضَلُ الصِّيَامِ، بَعْدَ رَمَضَانَ، شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمِ، وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ
 الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ. ①**

ترجمہ: رمضان کے روزوں کے بعد سب سے افضل نماز روزے ماہ محرم کے ہیں، اور
 فرض نمازوں کے بعد سب سے بہتر نمازرات کی نماز ہے۔

نماز تہجد مؤمن کا شرف و اعزاز ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے پاس آئے اور فرمایا:

يَا مُحَمَّدُ! شَرَفُ الْمُؤْمِنِ قِيَامُ اللَّيْلِ وَعِزُّهُ اسْتِغْنَاؤُهُ عَنِ النَّاسِ. ②

ترجمہ: اے محمد! رات کا قیام مؤمن کا شرف ہے اور اسکی عزت لوگوں سے بے نیاز
 ہونے میں ہیں۔

تہجد پڑھنے والوں کے لیے جنت کے خوبصورت بالا خانے

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تَرَى ظُهُورُهَا مِنْ بُطُونِهَا وَبُطُونُهَا مِنْ ظُهُورِهَا.

ترجمہ: جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جیسے شیشوں کے کمرے ہوتے ہیں ان کے اندر
 کی سب چیزیں باہر سے نظر آتی ہیں، اور باہر کی چیزیں اندر سے نظر آتی ہیں۔

ایک اعرابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کن لوگوں کے لیے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ

① صحیح مسلم: کتاب الصیام: باب فضل صوم المحرم، رقم الحدیث: ۱۱۶۳

② المستدرک علی الصحیحین: کتاب الرقاق، ج ۳ ص ۳۶۰، رقم

الحدیث: ۷۹۲۱ / قال الحاکم والذہبی: هذا الحدیث صحیح

وسلم نے فرمایا:

لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ، وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَأَدَامَ الصِّيَامَ، وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ

نِيَامٌ. ❶

ترجمہ: جو اچھی طرح سے بات کریں، اور (غریبوں کو) کھانا کھلائیں اور ہمیشہ روزے رکھیں اور ایسے وقت میں رات کو تہجد پڑھیں جب کہ لوگ سو رہے ہوں۔

نماز تہجد اللہ کو محبوب ہے

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ.

ترجمہ: اللہ کو سب نمازوں میں داؤد علیہ السلام کی نماز محبوب ہے۔

وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ. ❷

ترجمہ: اور وہ آدھی رات سوتے تھے اور تہائی رات جاگتے تھے اور چھٹے حصے میں سو جاتے تھے۔

شب بیداری تقرب الہی کا ذریعہ

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ، فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ

❶ سنن الترمذی: أبواب البر والصلة: باب ماجاء فی قول المعروف، رقم

الحديث: ۱۹۸۴

❷ صحيح البخارى: كتاب الجمعة: باب من نام عند السحر، رقم الحديث: ۱۱۳۱

تَكُونَنَّ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللَّهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ. ❶

ترجمہ: اللہ تعالیٰ رات کے آخری حصہ میں بندے کے زیادہ قریب ہوتے ہیں، لہذا اگر تم اس گھڑی میں اللہ کا ذکر کرنے والے لوگوں میں سے بن سکو تو ایسا ضرور کرو۔

نماز تہجد کی فضیلت

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فَضْلُ صَلَاةِ اللَّيْلِ عَلَى صَلَاةِ النَّهَارِ كَفَضْلِ صَدَقَةِ السَّرِّ عَلَى صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ. ❷

ترجمہ: رات کی نماز (تہجد) دن کی (نفل) نماز پر ایسی فضیلت رکھتی ہے جیسے (پوشیدہ) صدقہ کی فضیلت علانیہ صدقہ پر۔

تہجد کی نماز فرشتوں کی حاضری کا وقت ہے

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! رات کا کون سا حصہ قبولیت والا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَصَلِّ مَا شِئْتَ، فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَكْتُوبَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الصُّبْحَ. ❸

ترجمہ: رات کا آخری حصہ پس جتنی چاہو نمازیں پڑھو، کیوں کہ یہ نماز ایسی ہے کہ اس

❶ سنن الترمذی: أبواب الدعوات، باب فی دعاء الضیف، باب رقم الحدیث: ۳۵۷۹

❷ المعجم الكبير: باب العين، ج ۱۰ ص ۱۷۹، رقم الحدیث: ۳۸۲۰/۱ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد:

كتاب الصلاة، باب فی صلاة اللیل، ج ۲ ص ۲۵۱، رقم الحدیث: ۳۵۱۸/۱ قال الهیثمی: رجاله ثقات

❸ صحیح ابن خزیمة: کتاب الوضوء، باب ذِکْرِ دَلِيلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَدْ كَانَ يَأْمُرُ بِالْوُضُوءِ قَبْلَ نَزُولِ سُورَةِ الْمَائِدَةِ، ج ۱ ص ۱۲۸، رقم الحدیث: ۲۶۰

میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اسے لکھا جاتا ہے یہاں تک کہ صبح ہو جائے۔

رات کے آخری پہر میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ، فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ. ①

ترجمہ: ہمارا پروردگار ہر رات کو جب رات کا ایک تہائی آخری حصہ باقی رہ جاتا ہے آسمان دنیا کی طرف خاص طور پر متوجہ ہو کر ارشاد فرماتا ہے، کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے میں اس کی دعا قبول کروں گا؟ کون ہے جو مجھ سے کچھ مانگے میں اسے عطا کروں گا؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے میں اسے بخش دوں گا؟

رات کے آخری پہر میں دعا قبول ہوتی ہے

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا:

أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ؟

ترجمہ: کس وقت کی دعا زیادہ قبول ہونے والی ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرِ، وَدُبْرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوباتِ. ②

① صحیح مسلم: کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب التَّوْبَةِ فِي الدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ

فِي آخِرِ اللَّيْلِ، وَالْإِجَابَةِ فِيهِ، رَقْمُ الْحَدِيثِ: ٤٥٨

② سنن الترمذی: أبواب الدعوات، باب ماجاء في عقد التسبيح باليد، باب منه، رقم

ترجمہ: پچھلی رات کے درمیان (یعنی جب رات کا تہائی حصہ باقی رہ جائے) اور فرض نمازوں کے بعد۔

تہجد چھوڑنے والے کی مذمت

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ، فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ. ①

ترجمہ: اے عبداللہ! اس شخص کی طرح نہ ہو جانا جو قیام اللیل کے لئے اٹھتا تھا پھر اس نے اُسے ترک کر دیا۔

اللہ رب العزت کے ہاں مبعوض انسان کون ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ كُلَّ جَعْظَرِيٍّ جَوَاطٍ سَخَابٍ بِالْأَسْوَاقِ حَيْفَةَ بِاللَّيْلِ

حِمَارٍ بِالنَّهَارِ عَالِمٍ بِأَمْرِ الدُّنْيَا جَاهِلٍ بِأَمْرِ الْآخِرَةِ. ②

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کو وہ آدمی برا لگتا ہے جو بد مزاج ہو، کھانے میں آگے ہو، بازاروں میں چیختا ہو، رات کا لاشہ ہو (کہ تمام رات مردوں کی طرح پڑ کر گزارے)، دن کا گدھا ہو (دن بھر گدھے کی طرح لدا پھرتا ہو اور سوائے گدھے کی طرح پیٹ بھر لینے کی دوسری کوئی فکر نہیں)، دنیا کی باتوں میں ماہر ہو اور آخرت کے معاملات میں کورا ہو۔

شیطان ہر سوائے ہوئے انسان کی گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

① صحیح البخاری: کتاب الجمعة، باب مَا يُكْرَهُ مِنْ تَرْكِ قِيَامِ اللَّيْلِ لِمَنْ كَانَ

يَقُومُهُ، رقم الحديث: ۱۱۵۲

② صحیح ابن حبان: کتاب العلم، ج ۱ ص ۲۷۴، رقم الحديث: ۷۲. إسناده صحيح على شرط مسلم

ارشاد فرمایا:

يَعْقُدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ، فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنِ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنِ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَاصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسَلَانَ. ①

ترجمہ: شیطان تم میں سے ہر ایک کے سر کے پیچھے گرہ لگاتا ہے جب کہ وہ سوتا ہے اور ہر گرہ پر یہ پھونک دیتا ہے کہ ابھی رات بہت باقی ہے اس لئے سویا رہ، اگر وہ بیدار ہوا اور اللہ کی یاد کی تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، اگر وضو کیا تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے، اگر نماز پڑھی لی تو تیسری گرہ کھل جاتی ہے، تو اس کی صبح اس حال میں ہوتی ہے کہ خوش اور چست و چالاک ہوتا ہے ورنہ بدباطن اور سست ہو کر اٹھتا ہے۔

شب بیداری فتنوں سے بچنے اور خزانوں کے حصول کا ذریعہ ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کو اس عظیم عبادت کے لیے رات کو جگایا کرتے تھے، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو زبان مبارک پر یہ الفاظ تھے:

سُبْحَانَ اللَّهِ، مَاذَا أَنْزَلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا أَنْزَلَ مِنَ الْخَزَائِنِ؟ مَنْ يُوقِظْ

صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ؟ يَا رَبِّ كَأَسِيَّةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَّةً فِي الْآخِرَةِ. ②

ترجمہ: سبحان اللہ! اس رات کس قدر فتنے اترے ہیں اور اس رات کس قدر خزانے

① صحیح البخاری: کتاب الجمعة، بابُ عَقْدِ الشَّيْطَانِ عَلَى قَافِيَةِ الرَّأْسِ إِذَا لَمْ يُصَلِّ

بِاللَّيْلِ، رِقْمُ الْحَدِيثِ: ۱۱۴۲

② سنن الترمذی: أبواب الفتن، باب ما جاء ستكون فتن كقطع الليل المظلم، رقم

نازل ہوئے، کون ہے جو حجرے والیوں کو جگائے؟ کتنی عورتیں ایسی ہیں جو دنیا میں تو لباس پہننے والی ہیں لیکن آخرت میں برہنہ بدن ہوں گی۔

اس حدیث سے نماز تہجد اور اس کے لیے عزیز واقارب کو جگانے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے، اگر نماز تہجد کی یہ عظیم فضیلت نہ ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کو ایسے وقت میں جگانے کی تمنا نہ فرماتے۔ اس وقت کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے لیے سکون کا ذریعہ بنایا ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے سکون و آرام کے بجائے فضیلت و سعادت کے حصول کو پسند کیا، اس سے معلوم ہوا کہ یہ نہایت فضیلت والا عمل ہے۔

اہل و عیال کو تہجد کے لیے اٹھانے کی فضیلت

حضرت ابوسعید و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا اسْتَيْقَظَ الرَّجُلُ مِنَ اللَّيْلِ وَأَيَقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّيَا رَكَعَتَيْنِ كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ ①

ترجمہ: جب مرد رات میں بیدار ہو اور اپنی بیوی کو بیدار کرے پھر وہ دونوں دو رکعت بھی پڑھ لیں تو وہ بکثرت ذکر کرنے والے مرد اور بکثرت ذکر کرنے والی عورتوں میں سے شمار ہوں گے۔

تین شخص اللہ کو محبوب ہیں

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

① سنن ابن ماجہ: کتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء فيمن أيقظ أهله من

فرمایا:

"ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللَّهُ: رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُو كِتَابَ اللَّهِ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ يُخْفِيهَا مِنْ شِمَالِهِ، وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَأَنْهَزَمَ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ." ①

ترجمہ: تین شخص اللہ کو محبوب ہیں: ایک وہ شخص جو رات کو اٹھ کر (تہجد میں) کتاب اللہ کی تلاوت کرے، دوسرا وہ شخص جو ایسے خفیہ صدقہ دیں کہ بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلے، تیسرا وہ شخص جو کسی سریہ میں ہو پس وہ شکست کھا گیا تو وہ دشمن سے جا ملا۔
دو شخص اللہ کو پسند ہیں

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَجِبَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رَجُلَيْنِ: رَجُلٍ نَارَ عَنُ وَطَائِهِ وَلِحَافِهِ مِنْ بَيْنِ أَهْلِهِ وَحِيَّهِ إِلَى صَلَاتِهِ، فَيَقُولُ رَبُّنَا: أَيَا مَلَائِكَتِي، أَنْظَرُوا إِلَيَّ عَبْدِي، نَارَ مَنْ فَرَّاشَهُ وَطَائِهِ، وَمَنْ بَيْنَ حِيَّهِ وَأَهْلِهِ إِلَى صَلَاتِهِ، رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي، وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِي. وَرَجُلٍ غَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَأَنْهَزَمُوا، فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْفِرَارِ، وَمَا لَهُ فِي الرَّجُوعِ، فَرَجَعَ حَتَّى أَهْرَيْقَ دَمَهُ، رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي، وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِي، فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهِ: أَنْظَرُوا إِلَيَّ عَبْدِي، رَجَعَ رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي، وَرَهْبَةً مِمَّا عِنْدِي، حَتَّى أَهْرَيْقَ دَمَهُ. ②

ترجمہ: ہمارے رب کو دو قسم کے آدمی بڑے اچھے لگتے ہیں، ایک تو وہ جو اپنے بستر اور

① المعجم الكبير: باب العين، ج ۱۰ ص ۲۰۷، رقم الحديث: ۱۰۲۸۶

② مسند أحمد: مسند المكشرين من الصحابة، ج ۷ ص ۶۱، رقم الحديث: ۳۹۴۹

لحاف اپنے اہل خانہ اور محلہ کو چھوڑ کر نماز کے لئے نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کو دیکھو جو اپنے بستر اور لحاف اپنے محلے اور اہل خانہ کو چھوڑ کر نماز کے لئے آیا ہے، میرے پاس موجود نعمتوں کے شوق میں اور میرے یہاں موجود سزا کے خوف سے۔ اور دوسرا وہ آدمی جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلا، لوگ شکست کھا کر بھاگنے لگے، اسے معلوم تھا کہ میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنے کی کیا سزا ہے اور واپس لوٹ جانے میں کیا ثواب ہے، چنانچہ وہ واپس آ کر لڑتا رہا یہاں تک کہ اس کا خون بہا دیا گیا اور اس کا یہ عمل بھی صرف میری نعمتوں کے شوق اور میری سزا کے خوف سے تھا، تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے اس بندے کو دیکھو جو میری نعمتوں کے شوق اور سزا کے خوف سے واپس آ گیا یہاں تک کہ اس کا خون بہا دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ دو شخصوں سے خوش ہوتے ہیں

اسی طرح ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَلَا إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَضْحَكُ إِلَى رَجُلَيْنِ رَجُلٍ قَامَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ مِنْ فِرَاشِهِ وَلِحَافِهِ وَدِثَارِهِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ إِلَى صَلَاةٍ، فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهِ: مَا حَمَلَ عَبْدِي هَذَا عَلَى مَا صَنَعَ؟ فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا رَجَاءَ مَا عِنْدَكَ، وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدَكَ، فَيَقُولُ: فَإِنِّي قَدْ أَعْطَيْتُهُ مَا رَجَا وَأَمَّنْتُهُ مِمَّا

خَاف. ①

ترجمہ: سنو! اللہ تعالیٰ دو شخصوں سے خوش ہوتا ہے، ایک وہ شخص جو ٹھنڈی رات میں

① المعجم الكبير: باب العين، ج ۹ ص ۱۰۱، رقم الحديث: ۸۵۳۲/ قَالَ الْهَيْمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ. انظر: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: كتاب الصلاة، باب في صلاة الليل، ج ۲ ص ۲۵۶، رقم الحديث: ۳۵۴۰

اپنے بستر سے، لحاف سے اور کمبل سے کھڑا ہو، پس وضو کرے پھر نماز کے لیے کھڑا ہو، تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے اس بندے کو ایسا کرنے پر کس نے مجبور کیا؟ تو فرشتے کہتے ہیں: اے میرے رب! اس چیز کی امید نے جو تیرے پاس ہے اور اس چیز کے ڈرنے جو تیرے پاس ہے، تو اللہ فرماتے ہیں: میں نے اس کو وہ چیز دے دی جس کی اس نے امید کی اور اس چیز سے محفوظ کر دیا جس سے یہ ڈرا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تہجد اور ذوق عبادت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تہجد

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رات گزاری، فرماتے ہیں میں نے بستر کے عرض میں لیٹا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی زوجہ بستر کے طول میں لیٹیں ”فَنَامَ حَتَّىٰ اَنْتَصَفَ اللَّيْلِ اَوْ قَرِيبًا مِنْهُ، فَاَسْتَيْقَظُ يَمْسُحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ“، پس سو گئے حتیٰ کہ آدھی رات یا اس کے مثل گزری ہوگی کہ آپ اپنے چہرے سے نیند کا اثر دور کرتے ہوئے بیدار ہوئے، پھر سورہ آل عمران کی دس آیتیں پڑھیں، بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لنگتی ہوئی مشک کے پاس گئے اور اچھی طرح وضو کیا، پھر نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے، میں نے بھی آپ کی طرح کیا اور آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، آپ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا کان ملنے لگے، پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر لیٹ گئے یہاں تک کہ آپ کے پاس مؤذن آیا، آپ کھڑے ہوئے دو رکعتیں پڑھیں، پھر

باہر نکلے تو صبح کی نماز پڑھائی۔ ❶

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے آخری پہر میں تہجد پڑھتے تھے

امام ابواسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اسود بن یزید رحمہ اللہ سے ان احادیث کے بارے میں پوچھا جو ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں بیان کی ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ، وَيُحْيِي آخِرَهُ، ثُمَّ إِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى أَهْلِهِ قَضَى حَاجَتَهُ، ثُمَّ يَنَامُ، فَإِذَا كَانَ عِنْدَ النَّدَاءِ الْأَوَّلِ، قَالَتْ: وَتَبَّ. ❶

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع رات میں سو جاتے اور رات کے آخری حصہ میں جاگتے، پھر اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ازواج مطہرات کی طرف کوئی حاجت ہوتی تو اس حاجت کو پورا فرما لیتے، پھر آپ سو جاتے اور جب پہلی اذان ہوتی تو فوراً اٹھ جاتے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تہجد میں طویل قیام

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے کہا کہ:

لَأَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ أَوْتَرَ فَذَلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً. ❷

❶ صحیح مسلم: کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم في الليل، رقم الحديث: ۴۳۹

❷ صحیح مسلم: کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، رقم الحديث: ۷۶۵

ترجمہ: میں آج کی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھوں گا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ہلکی رکعتیں پڑھیں، پھر دو لمبی رکعتیں پڑھیں، دو لمبی لمبی، دو لمبی لمبی سے لمبی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں اور یہ دونوں پہلی دونوں پڑھی گئی سے کم پڑھیں، پھر اس سے کم اور پھر اس سے کم دو رکعات پڑھیں، پھر اس سے کم دو رکعات پڑھیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین وتر پڑھے تو یہ تیرہ رکعتیں ہو گئیں۔

اتنا طویل قیام کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں میں ورم آجاتا تھا

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ، فَقِيلَ لَهُ: غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ: أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا ❶

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم قیام کرتے حتیٰ کہ قدم مبارک پر ورم آجاتا، آپ سے کہا گیا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پیچھے گناہ بخشش نہیں دیئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں؟

تہجد کی نماز مت چھوڑو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

لَا تَدَعُ قِيَامَ اللَّيْلِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُهُ، وَكَانَ إِذَا مَرَضَ، أَوْ كَسِلَ، صَلَّى قَاعِدًا. ❷

ترجمہ: رات کی نماز کو مت چھوڑو کیونکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کو کبھی نہیں چھوڑتے تھے، اگر کبھی بیمار ہوتے یا تھکاوٹ ہوتی تو بیٹھ کر پڑھتے۔

❶ صحیح البخاری: کتاب تفسیر القرآن، بَابُ لِيَغْفَرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا (الفتح: ۲) رقم الحدیث: ۴۸۳۶

❷ سنن أبی داؤد: کتاب الصلاة، باب قیام اللیل، رقم الحدیث: ۱۳۰۷

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آرام بھی فرماتے اور قیام بھی

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَظْنَ أَنْ لَا يَصُومَ مِنْهُ، وَيَصُومُ حَتَّى نَظْنَ أَنْ لَا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا، وَكَانَ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ، وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ. ①

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سارا مہینہ افطار کرتے یہاں تک کہ ہم گمان کرتے کہ اب آپ اس ماہ میں روزہ نہیں رکھیں گے اور کسی مہینہ میں روزہ رکھتے تو ہم گمان کرنے لگتے کہ اب افطار نہیں کریں گے، اور ہم رات کو جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتے دیکھ لیتے اور سوئے ہوئے دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے۔

اتنا طویل قیام کہ صحابی رسول نے بیٹھنے کا ارادہ کیا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنی شروع کی، لیکن آپ نے اتنا لمبا قیام فرمایا کہ میں نے برا خیال کر لیا۔ ہم نے پوچھا:

وَمَا هَمَمْتَ؟

ترجمہ: آپ نے کس کام کا ارادہ کر لیا تھا؟

انہوں نے فرمایا:

هَمَمْتُ أَنْ أَقْعُدَ وَأَذَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ②

① صحیح البخاری: کتاب الجمعة، باب قیام النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ مِنْ نَوْمِهِ، وَمَا نُسَخَ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ، رقم الحديث: ۱۱۲۱

② صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب طول القیام فی صلاة اللیل، رقم الحديث: ۱۱۳۵

ترجمہ: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بیٹھنے کا ارادہ کر لیا تھا۔

یعنی آپ کا قیام اتنا طویل تھا کہ میں نے چاہا کہ میں بیٹھ جاؤں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کو عبادت کا کس قدر ذوق و شوق تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طویل قرأت اور عبادت

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنی شروع کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ بقرہ شروع فرمائی اور میں نے (دل میں سوچا کہ شاید آپ) سو آیتوں پر رکوع کر دیں گے، لیکن آپ پڑھتے رہے، پھر میں نے کہا: آپ اس سورت کو دو رکعتوں میں پڑھیں گے، لیکن آپ پڑھتے رہے، پھر میں نے کہا: آپ اسے ختم کر کے رکوع کر دیں گے، لیکن آپ نے سورہ نساء شروع کر دی، اسے ختم کر کے سورہ آل عمران شروع کر دی اور اسے بھی پورا پڑھ لیا، آپ ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتے تھے۔ آپ جب کسی ایسی آیت کے پاس سے گزرتے جس میں تسبیح کا ذکر ہوتا تو آپ تسبیح کرنے لگتے۔ اور جب ایسی آیت کے پاس سے گزرتے جس میں (اللہ سے) مانگنے کا ذکر ہوتا تو آپ اللہ سے مانگتے۔ اور جب ایسی آیت کے پاس سے گزرتے، جس میں پناہ مانگنے کا ذکر ہوتا تو آپ پناہ مانگتے۔ پھر آپ نے رکوع کیا اور ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ“ کہنے لگے، اور آپ کا رکوع قیام جیسا طویل تھا، پھر ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ فرما کر کھڑے ہو گئے اور تقریباً رکوع جتنی دیر کھڑے رہے، پھر سجدہ کیا اور ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى“ کہنے لگے، اور آپ کا

سجدہ بھی قیام جیسا طویل تھا۔ ①

① صحیح مسلم: کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تطويل القراءة في صلاة

اس حدیث سے اندازہ لگائیں کہ آپ کو عبادت کا کیسا ذوق تھا کہ نہایت ٹھہر ٹھہر کر ایک شب میں آپ نے سورہ بقرہ، سورہ آل عمران اور سورہ نساء تلاوت کیں اور رکوع اور قومہ بھی اتنا طویل تھا جتنا قیام تھا، آپ معصوم ہو کر اتنی کثرت سے عبادت کرتے تھے، تو ہم جیسے گناہ گاروں کو تو بطریق اولی کثرت سے عبادت کرنی چاہیے، اور اپنی راتوں کو شب بیداری، قیام اور تلاوت میں گزارنا چاہیے۔ جب عبادت کا ذوق ہو تو تھکاؤ کا احساس نہیں ہوتا، بسا اوقات ساری ساری رات عبادت میں گزر جاتی ہے اور محسوس ہی نہیں ہوتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کثرتِ عبادت اور خشیتِ الہی

حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ایک دن میں اور عبید بن عمیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے ان سے پردے کے پیچھے سے گفتگو کی، آپ نے فرمایا کہ اے عبید! تم ملنے کے لیے کیوں نہیں آتے، عبید نے کہا: کبھی کبھی ملنے سے محبت زیادہ ہوتی ہے، عبید نے عرض کیا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی عجیب ترین بات بیان فرمائیے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ سن کر رونے لگیں اور فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام باتیں ہی عجیب تھیں، ایک رات میرے پاس تشریف لائے، یہاں تک کہ میرا بدن آپ کے جسم مبارک سے مس ہو گیا، پھر فرمایا: مجھے چھوڑو میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں گا، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشکیزے سے پانی لے کر وضو کیا، پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور اس قدر روئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک تر ہو گئی، اس کے بعد سجدے میں روئے یہاں تک کہ زمین تر ہو گئی، پھر کروٹ لے کر لیٹ گئے، یہاں تک کہ بلال رضی اللہ عنہ صبح کی نماز کے لیے اطلاع دینے حاضر ہوئے، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کیوں

روتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرمادیے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بلال! میں کیوں نہ روؤں؟ اللہ تعالیٰ نے آج رات مجھ پر یہ آیت نازل فرمائی ہے:

﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ﴾ (آل عمران: ۱۹۰)

ترجمہ: بیشک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور رات دن کے بارے بارے آنے جانے میں ان عقل والوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں۔

پھر فرمایا: اس شخص کے لیے تباہی ہو جو یہ آیت پڑھے اور اس میں فکر نہ کرے۔ ❶

سفر میں بھی تہجد کا اہتمام

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"أَنَّه لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي مَعَ الْفَرِيضَةِ فِي السَّفَرِ شَيْئًا قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا إِلَّا مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ، فَإِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي عَلَى بَعِيرِهِ أَوْ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهِ." ❷

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں فرض کے ساتھ نہ پہلے (سنتیں) پڑھتے اور نہ بعد میں مگر رات کی نماز اونٹ پر یا سواری پر پڑھتے، سواری کا رخ جس طرف بھی ہوتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کس وقت پڑھتے تھے

حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی

❶ صحیح ابن حبان: کتاب الرقاق، باب التوبة، ج ۲ ص ۳۸۶، ۳۸۷، رقم

الحديث: ۶۲۰ / إسناده صحيح على شرط مسلم

❷ السنن الكبرى: كتاب الصلاة، باب التخفيف في ترك التطوع في السفر،

اللہ علیہ وسلم کے عمل کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے فرمایا:

كَانَ يُحِبُّ الدَّائِمَ، قَالَ: قُلْتُ: أَيَّ حِينٍ كَانَ يُصَلِّي؟ فَقَالَتْ: كَانَ إِذَا

سَمِعَ الصَّارِحَ، قَامَ فَصَلَّى. ❶

ترجمہ: آپ ہمیشہ عمل کو اگرچہ تھوڑا ہو پسند فرماتے تھے، انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا کہ آپ نماز کس وقت پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: جب مرغ کا چیخنا سنتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے اور نماز پڑھتے۔

تہجد میں اٹھتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول

حضرت حمید بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک صحابی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا کہ میں نے سوچا میں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا کہ آپ کس طرح نماز ادا فرماتے ہیں؟ چنانچہ آپ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد کافی دیر تک استراحت فرماتے رہے پھر (نیند سے) بیدار ہوئے اور آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی، پھر فرمایا:

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا حَتَّىٰ بَلَغَ إِنَّكَ لَا تُخَلِّفُ الْمِيعَادَ۔ یعنی اے ہمارے رب تو نے یہ بیکار نہیں بنایا۔ پھر اپنے بستر پر جھک کر مسواک اٹھائی اور ایک ڈول سے پیالے میں پانی نکال کر مسواک کی۔ پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے یہاں تک کہ میرے خیال میں جتنی دیر سوئے تھے اتنی ہی دیر نماز پڑھی۔ پھر لیٹ گئے یہاں تک کہ میں نے سوچا کہ اتنی ہی دیر سوئے ہیں جتنی دیر نماز ادا فرمائی تھی۔ پھر اٹھے اور اسی طرح عمل کیا جس طرح پہلی دفعہ کیا تھا اور وہی کچھ پڑھا جو پہلے پڑھا

❶ صحیح مسلم: کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة اللیل، وَعَدَدُ رَكَعَاتِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ..... الخ، رقم الحديث: ۷۴۱

تھا۔ (یعنی رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سِوَاكَ لَا تُخَلِّفُ الْمِيعَادَ تَكَ۔)

چنانچہ فجر تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ اسی طرح کا عمل دہرایا۔ ❶

تہجد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کا ایک ایک حرف سمجھ آتا تھا

حضرت یعلیٰ بن مملک رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات اور نماز کا حال دریافت کیا، تو انہوں نے کہا:

وَمَا لَكُمْ وَصَلَاتِهِ؟ كَانَ يُصَلِّي وَيَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى، ثُمَّ يُصَلِّي قَدْرَ مَا نَامَ، ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى، حَتَّى يُصْبِحَ، وَنَعَتُ قِرَاءَتَهُ، فَإِذَا هِيَ تَنَعَتْ قِرَاءَتَهُ حَرْفًا حَرْفًا. ❷

ترجمہ: کہاں تمہاری نماز اور کہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ یہ تھا کہ رات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ک نماز پڑھتے اور پھر اتنی ہی دیر کے لئے سو جاتے جتنی دیر تک نماز پڑھی تھی، پھر سونے کے بعد اتنی ہی دیر نماز میں مشغول رہتے جتنی دیر سوئے تھے اور یہ سلسلہ صبح تک جاری رہتا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کا حال بیان کیا تو کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات کا ایک ایک حرف الگ الگ ہوتا تھا۔ (یعنی آپ کی قرات کے ہر حرف کو اچھی طرح سنا جاسکتا تھا۔)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کے لیے اپنے اہل و عیال کو جگاتے

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

❶ سنن النسائی: کتاب قیام اللیل و تطوع النہار، باب بأی شیء تستفتح صلاة

اللیل، رقم الحدیث: ۱۶۲۶

❷ سنن أبی داود: کتاب الصلاة، باب استحباب الترتیل فی القراءة، رقم

الحدیث: ۱۴۶۶

ایک شب ان کے پاس آئے اور فاطمہ کے پاس آئے، تو فرمایا کہ ”أَلَا تُصَلِّيَانِ؟“ تم دونوں نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہماری جانیں اللہ کے قبضہ میں ہیں، جب وہ ہمیں اٹھانا چاہے گا تو ہم اٹھیں گے، جب ہم لوگوں نے کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ گئے اور ہم لوگوں کی طرف کچھ بھی متوجہ نہ ہوئے، پھر میں نے سنا کہ آپ پیٹھ پھیر رہے تھے ان پر ہاتھ مارا اور فرمایا: ”وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا“ انسان تمام چیز سے زیادہ جھگڑالو ہے۔ ❶

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شب بیداری کو اشعار میں بیان کرنا

وَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ يَتْلُو كِتَابَهُ
إِذَا انشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ الصُّبْحِ سَاطِعٌ
أَرَانَا الْهُدَى بَعْدَ الْعَمَى، فَفَلُّوْ بِنَا
بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنْ مَا قَالَ وَاقِعٌ
يَبِيْتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ
إِذَا اسْتَثَقَلْتُ بِالْمُشْرِكِينَ الْمَصَاجِعُ ❷

ترجمہ: اور ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں جو خدا کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں، جب رات کا اندھیرا ختم ہو کر صبح کی روشنی نمودار ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضلالت کے بعد ہمیں ہدایت کی روشنی دکھائی، ہمارے دل ان کی تمام باتوں کو درست تسلیم کرتے ہیں اور ان پر یقین رکھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شب اس حال میں بسر ہوتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو بستر سے الگ رہتے ہیں، جب کہ مشرکین پر ان کے بستر بھاری رہتے ہیں۔

❶ صحیح البخاری: کتاب الجمعة، بابُ تَحْرِيطِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالنَّوَافِلِ مِنْ غَيْرِ إِيجَابٍ، رقم الحديث: ۱۱۲۷

❷ تفسیر ابن کثیر: سورة السجدة، آیت نمبر ۱۶ کے تحت، ج ۶ ص ۳۲۲

تہجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مختلف دعائیں

..... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد کی نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہوتے تو یہ (دعا) پڑھتے:

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ
الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ
نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ،
وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ،
وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اللَّهُمَّ لَكَ أَسَلَمْتُ،
وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنْبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ،
وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاعْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا
أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَوْ: لَا إِلَهَ غَيْرُكَ. ①

ترجمہ: اے میرے! اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے، تو آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان جو چیزیں ہیں ان کا نگران ہے، تیری ہی لئے حمد ہے تیرے ہی لئے آسمان اور زمین اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں پر حکومت ہے، تیرے ہی لئے حمد ہے تو آسمان اور زمین کی روشنی کرنے والا ہے، تیرے ہی لئے حمد ہے، تو برحق ذات ہے، تیرا وعدہ حق ہے، تیری ملاقات حق ہے۔ تیرا قول برحق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے، تمام نبی حق ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر برحق ہیں اور قیامت حق ہے، اے

① صحیح البخاری: کتاب الجمعة، باب التَّهَجُّدِ بِاللَّيْلِ وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَمِنَ اللَّيْلِ

میرے اللہ! میں نے اپنی گردن تیرے لئے جھکا دی اور میں تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر میں نے بھروسہ کیا، تیری طرف میں متوجہ ہوا، تیری ہی مدد سے (دشمنوں سے) لڑا، اور تیری ہی طرف میں نے اپنا مقدمہ پیش کیا، میرے اگلے پچھلے اور ظاہری اور چھپے ہوئے گناہوں کو بخش دے، تو ہی آگے اور پیچھے کرنے والا ہے، تو ہی معبود ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

۲..... حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف فرماتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اپنی نماز شروع فرماتے تو کس طرح شروع کرتے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب بھی رات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز شروع فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللَّهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيلَ، وَمِيكَائِيلَ، وَإِسْرَافِيلَ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ، اهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ، إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝

ترجمہ: اے اللہ! جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار، آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! ظاہر اور باطن کے جاننے والے، تو ہی اپنے بندوں کے درمیان جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں مجھے سیدھا راستہ دکھا اور اے اللہ! حق کی جن باتوں میں اختلاف ہو گیا ہے تو مجھے ان میں سیدھے راستے پر رکھ بے شک تو ہی جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرماتا ہے۔

① صحیح مسلم: کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الدعاء في صلاة الليل

۳..... حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، أَلْحَمْدُ لِلَّهِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، أَوْ دَعَا، أُسْتَجِيبَ لَهُ، فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ. ①

ترجمہ: جو شخص رات کو اٹھے اور ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَلْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ کہے پھر کہے ”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي“ یاد دعا کرے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے، اگر اس نے وضو کیا اور نماز پڑھی تو اس کی نماز قبول ہوتی ہے۔

۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جاگتے تو فرماتے:

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، سُبْحَانَكَ، اللَّهُمَّ اسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي، وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ، اللَّهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا، وَلَا تَزِرْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي، وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً، إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ. ②

ترجمہ: کوئی معبود نہیں آپ کے علاوہ، آپ پاک ہیں، اے اللہ! میں آپ سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں اور آپ کی رحمت کا سائل ہوں، اے اللہ! میرے علم

① صحیح البخاری: کتاب الجمعة، باب فضل من تعار من الليل فصلى، رقم الحديث: ۱۱۵۴

② سنن أبي داود: كتاب الأدب، باب ما يقول الرجل إذا تعار من الليل، رقم الحديث: ۵۰۶۱

میں اضافہ فرما اور میرے قلب کو گمراہ مت فرما بعد اس کے آپ مجھے ہدایت دے چکے ہوں اور خاص اپنی طرف سے مجھے رحمت عنایت فرما، بیشک آپ بہت زیادہ دینے والے ہیں۔

۵..... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ عَلَى ذِكْرِ طَاهِرًا، فَيَتَعَارُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ. ①

ترجمہ: کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ وہ اللہ کے ذکر کے ساتھ با وضورات گزارے اور رات کو اچانک بیدار ہو اور اللہ سے دنیا و آخرت کی پناہ مانگے اور اللہ اسے نہ دے یعنی اللہ ضرور دیتے ہیں۔

۶..... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ، ثُمَّ يَقُولُ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ، ثُمَّ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ يَقُولُ: اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ثَلَاثًا، أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمَزِهِ، وَنَفْخِهِ، وَنَفْثِهِ. ②

ترجمہ: رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں نماز تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو اولاً

① سنن أبی داود: کتاب الأدب، باب النوم علی طہارۃ، رقم الحدیث: ۵۰۴۲

② سنن أبی داود: کتاب الصلاة، باب مَنْ رَأَى الْإِسْتِفْتَاَحَ بِسُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ

وَبِحَمْدِكَ، رقم الحدیث: ۷۷۵

تکبیر کہتے اس کے بعد ”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ“ پڑھتے، پھر تین مرتبہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ فرماتے۔ پھر تین مرتبہ ”اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا“ فرماتے (اس کے بعد) ”أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمِّهِ وَنَفْسِهِ وَنَفْسِهِ“ پڑھتے اور پھر قراءت فرماتے۔

نماز تہجد کی اہمیت و فضیلت سے متعلق حضرات صحابہ کرام اور سلف کے اقوال

شب بیداری میں تلاوت کے دوران خوف و خشیت کی کیفیت

۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے:

كَانَ يَمُرُّ بِالْآيَةِ مِنْ وَرْدِهِ بِاللَّيْلِ فَيَسْقُطُ حَتَّى يُعَادِمِنْهَا أَيَّامٌ كَثِيرَةٌ كَمَا يُعَادُ الْمَرِيضُ. ①

ترجمہ: رات کو جب کسی آیت پر گزرتے تو خوف و خشیت میں گر جاتے حتیٰ کہ کئی دنوں لوگ عیادت کے لئے آتے جیسا کہ کسی مریض کی عیادت کی جاتی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اپنے گھر والوں کو تہجد کے لیے جگانا

۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يُصَلِّيَ، حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ أَيَقْظُ أَهْلَهُ، وَيَقُولُ: الصَّلَاةُ الصَّلَاةُ، وَيَتْلُو هَذِهِ الْآيَةَ: (وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ

① إحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل، الباب الثاني، فضيلة

لِلتَّقْوَى (طہ: ۱۳۲) ❶

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات میں جس قدر چاہتے نماز پڑھتے یہاں تک کہ جب رات کا آخری پہر ہوتا تو اپنے گھر والوں کو نماز کے لیے جگاتے اور فرماتے نماز، اور یہ آیت تلاوت فرماتے: ”وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى“ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجئے اور ان کو منطوبی سے جبر رہنے کا کہیے، ہم آپ سے رزق کا سوال نہیں کرتے، ہم آپ کو رزق دیتے ہیں، اور بہترین انجام پر ہیزگاروں کے لیے ہے۔

تہجد پڑھنے والوں کے لیے انعامات

۳..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّهُ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَةِ: لَقَدْ أَعَدَّ اللَّهُ لِلَّذِينَ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ مَا لَمْ تَرَ عَيْنٌ وَلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ، وَلَا يَعْلَمُهُ نَبِيُّ مُرْسَلٍ وَلَا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ، قَالَ: نَحْنُ نَقْرُؤُهَا (فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ) (السجدة: ۱۷) ❷

ترجمہ: تورات میں یہ لکھا ہوا ہے: یقیناً اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے جس کے پہلو ان خوابگا ہوں سے الگ ہوتے ہیں وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جن کو کسی آنکھ نے نہ دیکھا

❶ مصنف عبدالرزاق: کتاب الصلاة، باب الصلاة من الليل، ج ۳ ص ۴۹، رقم

الحديث: ۴۷۳۳

❷ المستدرک علی الصحیحین: کتاب التفسیر، تفسیر سورة السجدة،

ج ۲ ص ۴۲۸، رقم الحديث: ۳۵۵۰/۳ قَالَ الْحَاكِمُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ

يُخْرِجَاهُ. وَوَأَفَقَهُ الدَّهَبِيُّ

اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی کے دل میں اسکا خیال بھی آیا اور نہ جس کو کوئی مقرب فرشتہ جانتا ہے اور نہ کوئی نبی اور رسول، اور ہم اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد پڑھتے ہیں:

چنانچہ کسی تنفس کو کچھ پتہ نہیں ہے کہ ایسے لوگوں کے لیے آنکھوں کا ٹھنڈک کا کیا سامان ان کے اعمال کے بدلے میں چھپا کر رکھا گیا ہے۔

حاملِ قرآن کے لیے مناسب ہے کہ وہ رات کے حق کو پہچانے

۴..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

يَنْبَغِي لِحَامِلِ الْقُرْآنِ أَنْ يُعْرِفَ بَلِيلَهُ إِذِ النَّاسُ نَائِمُونَ، وَبِنَهَارِهِ إِذِ النَّاسُ مُفْطِرُونَ، وَبِحُزْنِهِ إِذِ النَّاسُ يَفْرَحُونَ، وَبِخُشُوعِهِ إِذِ النَّاسُ يَخْتَالُونَ، وَبِوَرَعِهِ إِذِ النَّاسُ يَخْلَطُونَ، وَبِصَمْتِهِ إِذِ النَّاسُ يَخُوضُونَ، وَبِبِكَائِهِ إِذِ النَّاسُ يَضْحَكُونَ. ①

ترجمہ: حافظ قرآن کیلئے مناسب ہے کہ وہ اپنی رات (کے حق) کو پہچانے جب کہ لوگ سو رہے ہوں، اور اپنے دن کو جب کہ لوگ روزے سے نہ ہوں، اور اپنے رنج و غم کو جب کہ لوگ خوش طبعی کر رہے ہوں، اور اپنے خشوع کو جب کہ لوگ اترارہے ہوں، اور اپنے ورع و تقویٰ کو جب کہ لوگ خلط ملط کر رہے ہوں، اور اپنی خوشی کو جب کہ لوگ لالچ میں مشغول ہو رہے ہوں، اور اپنی گریہ و زاری کو جب کہ لوگ ہنس رہے ہوں۔

پوری رات شب بیداری اور تلاوت میں گریہ و زاری

۵..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے:

كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا هَدَاتِ الْعُيُونُ قَامَ فَيَسْمَعُ لَهُ دَوْتِي

① حلیۃ الأولیاء: المهاجرون من الصحابة، ترجمہ: عبداللہ بن مسعود، ج ۱ ص ۱۲۹

كَدَوِيَّ النَّحْلِ حَتَّى يُصْبِحَ. ❶

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی جب آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتیں تو کھڑے ہو جاتے اور صبح تک شہید کی مکھیوں کی آواز کی طرح ان کی تلاوت (اور گریہ وزاری جاری رہتی۔)

تہجد کی نماز کی فضیلت دن کی نمازوں پر

۶..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

فَضْلُ صَلَاةِ اللَّيْلِ عَلَى صَلَاةِ النَّهَارِ كَفَضْلِ صَدَقَةِ السَّرِّ عَلَى صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ. ❷

ترجمہ: رات کی دن نماز کو دن کی نماز پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہے جیسے خفیہ صدقہ کو علانیہ صدقہ پر فضیلت حاصل ہے۔

تہجد سے محروم کون ہوتا ہے

۷..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حَسْبُ الرَّجُلِ مِنَ الْخَبِيَةِ، أَوْ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَنَامَ لَيْلَةً حَتَّى يُصْبِحَ، وَقَدْ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ لَيْلَةً حَتَّى يُصْبِحَ. ❸

ترجمہ: آدمی کے نامراد ہونے کے لیے کافی ہے یا فرمایا: شرکی بات میں سے ہے کہ آدمی رات گزارے اور اللہ کا ذکر نہ کرے حتیٰ کہ صبح ہو جائے، پس وہ صبح کرتا ہے اس حال میں کہ شیطان نے اس کے کان میں پیشاب کیا ہوتا ہے۔

❶ إحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل، الباب الثاني، فضيلة قيام الليل، ج ۱ ص ۳۵۵

❷ مصنف عبد الرزاق: كتاب الصلاة، باب الصلاة من الليل، ج ۳ ص ۲۶، رقم

الحديث: ۴۷۳۵

❸ مختصر قيام الليل للمروزي: باب ما يُعاقب به تارك قيام الليل، ص ۱۰۳

رات گزارنے میں لوگ تین طرح کے ہوتے ہیں

۸..... طارق بن شہاب رحمہ اللہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ کے ہاں رات گزاری تاکہ ان عبادت دیکھ سکیں، چنانچہ رات کے پہر میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اٹھے اور نماز پڑھی، طارق بن شہاب نے گویا دیکھا ہی نہیں جو اس نے سوچا، تو اسکا تذکرہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے پاس کیا، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

حَافِظُوا عَلٰی هَذِهِ الصَّلٰوَاتِ الْخَمْسِ، فَاِنَّهُنَّ كَفَّارَاتٌ لِهَذِهِ الْجَرَاحَاتِ مَا لَمْ تُصَبِّ الْمَقْتَلَةَ، فَاِذَا صَلَّى النَّاسُ الْعِشَاءَ صَدَرُوا عَلٰی ثَلَاثٍ مِّنَازِلٍ: مِنْهُمْ مَنْ عَلَيْهِ وَلَا لَهُ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ وَلَا عَلَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَا لَهُ وَلَا عَلَيْهِ، فَرَجُلٌ اغْتَنَمَ ظُلْمَةَ اللَّيْلِ فِي غَفْلَةِ النَّاسِ، فَرَكَبَ رَأْسَهُ فِي الْمَعَاصِي، فَذَلِكَ عَلَيْهِ وَلَا لَهُ، وَمَنْ لَهُ وَلَا عَلَيْهِ فَرَجُلٌ اغْتَنَمَ ظُلْمَةَ اللَّيْلِ وَغَفْلَةَ النَّاسِ، فَقَامَ يُصَلِّي فَذَلِكَ لَهُ وَلَا عَلَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَا لَهُ وَلَا عَلَيْهِ، فَرَجُلٌ صَلَّى ثُمَّ نَامَ، فَذَلِكَ لَا لَهُ وَلَا عَلَيْهِ، وَعَلَيْكَ بِالْقَصْدِ وَالِدَّوَامِ ①

ترجمہ: ان پانچ نمازوں کی پابندی کرو، اس لیے وہ ان زخموں کا کفارہ ہیں جب قتل نہ کرے، جب لوگ عشاء کی نماز پڑھ لیتے ہیں تو لوگ تین طرح کے ہوتے ہیں: ان میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جن کا صرف نقصان ہوتا ہے فائدہ نہیں ہوتا، اور ان میں

① المعجم الكبير: باب السين، ج ۶ ص ۲۱۷، رقم الحديث: ۶۰۵۱ / قَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرَجَالُهُ مُوثِقُونَ، انظر: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: كتاب

الصلاة، باب فضل الصلاة وحقنها للدم، ج ۱ ص ۲۹۹، رقم الحديث: ۱۶۶۳

سے بعض لوگ ایسے ہیں جن کا صرف فائدہ ہوتا ہے نقصان نہیں ہوتا، اور ان میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جن کا نہ نقصان ہوتا ہے اور نہ فائدہ ہوتا ہے۔ پس وہ شخص جو رات کی تاریکی اور لوگوں کے غفلت کو غنیمت سمجھتے ہوئے جاگا اور گناہ کرنے لگا تو اس کا صرف نقصان ہے فائدہ کوئی نہیں، اور وہ شخص جو رات کی تاریکی اور لوگوں کے غفلت کو غنیمت سمجھتے ہوئے جاگا اور نماز پڑھی اس کا فائدہ ہے نقصان کوئی نہیں، اور جو شخص جس نے نماز پڑھی اور سو گیا اس کا نہ نقصان ہے اور نہ فائدہ ہے، پس تم پر لازم ہے کہ تم مینہ روی اور اعتدال کو اختیار کرو۔

رات کی ایک رکعات دن کی دس رکعتوں سے افضل ہے

۹..... حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

رَكْعَةٌ بِاللَّيْلِ أَفْضَلُ مِنْ عَشْرِ بَالنَّهَارِ. ①

ترجمہ: رات کی ایک رکعت نماز دن کی دس رکعتوں سے افضل ہے۔

مسلمان کی عزت تہجد کا اہتمام ہے

۱۰..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

شَرَفَ الرَّجُلِ قِيَامُهُ بِاللَّيْلِ، وَغِنَاهُ اسْتِعْنَاؤُهُ عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ. ②

ترجمہ: مسلمان کی شرافت رات کو قیام کرنا ہے اور اس کی مال داری لوگوں کے مال سے مستغنی ہونا ہے۔

① مختصر قیام اللیل للمروزی: بَابُ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُ

فِي التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ وَفَضِيلَتِهِ، ج ۱ ص ۶۳

② مختصر قیام اللیل للمروزی: بَابُ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُ

فِي التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ وَفَضِيلَتِهِ، ج ۱ ص ۶۳

تہجد میں طویل قیام عابدین کی راحت کا ذریعہ ہے

۱۱..... حضرت یزید قاشی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

بَطُولِ التَّهَجُّدِ تَقَرَّرَ عُيُونُ الْعَابِدِينَ، وَبَطُولِ الظَّمَا تَفْرَحُ قُلُوبُهُمْ عِنْدَ لِقَاءِ اللَّهِ. ❶

ترجمہ: لمبی تہجد سے عابدین کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں اور لمبی پیاس سے ان کے قلوب اللہ تعالیٰ سے ملنے کے وقت خوش ہوتے ہیں۔

شب بیداری باوقار اور باعزت بناتی ہے

۱۲..... حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قِيَامُ اللَّيْلِ يَشْرَفُ بِهِ الْوَضِيعُ، وَيَعَزُّ بِهِ الدَّلِيلُ، وَصِيَامُ النَّهَارِ يَقْطَعُ عَنْ صَاحِبِهِ الشَّهَوَاتِ، وَلَيْسَ لِلْمُؤْمِنِينَ رَاحَةٌ دُونَ دُخُولِ الْجَنَّةِ. ❷

ترجمہ: شب بیداری بے وقار کو باعظمت اور بے عزت کو باعزت بناتی ہے، اور دن میں روزہ رکھنا روزہ رکھنے والے کی شہوات کو ختم کرتا ہے، اور مؤمنین کیلئے جنت میں داخل ہونے سے پہلے راحت نہیں ہے۔

خیر کا کوئی کام تہجد سے بڑھ کر نہیں

۱۳..... حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا عَمِلَ النَّاسُ مِنْ عَمَلٍ أَثَبَتْ فِي خَيْرٍ مِنْ صَلَاةٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، وَمَا فِي الْأَرْضِ شَيْءٌ أَجْهَدُ لِلنَّاسِ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ وَالصَّدَقَةِ، قِيلَ: فَأَيْنَ

❶ مختصر قیام اللیل للمروزی: بَابُ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُ

فِي التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ وَفَضِيلَتِهِ، ج ۱ ص ۶۷

❷ مختصر قیام اللیل للمروزی: بَابُ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُ

فِي التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ وَفَضِيلَتِهِ، ج ۱ ص ۶۷

الْوَرَعُ؟ وَقَالَ: ذَاكَ مَلَكَ الْأَمْرِ. ❶

ترجمہ: (عہد صحابہ میں) یہ کہا جاتا تھا کہ بھلائی کا کوئی کام رات میں تہجد پڑھنے سے افضل نہیں ہے، اور دنیا میں شب بیداری اور صدقہ سے زیادہ بامشقت لوگوں کیلئے اور کچھ نہیں ہے، حضرت سے پوچھا گیا کہ پھر تقویٰ و ورع کہاں گئے؟ فرمایا کہ تقویٰ تو سب کی جڑ ہے۔

تہجد پڑھنے والوں کے چہرے کیوں روشن

۱۴..... حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے کہا گیا:

مَا بَالُ الْمُتَهَجِّدِينَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ وَجُوهُهَا؟

ترجمہ: تہجد پڑھنے والوں کے چہرے تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت کیوں ہوتے ہیں؟

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا:

لَأَنَّهُمْ خَلَوْا بِالرَّحْمَنِ فَأَلْبَسَهُمْ مِنْ نُورِهِ نُورًا. ❷

ترجمہ: اس لئے ان لوگوں نے اللہ کے ساتھ خلوت اختیار کی، اللہ نے انکو اپنے نور میں سے کچھ عطا فرمایا۔

تہجد پڑھنے والوں کے لیے تین خصوصی اکرام

۱۵..... حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"لِلْمُصَلِّي ثَلَاثُ خِصَالٍ: يَنْتَازِرُ الْبُرِّ مِنْ عَنَانِ السَّمَاءِ إِلَى مَفْرَقِ رَأْسِهِ،

❶ مختصر قیام اللیل للمروزی: بَابُ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُ فِي التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ وَفَضِيلَتِهِ، ج ۱ ص ۶۳

❷ مختصر قیام اللیل للمروزی: بَابُ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُ فِي التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ وَفَضِيلَتِهِ، ج ۱ ص ۵۸

وَتَحْفُ بِهٖ الْمَلَائِكَةُ مِنْ لَدُنْ قَدَمَيْهِ اِلَى عَنَانِ السَّمَاءِ، وَيُنَادِيهِ مُنَادٍ لَوْ يَعْلَمُ الْمُصَلِّي مَنْ يُنَاجِي مَا انْفَتَلَ. ❶

ترجمہ: (تہجد) کی نماز پڑھنے والے کے ساتھ تین خصوصی اکرام کیا جائیگا: ان کی مانگ سے آسمان تک نور کا سلسلہ قائم ہوتا ہے۔ ان کے پیر سے آسمان تک فرشتے اسے گھیر لیتے ہیں۔ ایک منادی اعلان کرتا ہے کہ اللہ کے مناجات کو بندہ جان لیتا تو وہ تہجد نہ چھوڑتا۔

قربِ الہی کا حصول تہجد کے ذریعے ہوتا ہے

۱۶..... حضرت حسن رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا:

يَا اَبَا سَعِيدٍ مَا اَفْضَلُ مَا يَتَقَرَّبُ بِهٖ الْعَبْدُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنَ الْاَعْمَالِ؟

ترجمہ: اے ابوسعید! اعمال سے کونسا عمل افضل ہے جو اللہ کے قریب کر دے۔

حضرت حسن رحمہ اللہ نے فرمایا:

مَا اَعْلَمُ شَيْئًا يَتَقَرَّبُ بِهٖ الْمُتَقَرَّبُونَ اِلَى اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنْ قِيَامِ الْعَبْدِ فِي

جَوْفِ اللَّيْلِ اِلَى الصَّلَاةِ. ❷

ترجمہ: میں بندے کا رات کے درمیان میں قیام کرنے سے افضل کسی چیز کو نہیں جانتا جو اللہ کے قریب کر دے۔

جب تک نیند غالب نہ آئے میں نہیں سوتا

۱۷..... حضرت حسن بن صالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اِنِّى لَا اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ اَنْ اَنَامَ تَكْلِفًا حَتّٰى يَكُوْنَ النَّوْمُ هُوَ الَّذِى

❶ قیام اللیل للمروزی: ج ۱ ص ۶۳

❷ موسوعۃ ابن ابی الدنیا: ج ۱ ص ۲۴۸

يَصْرَعُنِي. ①

ترجمہ: مجھے اللہ سے حیا آتی ہے کہ میں تکلف کے ساتھ نیند کروں حتیٰ کہ نیند مجھے گرا دے۔ اور اسکو ”وادی کا سانپ“ کہا جاتا تھا۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کارات بھر قیام للیل

۱۸..... ابوحنیفہ رحمہ اللہ ابتداء میں آدھی رات آرام کرتے اور آدھی رات قیام کرتے، ایک مرتبہ آپ چند لوگوں کے پاس سے گزرے، تو انہوں نے کہا: یہ وہ شخص ہے جو ساری رات قیام کرتا ہے، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرمانے لگے:

إِنِّي أَسْتَحْي أَن أُوصِفَ بِمَا لَا أَفْعَلُ، فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يُحْيِي اللَّيْلَ كُلَّهُ. ②
ترجمہ: مجھے حیا آتی ہے میری ایسی تعریف کی جائے جو میں نے نہیں کرتا، پس اسکے بعد ساری رات قیام کرتے تھے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کارات بھر طویل قیام

۱۹..... امام ربیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بُثِّ فِي مَنْزِلِ الشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ لَيْالِي كَثِيرَةً فَلَمْ يَكُنْ يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا يَسِيرًا. ③

ترجمہ: میں نے امام شافعی کے گھر میں کئی راتیں گزاری، وہ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے۔

.....

① صفة الصفوة: ذكر المصطفين من أهل الكوفة من التابعين ومن بعدهم، ج ۲ ص ۸۸

② إحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل، الباب الثاني، فضيلة

قيام الليل، ج ۱ ص ۳۵۵

③ إحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل، الباب الثاني، فضيلة

قيام الليل، ج ۱ ص ۳۵۵

رات بھر شب بیداری اور جہنم سے نجات کی دعا

۲۰..... حضرت صلہ بن اشیم رحمہ اللہ پوری رات نماز پڑھتے، صبح ہوتی تو یہ دعا کرتے:

إِلٰهِي لَيْسَ مِثْلِي يَطْلُبُ الْجَنَّةَ وَلَكِنْ أَجْرُنِي بِرَحْمَتِكَ مِنَ النَّارِ. ❶

ترجمہ: مجھ جیسا گناہ گار بندہ جنت کسی منہ سے طلب کرے، بس یہی درخواست ہے کہ اپنی رحمت سے دوزخ سے نجات عطا فرما۔

جب انعامات میں اضافہ ہے تو عبادت میں بھی اضافہ ہونا چاہیے

۲۱..... حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ نے ایک رات پیٹ بھر کھانا کھایا اور کہا:

إِنَّ الْحِمَارَ إِذَا زِيدَ فِي عِلْفِهِ زِيدَ فِي عَمَلِهِ فَقَامَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحَ. ❷

ترجمہ: اگر گدھے کے چارے میں اضافہ کیا جاتا ہے تو اس کے کام میں بھی اضافہ کیا جاتا ہے، چنانچہ ساری رات عبادت میں گزاردی یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔

عابدین کی نیند جہنم کے خوف سے اڑ گئی

۲۲..... امام طاووس رحمہ اللہ کے بارے میں منقول ہے:

إِذَا اضْطَجَعَ عَلَى فَرَاشِهِ يَتَقَلَّى عَلَيْهِ كَمَا تَتَقَلَّى الْحَبَّةُ عَلَى الْمِقْلَاةِ ثُمَّ

يَثْبُ وَيُصَلِّي إِلَى الصَّبَاحِ ثُمَّ يَقُولُ طَيْرٌ ذِكْرُ جَهَنَّمَ نَوْمَ الْعَابِدِينَ. ❸

ترجمہ: جب بستر پر لیٹتے تو اس طرح اچھلتے رہتے جس طرح دانہ کڑاہی میں اچھلتا ہے، پھر اٹھ کر کھڑے ہو جاتے اور صبح تک نماز میں مشغول رہتے، پھر یہ فرماتے

عابدین کی نیند جہنم کے خوف سے اڑ گئی۔

❶ إحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل، ج ۱ ص ۳۵۵

❷ إحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل، الباب الثاني، فضيلة قيام الليل، ج ۱ ص ۳۵۵

❸ إحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل، الباب الثاني، فضيلة قيام الليل، ج ۱ ص ۳۵۵/صفة الصفة: ترجمة: طاووس بن كيسان، ج ۱ ص ۲۵۴

تہجد سے محرومی کا سبب گناہوں کی کثرت ہے

۲۳..... حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنِّي لَأَسْتَقْبِلُ اللَّيْلَ مِنْ أَوْلِهِ فِيهِوَلْنِي طَوْلُهُ فَأَفْتَحَ الْقُرْآنَ فَأَصْبَحَ وَمَا فَضَيْتُ نَهْمَتِي.

ترجمہ: جب رات آئی ہے تو اس کی طوالت کا خوف مجھے بے چین کر دیتا ہے، اسی حالت میں قرآن پاک کی تلاوت شروع کر لیتا ہوں، رات گزر جاتی ہے اور میں اپنی ضرورت کی تکمیل بھی نہیں کر پاتا۔

یہی فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِذَا لَمْ تَقْدِرْ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ وَصِيَامِ النَّهَارِ فَاعْلَمْ أَنَّكَ مَحْرُومٌ وَقَدْ كَثُرَتْ خَطِيئَتُكَ. ①

ترجمہ: جب آپ قیام اللیل اور دن کو روزہ رکھنے پر قادر نہ ہو تو سمجھ لو کہ آپ محروم ہیں اور آپ کے گناہ زیادہ ہو گئے ہیں۔

اخلاص کے ساتھ شب بھر قیام

۲۴..... امام ایوب سختیانی رحمہ اللہ کے بارے میں منقول ہے:

كَانَ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ يَقُومُ اللَّيْلَ كُلَّهُ فَيُخْفِي ذَلِكَ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الصُّبْحِ رَفَعَ صَوْتَهُ كَأَنَّهُ قَامَ تِلْكَ السَّاعَةِ. ②

① إحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل، الباب الثاني، فضيلة

قيام الليل، ج ۱ ص ۳۵۵

② سير أعلام النبلاء: الطبقة الرابعة، ترجمة: أيوب السختياني، تابع الطبقة

الرابعة، ج ۶ ص ۱۷، رقم الترجمة: ۷

ترجمہ: امام ایوب سختیانی رحمہ اللہ پوری رات قیام کیا کرتے تھے، اور اپنی عبادت کو مخفی رکھتے، جب صبح ہوتی تو اپنی آواز کو بلند کرتے گویا کہ ابھی اٹھیں ہیں۔

رات بھر رقت و خشیت میں طویل قیام

۲۵..... امام مغیرہ بن حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے مالک بن دینار رحمہ اللہ کو دیکھا کہ عشاء کے بعد وضو کیا اور مصلی پر کھڑے ہو گئے، چنانچہ انہوں نے اپنی داڑھی پکڑ لی، اور حزن و غم میں ان کا دم گھٹنے لگا، اور یہ فرما رہے تھے:

اللَّهُمَّ حَرِّمْ شَيْبَةَ مَالِكٍ عَلَى النَّارِ، إِلَهِي قَدْ عَلِمْتَ سَاكِنَ الْجَنَّةِ مِنْ
سَاكِنِ النَّارِ فَأَيُّ الرَّجُلَيْنِ مَالِكٌ، وَأَيُّ الدَّارَيْنِ دَارُ مَالِكٍ فَلَمْ يَزَلْ
يَقُولُ ذَلِكَ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ. ❶

ترجمہ: اے اللہ! مالک کے سفید بالوں کو جہنم پر حرام کر دے، اے میرے رب! تو نے جنت کے باشندے کو جہنم کے باشندے سے جانا ہے تو ان دونوں میں معلوم نہیں کہ مالک کا ٹھکانہ کون سا ہے؟

رات بھر طویل قیام اور نفس کی اصلاح

۲۶..... امام ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ کے بارے میں مروی ہے:

كَانَ لِأَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ سَوْطٌ يُعَلِّقُهُ فِي مَسْجِدِهِ فَإِذَا
كَانَ السَّحَرُ وَنَعَسَ أَوْ مَلَّ أَخَذَ السَّوْطَ وَضَرَبَ بِهِ سَاقِيَهُ ثُمَّ قَالَ: لَأَنْتَ
أَوْلَى بِالضَّرْبِ مِنْ شِرَارِ الدَّوَابِّ. ❷

❶ إحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل، الباب الثاني، فضيلة قیام الليل، ج ۱ ص ۳۵۵

❷ إحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل، الباب الثاني، فضيلة قیام الليل، ج ۱ ص ۳۵۵

ترجمہ: ابو مسلم الخولانی رحمہ اللہ علیہ کا ایک کوڑا تھا جو انہوں نے اپنی نماز کی جگہ میں لٹکایا تھا، اگر فجر ہو جاتی اور وہ سوتے یا اکتاتے تو وہ کوڑا پکڑ لیتے اور کبھی کوڑے سے اپنی پنڈلیوں کو مارتے اور کہتے تو بدترین مخلوق میں سے اور تو زیادہ مارے جانے کا مستحق ہے۔

جنت کی نعمتیں نیند اور نرم و نازک بستر سے زیادہ لذیز ہیں

۲۷..... امام عبدالعزیز بن ورا رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

إِذَا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ يَأْتِي فِرَاشَهُ فَيَمُدُّ يَدَهُ عَلَيْهِ وَيَقُولُ إِنَّكَ لَيَنَّ وَوَاللَّهِ
إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَأَلْيَنُ مِنْكَ وَلَا يَزَالُ يُصَلِّي اللَّيْلَ كُلَّهُ. ①

ترجمہ: جب رات چھا جاتی تو اپنے بستر پر آتے اور اس پر ہاتھ پھیلا دیتے اور کہتے کہ تو نرم ہے، لیکن اللہ کی قسم! جنت کی نعمتیں تجھ سے کہیں زیادہ نرم و نازک ہیں، پھر ساری رات مسلسل عبادت میں گزار دیتے۔

نماز تہجد کے دس دنیاوی فوائد

۱..... گناہوں اور منکرات سے روکتی ہے

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ (العنکبوت: ۴۵)

ترجمہ: بیشک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔

اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: إِنَّ فَلَانًا يُصَلِّي بِاللَّيْلِ، فَإِذَا أَصْبَحَ

① إحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل، الباب الثاني، فضيلة

سَرَقٌ“ فلاں آدمی رات کو نماز پڑھتا ہے اور دن کو چوری کرتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”إِنَّهُ سَيَنْهَاهُ مَا تَقُولُ“، عنقریب اس کی نماز و تلاوت اسے اس کام سے روک دے گی۔ ❶

ہر نماز گناہوں اور برے افعال سے روکتی ہے لیکن تہجد کی نماز خاص طور اس لئے کہ بندہ خود پر مشقت برداشت کر کے کھڑا ہوتا ہے اور اپنے رب کے ساتھ سرگوشی کرتا ہے تو اس کو خوف ہوگا کہ میرے یہ اعمال گناہوں کی وجہ سے کہیں ضائع نہ ہو جائیں، تو وہ گناہوں سے بچنے کا اہتمام کرے گا۔

۲..... اللہ رب العزت اور صالحین کے قرب کا ذریعہ ہے

تہجد کی نماز اللہ رب العزت کی اور صالحین کے قرب کا ذریعہ ہے، گناہوں کو مٹانے والی اور برائیوں سے روکنے والی ہے اور جسم سے بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَابُّ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ، وَمُكْفَرَةٌ لِلْسَّيِّئَاتِ، وَمَنْهَةٌ عَنِ الْإِثْمِ. ❶

ترجمہ: تم رات کے جاگنے کو لازم پکڑو، کیوں کہ یہ تم سے پہلے صالحین اور نیک لوگوں کا

❶ مسند أحمد: مسند المكشرين من الصحابة، ج ۱۵ ص ۴۸۳، رقم الحديث: ۹۷۷۸

❷ صحيح ابن خزيمة: كتاب الصلاة، باب التحريض على قيام الليل..... الخ،

ج ۲ ص ۱۷۶، رقم الحديث: ۱۱۳۵/المستدرک على الصحيحين: كتاب الوتر،

ج ۱ ص ۴۵۱، رقم الحديث: ۱۱۵۶، قال الحاكم هذا حديث صحيح على شرط

البخارى/قال البغوى هذا حديث حسن، انظر: شرح السنة للبغوى: ج ۲ ص ۳۵، رقم

طریقہ ہے اور رات کا قیام اللہ تعالیٰ کی طرف تقرب کا ذریعہ ہے اور گناہوں کے لیے کفارہ ہے، اور گناہوں سے روکنے اور جسم سے بیماریوں کو دور کرنے والی عبادت ہے۔

۳..... خیر اور بھلائی کے حصول کا ذریعہ ہے

تہجد کی نماز پڑھنے سے دنیا کی ہر قسم کی خیر بندے کو مل جاتی ہے، اس لئے کہ رات کو ایک گھڑی ہوتی ہے جس میں بندہ دنیا اور آخرت کی جو خیر مانگے تو اسکو عطا کی جاتی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةً، لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ، يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا، إِلَّا أَعْطَاهُ
إِيَّاهُ. ①

ترجمہ: رات میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ اس وقت جو مسلمان بندہ بھی اللہ تعالیٰ سے جو بھی بھلائی مانگے گا اللہ تعالیٰ اُسے ضرور عطا فرمائیں گے۔

۴..... قلبی اطمینان و سرور اور لذتوں کے حصول کا ذریعہ ہے

تہجد کی نماز پڑھنے سے دل کو اطمینان و سرور اور لذت حاصل ہوتی ہے، دل چین و سکون سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں، اس بارے میں حضرات سلف سے بہت سے اقوال مروی ہیں: امام ابن منکدر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا بَقِيَ مِنْ لَذَاتِ الدُّنْيَا إِلَّا ثَلَاثٌ: قِيَامُ اللَّيْلِ، وَلِقَاءُ الْإِخْوَانِ، وَالصَّلَاةُ فِي جَمَاعَةٍ.

ترجمہ: دنیا کی لذتوں میں سے صرف تین چیزیں باقی رہ گئیں: رات کی نماز، بھائیوں سے ملاقات اور جماعت کے ساتھ نماز۔

① صحیح مسلم: کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب في الليل ساعة مستجاب

اسی طرح امام ابو سلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَهْلُ الدُّنْيَا فِي لَيْلِهِمْ أَلَدُّ مِنْ أَهْلِ اللَّهْوِ فِي لَهْوِهِمْ، وَكَوْلَا اللَّيْلِ مَا أَحَبَّبْتُ
الْبَقَاءَ فِي الدُّنْيَا. ❶

ترجمہ: دنیا والے اپنی راتوں میں ان سے زیادہ لذت پاتے ہیں جو لہو و لعب والے اپنے لہو و لعب میں پاتے ہیں، اگر رات نہ ہوتی تو میں دنیا میں رہنا پسند ہی نہیں کرتا۔
بعض سلف فرماتے ہیں:

إِنَّ لِي وَرَدًا بِاللَّيْلِ لَوْ تَرَ كُنْتَهُ لَخَارَتْ قَوَايِ. ❷

ترجمہ: میرے پاس رات کو گلاب ہے، اگر میں نے اسے چھوڑ دیا تو میری طاقت ختم ہو جائے گی۔

اسی طرح بہت سے اسلاف سے اس طرح کے اقوال مروی ہیں کہ تہجد کی نماز سے قلبی لذت اور چین و سکون حاصل ہوتا ہے۔ دیکھئے تفصیلاً:

۵..... نفس کی پاکیزگی اور چستی کا ذریعہ ہے

تہجد کی نماز پڑھنے والا جب صبح کرتا ہے تو اس کا نفس پاک اور چست ہوتا ہے اور دن بھر کے تمام کاموں میں مدد و معاون ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ
كُلَّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ، فَارْقُدْ فَإِنْ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ، انْحَلَّتْ
عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَاصْبَحْ نَشِيطًا

❶ قوت القلوب: الفصل الرابع عشر، ج ۱ ص ۷۱

❷ قوت القلوب: الفصل الرابع عشر، ج ۱ ص ۷۰ تا ۷۱

طَيْبَ النَّفْسِ وَالْأَصْبَحَ حَبِيبَتِ النَّفْسِ كَسَلَانَ. ①

ترجمہ: شیطان تم میں سے ہر ایک کے سر کے پیچھے گرہ لگاتا ہے جب کہ وہ سوتا ہے اور ہر گرہ پر یہ پھونک دیتا ہے کہ ابھی رات بہت باقی ہے اس لئے سویا رہ، اگر وہ بیدار ہوا اور اللہ کی یاد کی تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، اگر وضو کیا تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے، اگر نماز پڑھی لی تو تیسری گرہ کھل جاتی ہے، تو اس کی صبح اس حال میں ہوتی ہے کہ خوش اور چست و چالاک ہوتا ہے ورنہ بد باطن اور سست ہو کر اٹھتا ہے۔

۶..... عبادت و ریاضت اہل و عیال کی جان و مال کی حفاظت کا ذریعہ ہے

جب بندہ اپنی زندگی اللہ رب العزت کی عبادت و اطاعت میں گزارتا ہے تو رب العالمین اُس کے سبب اُس کے اہل و عیال کی جان و مال کی حفاظت کرتا ہے، شب بیدار و قیام اللیل کے اثرات و ثمرات اولاد میں بھی منتقل ہوتے ہیں، اور اُس کا ذکر خیر بھی باقی رہتا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ذَلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا﴾ (الكهف: ۸۲)

ترجمہ: رہی یہ دیوار، تو وہ اس شہر میں رہنے والے دو یتیم لڑکوں کی تھی، اور اس کے نیچے ان کا ایک خزانہ گڑا ہوا تھا، اور ان دونوں کا باپ ایک نیک آدمی تھا۔ اس لیے آپ کے پروردگار نے یہ چاہا کہ یہ دونوں لڑکے اپنی جوانی کی عمر کو پہنچیں، اور اپنا خزانہ نکال

① صحیح البخاری: کتاب الجمعة، باب عَقْدِ الشَّيْطَانِ عَلَى قَافِيَةِ الرَّأْسِ إِذَا لَمْ يُصَلِّ

لیں۔ یہ سب کچھ آپ کے رب کی رحمت کی بنا پر ہوا ہے، اور میں نے کوئی کام اپنی رائے سے نہیں کیا۔ یہ تھا مقصد ان باتوں کا جن پر آپ سے صبر نہیں ہو سکا۔ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ ہے، جب حضرت خضر علیہ السلام نے ایک دیوار ٹھیک کر دی تو اسکی وجہ یہ بیان کی کہ اس کے نیچے خزانہ ہے، جن کا ہے وہ ابھی بچے ہیں، جب بڑے ہونگے تو خزانہ نکال لیں گے۔ یہ سب اللہ نے اس لیے کیا کہ ان کا والد نیک صالح شخص تھا۔

۷..... تہجد پڑھنے والوں کے چہرے روشن ہوتے ہیں

جو لوگ تہجد کی نماز پڑھتے ہیں اگرچہ وہ دوسروں سے کم سوتے ہیں لیکن پورے دن ان کے چہرے نور سے منور ہوتے ہیں، لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت ڈال دیتا ہے، تہجد پڑھنے والے محبوب الخلاق ہوتے ہیں، وہ خلوت میں اللہ کو یاد کرتے ہیں تو اللہ رب العزت جلوت میں ان کے اثرات ان پر ظاہر کر دیتا ہے، اسلئے حضرت سلف سے منقول ہے کہ انہوں نے تہجد پڑھنے والوں کے چہرے پر زندگی اور موت کے وقت نورانیت دیکھی ہے۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

مَا بَالُ الْمُتَهَجِّدِينَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ وَجُوهًا؟

ترجمہ: تہجد پڑھنے والوں کے چہرے تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت کیوں ہوتے ہیں؟
حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا:

لَا تَهْمُ خَلْوًا بِالرَّحْمَنِ فَالْبَسَهُمْ نُورًا مِنْ نُورِهِ. ①

ترجمہ: اس لئے کہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ خلوت اختیار کی، اللہ نے انکو اپنے نور میں سے کچھ نور عطا فرمایا۔

۸..... رزق میں وسعت اور برکت کا ذریعہ ہے

تہجد کی نماز پڑھنے والوں کے رزق میں اللہ تعالیٰ وسعت عطا فرماتا ہے، اس لیے کہ انہوں نے تقویٰ اختیار کرتے ہوئے تہجد کا اہتمام کیا، اور یہ رزق میں برکت کا ذریعہ ہے۔
ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا. وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا﴾ (الطلاق: ۲، ۳)

ترجمہ: اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لیے مشکل سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کر دے گا۔ اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا کرے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوگا۔ اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرے، تو اللہ اس (کا کام بنانے) کے لیے کافی ہے۔ یقین رکھو کہ اللہ اپنا کام پورا کر کے رہتا ہے۔ (البتہ) اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔

عموماً تہجد پڑھنے والے کی زندگی تقویٰ سے روشن ہوتی ہے، اسی وجہ سے رب العالمین شب بیداری لوگوں کے لئے غیبی رزق کا انتظام فرماتا ہے، اور ان کے رزق میں برکتیں عطا فرماتا ہے، اُن کی کم آمدنی میں ضروریاتِ زندگی احسن طریقے سے پوری ہو جاتی ہیں۔

۹..... تہجد میں تلاوت کرنے سے قرآن پختہ رہتا ہے

تہجد کی نماز میں قرآن کی تلاوت سے قرآن یاد رہتا ہے، اور اس وقت کی تلاوت سے حلاوت نصیب ہوتی ہے، اور اللہ رب العزت قرآن کے اسرار و رموز بندے پر کھول دیتا ہے، اور علم وہی اور لدنی عطا فرماتا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وَإِذَا قَامَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ فَقَرَأَهُ بِاللَّيْلِ، وَالنَّهَارِ ذَكَرَهُ، وَإِذَا لَمْ يَقُمْ بِهِ نَسِيَهُ. ①

ترجمہ: جب قرآن پڑھنے والا اسے رات دن پڑھتا رہے تو اسے یاد رہتا ہے اور جب اسے نہ پڑھے تو وہ اسے بھول جاتا ہے۔

۱۰..... تہجد کی نماز دعاؤں کی قبولیت کا ذریعہ ہے

تہجد کی نماز پڑھنے والے مستجاب الدعوات ہوتے ہیں، جب یہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں تو اللہ ان کی مدد کرتا ہے اور جب اللہ سے پناہ مانگیں تو اللہ پناہ دیتا ہے، اس لیے کہ یہ لوگ فرأض اور نوافل کے ذریعے اللہ کے قریب ہو چکے ہیں اور نماز تہجد کے ذریعے اللہ کے محبوب ہو چکے ہیں، جو بھی اللہ کے قریب ہوگا تو اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کی مدد کرے گا اور انکو پناہ دے گا۔ رات کا آخری پہر دعاؤں کی قبولیت کا وقت ہے۔

حضرت عباده بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ تَعَارَى مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، أَوْ دَعَا، أُسْتَجِيبَ لَهُ، فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلَّى قَبِلَتْ صَلَاتُهُ. ②

① صحیح مسلم: کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الأمر بتعهد القرآن، وكرهه قول نسيته آية كذا، وجواز قول أنسيته، رقم الحديث: ۷۸۹

② صحیح البخاری: کتاب الجمعة، باب فضل من تعار من الليل فصلی، رقم

ترجمہ: جو شخص رات کو اٹھے اور ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ کہے، پھر کہے اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي“ یادعا کرے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے، اگر اس نے وضو کیا اور نماز پڑھی تو اس کی نماز مقبول ہوتی ہے۔

نماز تہجد کے گیارہ اخروی فوائد

۱..... اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل ہوتی ہے

تہجد کی نماز پڑھنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں اور بندے سے راضی ہوتے ہیں، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللَّهُ: رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُو كِتَابَ اللَّهِ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ يُخْفِيهَا مِنْ شِمَالِهِ، وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَأَنْهَزَمَ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ. ①

ترجمہ: آدمیوں سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتے ہیں: ایک وہ شخص جو رات کو اٹھے اور کتاب اللہ کی تلاوت کرے، دوسرا وہ شخص جو ایسا پوشیدہ صدقہ دے کہ دائیں ہاتھ سے دے تو بائیں ہاتھ کو خبر ہی نہ ہو، تیسرا وہ شخص جو جنگ میں ہو اور پسپائی ہو اور (پھر وہ تازہ ہو کر یا لشکر کے ساتھ مل کر) دشمنی کے مقابلے میں آجائے۔

۲..... تہجد پڑھنے والوں کے لئے جنت کے انعامات اور بالا خانے

تہجد پڑھنے والوں کو جنت میں ایسے انعامات اور بالا خانے ملیں گے جسکو کسی آنکھ نے نہ دیکھا ہوگا اور نہ کسی کان نے سنا ہوگا اور نہ کسی دل میں اس کا خیال آیا ہوگا۔

① المعجم الكبير: باب العين، ج ۱۰ ص ۲۰۷، رقم الحديث: ۱۰۴۸۶ / قال الهيثمي: زَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ، وَرَجَالُهُ رَجَالُ الصَّحِيحِ. انظر: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: كتاب العبدین، باب فی صلاة اللیل، ج ۲ ص ۲۵۵، رقم الحديث: ۳۵۳۷

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ. (السجدة: ۱۶)

ترجمہ: ان کے پہلو (رات کے وقت) اپنے بستروں سے جدا ہوتے ہیں وہ اپنے پروردگار کو ڈر اور امید (کے ملے جذبات) کے ساتھ پکار رہے ہوتے ہیں اور ہم نے ان کو جو رزق دیا ہے، وہ اس میں سے (نیکی کے کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تَرَىٰ ظُهُورُهَا مِنْ بُطُونِهَا وَبُطُونُهَا مِنْ ظُهُورِهَا.

ترجمہ: جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جیسے شیشوں کے کمرے ہوتے ہیں ان کے اندر کی سب چیزیں باہر سے نظر آتی ہیں، اور باہر کی چیزیں اندر سے نظر آتی ہیں۔

ایک اعرابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کن لوگوں کے لیے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ، وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَأَدَامَ الصِّيَامَ، وَصَلَّىٰ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامًا. ❶

ترجمہ: جو حسن اخلاق سے گفتگو کریں، اور (محتاجوں) کو کھانا کھلائیں اور ہمیشہ روزے رکھیں اور ایسے وقت میں رات کو تہجد پڑھیں جب کہ لوگ سو رہے ہوں۔

۳..... تہجد پڑھنے والوں کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

تہجد پڑھنے والوں کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کی دعا فرمائی ہے، چنانچہ

❶ سنن الترمذی: أبواب البر والصلة: باب ماجاء فی قول المعروف، رقم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى، وَأَيَّقُظَ امْرَأَتَهُ، فَإِنْ أَبَتْ، نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ، رَحِمَ اللَّهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ، وَأَيَّقُظَتْ زَوْجَهَا، فَإِنْ أَبِي، نَضَحَتْ فِي وَجْهِ الْمَاءِ. ❶

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس مرد پر رحمت نازل فرمائے جو رات کو اٹھے اور نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو بھی جگائے اور اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے چہرہ پر پانی کے چھینٹے دے (تا کہ اٹھ جائے) اور اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتے ہیں اس عورت پر جو رات کو اٹھے اور نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو بھی جگائے اور اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے منہ پر پانی کی چھینٹیں مارے۔

۴..... جو نماز تہجد کا اہتمام کرے اُس کا نام ذاکرین میں لکھا جاتا ہے

یہ کتنی بڑی خوش نصیبی کی بات ہے کہ انسان کا شمار اللہ کو یاد کرنے والوں میں ہو جائے۔ حضرت ابوسعید و حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا أَيَّقُظَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلِّيَا، أَوْ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ جَمِيعًا، كُتِبَا فِي الذَّاكِرِينَ وَالذَّاكِرَاتِ. ❷

ترجمہ: اگر کوئی شخص رات میں اپنی بیوی کو (نماز تہجد کے لئے) جگائے اور پھر وہ دونوں نماز پڑھیں تو اللہ تعالیٰ ان کو ذاکرین اور ذاکرات میں لکھ دے گا۔

❶ سنن أبی داود: کتاب الصلاة، باب قیام اللیل، رقم الحدیث: ۱۳۰۸

❷ سنن أبی داود: کتاب الصلاة، باب قیام اللیل، رقم الحدیث: ۱۳۰۹

غور کریں کہ صرف دو رکعات پڑھنے سے ذاکرین میں لکھا جاتا ہے تو اس شخص کا کیا مقام ہوگا جو دو رکعات سے زیادہ پڑھتا ہو۔

۵..... تہجد میں تلاوت کرنے والا غافلین میں سے نہیں ہوتا

تہجد کی نماز میں قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے کا شمار غافلین میں نہیں ہوتا، ایسے شخص کا شمار ذاکرین میں ہوتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَامَ بَعَشْرَ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ، وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ، وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقْنَطِرِينَ. ①

ترجمہ: جو شخص نماز میں کھڑے ہو کر دس آیتیں پڑھے گا وہ غفلوں میں نہیں لکھا جائے گا، اور نماز میں کھڑے ہو کر سو آیتیں پڑھے گا وہ فرمانبرداروں میں لکھا جائے گا، اور جو ایک ہزار آیتیں پڑھے گا وہ بیحد ثواب پانے والوں میں لکھا جائے گا۔

۶..... تہجد میں اٹھنے کا پختہ ارادہ کرنے والا اگر نہ اٹھ سکا تو بھی صدقہ ہے

نماز تہجد میں اٹھنے کا پختہ ارادہ کرنا اور اسباب کی حد تک اُس کی کوشش بھی کرنا، لیکن پھر بھی اگر آنکھ نہ کھول سکے تو اس کا سونا بھی صدقہ ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ أَمْرٍ تَكُونُ لَهُ صَلَاةٌ بَلِيلٍ، يَغْلِبُهُ عَلَيْهَا نَوْمٌ، إِلَّا كُتِبَ لَهُ أَجْرُ صَلَاتِهِ، وَكَانَ نَوْمُهُ عَلَيْهِ صَدَقَةً. ②

① سنن أبی داود: کتاب الصلاة، باب تحزیب القرآن، رقم الحدیث: ۱۳۹۸

② سنن أبی داود: کتاب الصلاة، باب من نوى القيام فنام، رقم الحدیث: ۱۳۱۴

ترجمہ: کوئی شخص ایسا نہیں جو رات کو اٹھ کر تہجد پڑھتا ہو اور پھر کسی رات اس پر نیند غالب آجائے (اور وہ اٹھ نہ سکے) مگر اس کے واسطے ثواب لکھا جائے گا اور سونا اس کے لئے صدقہ ہو جائے گا۔

۷..... تہجد کی نماز ہر خیر کے حصول کا ذریعہ ہے

نماز تہجد پڑھنے سے بندے کو آخرت میں وہ کچھ ملے گا جس کی وہ امید رکھتا ہے جیسے مغفرت، رحمت، نعمتیں اور جنت میں داخل ہونا اور ہر کچھ جو اس نے مانگا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةً، لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ، يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا، إِلَّا أَعْطَاهُ
إِيَّاهُ. ①

ترجمہ: رات میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ اس وقت جو مسلمان بندہ بھی اللہ تعالیٰ سے جو بھی بھلائی مانگے گا اللہ تعالیٰ اُسے ضرور عطا فرمائیں گے۔

۸..... تہجد حاجات کے پورا ہونے اور مغفرت کا ذریعہ ہے

حدیث میں آتا ہے کہ اللہ رب العزت مایلیق بشانہ رات کے آخری پہری میں آسمانِ دنیا کی طرف نزول فرماتے ہیں، اور یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہے کوئی جو مانگے میں اسکو عطا کروں، ہے کوئی جو مغفرت طلب کریں میں اسکو معاف کروں؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، حِينَ يَنْقُضُ ثُلُثَ

① صحیح مسلم: کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب في اللیل ساعة مستجاب

اللَّيْلِ الْآخِرُ، فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأَعْطِيَهُ،
وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ. ❶

ترجمہ: ہمارا پروردگار ہر رات کو جب رات کا ایک تہائی آخری حصہ باقی رہ جاتا ہے آسمان دنیا کی طرف خاص طور پر متوجہ ہو کر ارشاد فرماتا ہے، کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے میں اس کی دعا قبول کروں گا؟ کون ہے جو مجھ سے کچھ مانگے میں اسے عطا کروں گا؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے میں اسے بخش دوں گا؟

۹..... خیر کے دروازے کھولنے والے اعمال

تہجد سے اللہ رب العزت خیر کے دروازے کھول دیتا ہے، گناہوں کو مٹا دیتا ہے، اور اپنا قرب نصیب کرتا ہے اللہ کے محبوب بندوں کے پہلو بتروں سے جدا رہتے ہیں۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

أَلَا أَدُلُّكَ عَلَىٰ أَبْوَابِ الْخَيْرِ: الصَّوْمُ جَنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ
كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ، قَالَ: ثُمَّ تَلَا
(تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ) حَتَّىٰ بَلَغَ (يَعْمَلُونَ) (السجدة: ۷۷)

ترجمہ: میں تمہیں بھلائی کے دروازے نہ بتاؤں؟ روزہ ڈھال ہے اور صدقہ خطاؤں (کی آگ) کو ایسے بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور درمیان شب کی نماز (بہت بڑی نیکی ہے) پھر یہ آیت تلاوت فرمائی (تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ) سے (يَعْمَلُونَ) تک۔ ❷

❶ صحیح مسلم: کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب التَّوْبَةِ فِي الدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ

فِي آخِرِ اللَّيْلِ وَاللَّيْلَةِ فِيهِ، رَقْمُ الْحَدِيثِ: ۷۵۸

❷ سنن الترمذی: أبواب الإيمان، باب ما جاء في حرمة الصلاة، رقم الحديث: ۲۶۱۶

۱۰..... شب بیداری قیامت کے دن نور کا ذریعہ ہے

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ مَشَى فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ آتَاهُ اللَّهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ①

ترجمہ: جو رات کے اندھیرے میں مساجد کی طرف جائے تو اللہ اس کو قیامت کے دن نور عطا فرمائیں گے۔

۱۱..... تہجد کی نماز قبر میں کشادگی اور راحت کا ذریعہ ہے

تہجد کی نماز پڑھنے والا اپنی قبر میں کشادگی، رحمت اور راحت کو پاتا ہے، اس لیے کہ اس کے نیک اعمال اور راتوں کو قرآن کریم کا پڑھنا ایک حسین صورت میں اس کے سامنے آتا ہے جس کے ذریعے وہ مانوس ہو جاتا ہے۔

ایک طویل حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ مؤمن جب دنیا سے رخصتی اور سفر آخرت پر جانے کے قریب ہوتا ہے تو اس کے آس پاس روشن چہروں والے ہوتے ہیں آتے ہیں، ان کے پاس جنت کا کفن اور جنت کی حنوط ہوتی ہے، تاحدّ نگاہ وہ بیٹھ جاتے ہیں، پھر ملک الموت آ کر اس کے سر ہانے بیٹھ جاتے ہیں اور کہتے ہیں اے نفس مطمئنہ! اللہ کی مغفرت اور خوشنودی کی طرف نکل جا، چنانچہ اس کی روح اس بہہ کر نکل جاتی ہے جیسے مشکیزے کے منہ سے پانی کا قطرہ بہہ جاتا ہے، ملک الموت اُسے لے لیتا ہے اور دوسرے فرشتے پلک جھپکنے کی مقدار بھی اس کی روح کو ملک الموت کے ہاتھ میں نہیں رہنے دیتے بلکہ اُن سے لے کر اُسے اس کفن میں لپیٹ کر اس پر اپنی لائی ہوئی حنوط مل دیتے ہیں اور اس کے جسم سے ایسی

① صحیح ابن حبان: کتاب الصلاة، باب الإمامة والجماعة، ج ۵ ص ۳۹۳، رقم الحدیث: ۲۰۴۶

خوشبو آتی ہے جیسے مشک کا ایک خوشگوار جھونکا جو زمین پر محسوس ہو سکے۔ پھر فرشتے اس روح کو لے کر اوپر چڑھ جاتے ہیں اور فرشتوں کے جس گروہ پر بھی ان کا گذر ہوتا ہے وہ گروہ پوچھتا ہے کہ یہ پاکیزہ روح کون ہے؟ وہ جواب میں اس کا وہ بہترین نام بتاتے ہیں جس سے دنیا میں لوگ اُسے پکارتے تھے حتیٰ کہ وہ اسے لے کر آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں اور دروازے کھلواتے ہیں، جب دروازہ کھلتا ہے تو ہر آسمان کے فرشتے اس کے ساتھ اعزاز میں چلتے ہیں، اگلے آسمان تک اسے چھوڑ کر آتے ہیں اور اس طرح وہ ساتویں آسمان تک پہنچ جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے کا نامہ اعمال ”علیین“ میں لکھ دو اور اسے واپس زمین کی طرف لے جاؤ کیونکہ میں نے اپنے بندوں کو زمین کی مٹی ہی سے پیدا کیا ہے، اسی میں لوٹاؤں گا اور اسی سے دوبارہ نکالوں گا۔ چنانچہ اس کی روح جسم میں واپس لوٹادی جاتی ہے پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں وہ اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے میرا رب اللہ ہے، وہ اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے، وہ پوچھتے ہیں کہ یہ کون شخص ہے جو تمہاری طرف بھیجا گیا تھا؟ وہ جواب دیتا ہے کہ وہ اللہ کے پیغمبر ہیں، وہ اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا علم کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب پڑھی اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی، اس پر آسمان سے ایک منادی پکارتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا، اس کے لئے جنت کا بستر بچھا دو، اسے جنت کا لباس پہنا دو اور اس کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھول دو، چنانچہ اسے جنت کی ہوائیں اور خوشبوئیں آتی رہتیں ہیں اور تاحدنگاہ اس کی قبر وسیع کردی جاتی ہے اور اس کے پاس ایک خوبصورت لباس اور انتہائی عمدہ خوشبو والا ایک آدمی آتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ تمہیں خوشخبری مبارک ہو، یہ وہی دن ہے

جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا، وہ اس سے پوچھتا ہے کہ تم کون ہو؟ کہ تمہارا چہرہ ہی خیر کا پتہ دیتا ہے وہ جواب دیتا ہے کہ میں تمہارا نیک عمل ہوں اس پر وہ کہتا ہے کہ پروردگار! قیامت ابھی قائم کر دے تاکہ میں اپنے اہل خانہ اور مال میں واپس لوٹ جاؤں، (اور ان کو اپنے اس اعزاز و اکرام اور نعمتوں اور راحت کی خبر دوں۔) ①

یہ تہجد کے نماز کے دنیوی و آخری فوائد تھے، اگر بندہ ان فوائد کو ذہن میں رکھے تو ضرور وہ تہجد میں اٹھنے کا اہتمام کرے گا۔

نماز تہجد کے اہتمام کے بیس اسباب

۱..... اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنا

ہر کام اللہ تعالیٰ کی نصرت و مدد سے ہوتا ہے، اسی طرح تہجد کیلئے اٹھنے میں بھی اللہ کی مدد ضروری ہے، کیونکہ جب بندہ سوتا ہے تو شیطان اسپر قابو پاتا ہے اور اسکے گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے، بندہ جب اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کرے گا تو اس پر غالب آجائے گا، قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ﴾

(النحل: ۹۹)

ترجمہ: اس کا بس ایسے لوگوں پر نہیں چلتا جو ایمان لائے ہیں، اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

۲..... عقائد اور نظریات کا درست ہونا

جو تہجد کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ عقائد درست کر لے کہ اللہ پر ایمان ہو، فرشتوں پر، کتابوں پر، محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان ہو، جتنے بھی شریعت کے احکام ہیں ان سب

① مسند أحمد: مسند الكوفيين، ج ۳۰ ص ۳۹۹ تا ۵۰۱، رقم الحديث: ۱۸۵۳۴

پر ایمان ہو، مرنے کے بعد زندہ ہونے پر، قیامت پر ایمان ہو، مختصر یہ کہ جتنے بھی عقائد قرآن و حدیث میں ہیں ان سب پر دل سے یقین اور زبان سے اقرار کرے، اور تمام ضروریات دین کو دل و جان سے تسلیم کرے، اور پھر اللہ رب العزت سے توفیق طلب کرے اور رب العالمین کی رحمت کا امیدوار ہو اور اللہ کے عذاب سے خوف زدہ ہو، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿أَمَّنْهُوَ فَانْتَ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةً رَبِّهِ﴾ (الزمر: ۹)

ترجمہ: بھلا (کیا ایسا شخص اس کے برابر ہو سکتا ہے) جو رات کی گھڑیوں میں عبادت کرتا ہے، کبھی سجدے میں، کبھی قیام میں، آخرت سے ڈرتا ہے، اور اپنے پروردگار کی رحمت کا امیدوار ہے؟

اس سے معلوم ہوا کہ تہجد کی توفیق اسکو ہوگی جس کے عقائد درست ہوں۔

۳..... محبت الہی اور تعلق مع اللہ ہونا

اللہ تعالیٰ سے محبت ہوگی تو بندہ کے لئے اٹھنا آسان ہوگا، کیونکہ جب بندہ کسی سے محبت کرتا ہے تو اس سے ملاقات کا خواہش مند ہوتا ہے، اس سے بات کرنا چاہتا ہے، اس کی بات سننا چاہتا ہے، اپنے غموں کو بتانا چاہتا ہے، اپنی شکایات کو دور کرتا ہے، بالکل اسی طرح جب اللہ سے محبت ہوگی تو بندہ تعلق مع اللہ کے لئے نماز میں اٹھے گا، اپنی حاجات کو بیان کرے گا، عجز و انکساری کرے گا، رب العالمین سے اُس کی محبت کا طلب گار ہوگا۔

۴..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہوگی تو ظاہر ہے کہ محبوب کے ہر قول و فعل پر

عمل کرے گا، چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز کا خوب اہتمام کرتے تھے، تو جو محبت میں صادق ہوگا وہ اس کا اہتمام کرے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تقاضا ہے کہ ہر قول و فعل میں آپ کی اطاعت کی جائے، آپ کی زندگی میں تہجد کا اہتمام تھا، لہذا امتی کو بھی تہجد کا اہتمام کرنا چاہیے اور اس میں آپ کی اتباع کرنی چاہیے، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ (آل عمران: ۳۱)

ترجمہ: (اے پیغمبر! لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خاطر تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ اور اللہ بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے۔

جب اللہ اور اس کے رسول کی محبت ہوگی اور زندگی میں اتباع کا جذبہ ہوگا تو تہجد کی توفیق نصیب ہو جائے گی۔

۵.....نشیتِ الہی

جب بندے کے دل میں اللہ کا خوف ہوگا تو بندہ اپنے گناہوں کی معافی کیلئے راتوں کو اٹھ کر نماز پڑھے گا، اور اپنی سابقہ زندگی اور گناہوں پر مغفرت کا طلب گار ہوگا، خشیت اور خوفِ الہی کے سبب اپنے گناہوں پر ندامت کا اظہار کرے گا، یہی اللہ کا خوف راتوں کو اٹھائے گا۔

۶.....خصوصی رحمتِ الہی کا مستحضر ہونا

حدیث میں آتا ہے کہ جب رات کا ایک ثلث حصہ گزر جاتا ہے تو اللہ رب العزت آسمانِ دنیا پر نزول فرماتے ہیں، اور اعلان کرتے ہیں کہ کوئی ہے جو مجھ سے مغفرت

طلب کرے میں اسکو بخش دوں؟ کوئی ہے جو سوال کرے کہ میں اسکو عطا کروں؟ ❶
جب یہ بات ذہن میں ہوگی کہ یہ وقت خصوصی رحمتِ الہی کے نزول کا ہے اور دعاؤں
کی قبولیت کا ہے اور گناہوں سے بخشش اور رزق کے طلب کرنے کا ہے تو پھر بندہ اس
کا خوب اہتمام کرے گا، اور معافی اور عافیت کا طلب گار رہے گا۔

۷..... دل کو باطنی امراض سے پاک کرنا

یعنی بندے کے دل میں کسی مسلمان کیلئے بغض، حسد، کینہ وغیرہ نہ ہو، یہ ایسے باطنی
امراض ہیں جو قربِ الہی سے مانع ہوتے ہیں، اس لئے سونے سے پہلے تمام کو معاف
کر کے سوئیں، جب انسان مخلوق پر رحم کرتا ہے تو رب العالمین اس پر رحم کرتے ہیں،
اور ایسے اعمال کی توفیق دیتے ہیں جو تقربِ الہی کا ذریعہ بنے۔

۸..... دن نیک اعمال میں گزارنا

جب بندے کا دن نیک اعمال میں گزرتا ہے، اور وہ دن بھر گناہوں سے بچتا رہتا ہے تو
پھر اس کیلئے تہجد میں اٹھنا آسان ہو جاتا ہے۔

۹..... لائینی چیزوں سے دور رہنا

یعنی ہر وہ قول و فعل جس کا نہ دنیاوی فائدہ ہو نہ اخروی اس سے اجتناب کیا جائے، اس
لئے یہ چیزیں آخرت کی یاد سے غافل کر لیتی ہیں، جب آخرت کی یاد نہیں ہوگی تو پھر
تہجد کی توفیق کیسے؟

۱۰..... زیادہ کھانے سے اجتناب کرنا

بندہ جب زیادہ کھانا کھائے گا تو پھر پانی زیادہ پیئے گا، جب پانی زیادہ ہوگا تو نیند زیادہ
آئی گی اور اٹھ نہیں پائے گا، نیز کثرتِ طعام سے سستی اور غنودگی آتی ہے اور یہ چیزیں

❶ صحیح مسلم: کتاب صلاة المسافرين، باب الترغیب فی الدعاء والذکر فی

شب بیداری میں منحل ہیں۔

۱۱.....دن میں مشقت والے کاموں سے گریز کرنا

بندہ جب دن بھر مشقت والے کام کرے یا سخت محنت مزدوری کرے تو اُس کے لئے تھکاؤٹ کی وجہ سے اٹھنا مشکل ہوتا ہے، اس لئے دن بھر مشقت والے کاموں سے گریز کیا جائے، تاکہ زیادہ تھکاؤٹ کی وجہ سے اٹھنا مشکل نہ ہو۔

۱۲.....قیام اللیل کا پختہ عہد کرنا

بندہ جب یہ عہد کر لے کہ ضرورتہجد کی نماز میں اٹھوں گا، تو اللہ رب العزت اس کی توفیق عطا فرمادیتا ہے، اور یہ تب ہوتا ہے جب نماز تہجد کی حرص اور سچی طلب ہو، اس لئے کہ اگر دنیاوی کوئی کام آجائے کہ صبح ۳ بجے کی فلائٹ ہے، وہاں جانا ہے، پھر یہی بندہ اٹھنے کا بھرپورا ہتمام کرتا ہے، اور اسی ٹائم پر اٹھ جاتا ہے، بلکہ بعض اوقات پوری رات نیند نہیں آتی، کیونکہ یہاں حرص اور سچی طلب ہے، بالکل اسی طرح اگر تہجد کی حرص اور سچی طلب ہو تو ضرور اٹھے گا۔

۱۳.....کامل یقین ہونا

بندے کو یہ یقین ہونا چاہیے کہ میں اٹھ سکتا ہوں، میں اس پر قادر ہوں کہ تہجد کی نماز پڑھ سکتا ہوں، قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلاً﴾ (المزمل: ۶)

ترجمہ: بیشک رات کے وقت اٹھنا ہی ایسا عمل ہے جس سے نفس اچھی طرح کچلا جاتا ہے، اور بات بھی بہتر طریقے پر کہی جاتی ہے۔

یعنی رات کو اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھنے سے انسان کے لیے اپنی نفسانی خواہشات پر قابو پانا آسان ہو جاتا ہے اور رات کے وقت میں چونکہ شور و غل نہیں ہوتا، اس لیے تلاوت

اور دعا ٹھیک اور حضور قلب کے ساتھ ادا ہوتی ہیں۔ دن کے وقت یہ فائدے کم ہوتے ہیں۔

۱۴..... جگانے کے لئے الارم لگانا

یعنی بندے کے پاس ایسی چیز ہو جو اسکو جگائے مثلاً الارم لگائے یا موبائل پر وقت لگا کر الارم لگائے، یا کسی ساتھی یا دوست سے کہہ دے کہ مجھے فلاں وقت میں جگا دیں۔

۱۵..... کسی اور کو بھی ساتھ جگائیں

بندہ خود بھی تہجد پڑھے اور ساتھ میں اہل و عیال اور دوست و احباب کو بھی جگائے، اس لئے کہ اکیلے آدمی پر شیطان و نفس غالب آجاتا ہے۔

۱۶..... مسنون طریقے کے مطابق دعا پڑھ کر سوئیں

مسنون طریقے کے مطابق سوئیں، با وضو سوئیں، مسنون دعائیں پڑھ کر سوئیں، تو ان شاء اللہ قیام اللیل کی توفیق ہو جائے گی۔

۱۷..... تہجد چھوٹنے پر دن بھر متفکر رہیں

جب کسی رات تہجد کی نماز چھوٹ جائے تو دن بھر متفکر رہیں، اور آئندہ کے لئے لائحہ عمل بنائیں، اس پر استغفار کریں، اپنے اوپر نفلی صدقہ یا نوافل لازم کریں، اگر مجھ سے تہجد چھوٹ گئی تو اتنی رکعت نوافل پڑھو گا یا اتنا صدقہ دوں گا، تو پھر شیطان و نفس رکاوٹ کے بجائے معاون بن جاتے ہیں کہ زیادہ نوافل اور صدقہ سے اسے ثواب زیادہ نمل جائے۔

۱۸..... تہجد کے فضائل اور انعامات کو پڑھتے رہیں

اس بات کا انہیں علم ہو کہ اہل تہجد کو دنیا اور آخرت دونوں ہی جہانوں میں بڑی ہی

سعادت اور سرخروئی نصیب ہونے والی ہے اور وہ سرخروئی جنت کی شکل میں ملے گی اور یہ کہ وہ اور بے علم لوگ یکساں نہیں ہو سکتے اور قیام اللیل دخول جنت اور اس کے بلند و بالا بالا خانوں میں رفیع درجات کا سبب ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے صالح بندوں کی صفات میں سے ہے اور قیام اللیل میں مؤمن کے لئے شرف و اعزاز ہے اور منجملہ یہ ان اعمال میں سے ہے جس پر ایک بندہ مؤمن کو رشک کرنا چاہیے۔

۱۹..... اسلاف امت کے شب بیداری کے واقعات کا مطالعہ کریں

جب انسان سلف کی زندگی پڑھتا ہے کہ وہ حضرات ساری ساری رات شب بیداری میں گزار لیتے تھے، اکثر عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرتے تھے، اور ان کی زندگی کے چالیس چالیس سال بلاناغہ اس عبادت میں گزر گئے، ان کے واقعات اور حکایت پڑھ کر ایمانی جذبہ ابھرتا ہے اور انسان پھر اس کی مقدور پھر کوشش کرتا ہے۔

۲۰..... دعا کا اہتمام کریں

یعنی انسان نہایت عاجز و انکساری کے ساتھ اللہ رب العزت سے دعا کرتا ہے کہ یا اللہ! تو مجھے شب بیداری کی توفیق عطا فرما اور مجھے تہجد کے لئے اٹھنے کی توفیق عطا فرما، جب انسان صدق دل سے دعا مانگے اور اس کے لئے بھرپور کوشش بھی کرے تو رب العالمین ضرور اس کی توفیق عطا فرما دیتے ہیں۔

اب کچھ اسباب ایسے ہیں کہ جو تہجد کی نماز پڑھنے سے مانع ہیں، یعنی عموماً ان اسباب کی وجہ سے انسان تہجد سے محروم ہو جاتا ہے۔

نماز تہجد سے روکنے والے دس موانع

۱..... دل کا غافل ہونا

یعنی اللہ تعالیٰ سے، اللہ کی نعمتوں سے، جزاء و سزا سے، رضا و نارا نسکی سے دل کا غافل

ہونا، جب بندہ غافل ہو تو نہ دین میں فکر کرتا ہے، نہ اوامر میں، نہ نواہی میں، یہ بس فرض نماز کو ادا کرنا جانتا ہے جیسا کہ دوسرے لوگ ادا کرتے ہیں، اسکو جاگنے کی حرص نہیں ہوتی، وہ صرف فرائض پر ہی اکتفاء کرتا ہے، نہ دل سے مانگتا ہے اور نہ اس کے لئے کوشش کرتا ہے۔

۲..... گناہوں کا ارتکاب کرنا

گناہ اور معاصی کا ارتکاب ایسی چیز ہے جو تہجد میں اٹھنے سے مانع ہوتی ہے، ایک شخص نے حسن بصری رحمہ اللہ سے کہا: ”يَا أَبَا سَعِيدٍ إِنِّي أَبَيْتُ مُعَافَى، وَأَحَبُّ قِيَامِ اللَّيْلِ وَأَعَدُّ طَهْوَرِي فَمَا لِي لَا أَقُومُ؟“ اے ابوسعید! میں تندرست ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ رات کو قیام کروں اور میں طہارت کی تیاری بھی کرتا ہوں، پس مجھے کیا ہوا کہ میں نہیں اٹھتا؟

حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا: ”ذُنُوبُكَ قَيَّدَتْكَ“، تمہارے گناہوں نے تمہیں قید رکھا ہے۔ ❶

۳..... خواہشات کی پیروی کرنا

خواہشات کی پیروی بھی تہجد میں قیام سے مانع ہے، کیونکہ جب خواہشات کی پیروی ہوگی تو اتباع سنت نہیں ہوگی، جب اتباع سنت نہ ہوگی تو تہجد کی توفیق بھی نہیں ہوگی۔

۴..... دنیا سے محبت اور زیادہ سونا

جب دنیا سے تعلق ہوگا اور زیادہ سوائے گا تو اس سے دل سخت ہوگا، جب دل سخت ہوگا تو تہجد کی نماز نہیں پڑھ سکے گا، نیز دنیا سے تعلق ہوگا تو امیدیں لمبی ہوں گی، جب امیدیں لمبی ہوں گی تو آخرت کی فکر سے دور ہوگا، جب آخرت کی فکر نہیں ہوگی تو تہجد

کی نماز کی پرواہ نہیں کرے گا۔

۵..... رات دیر تک جاگنا

جب بندہ رات کو دیر تک جاگے گا یا دیر سے سوئے گا تو اسکے جسم کو مکمل آرام نہیں مل سکے گا، جب آرام نہ ہوگا تو تہجد کیلئے جاگ نہیں سکے گا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ عشاء کے بعد لوگوں کو درہ سے مارتے اور کہتے کہ محفلیں اور مجلس قائم نہ کرو، اس لئے کہ انسان جتنا جلدی سوتا ہے تو اُس کے لئے اٹھنا آسان ہوتا ہے اور اس کی نیند مکمل ہو جاتی ہے۔

۶..... دن میں زیادہ مشقت اور تھکاوٹ والے کام کرنا

جب انسان دن بھر ایسے کام کرے گا جو جسم کو بالکل تھکا دیں جیسے کہ آج کل میدان میں بہت سے نوجوان گھنٹوں گھنٹوں کرکٹ کھیلتے ہیں، یا لہو و لعب میں سارا وقت گزار لیتے ہیں تو پھر رات کو ایسے تھک کر سوتے ہیں، پھر تہجد کی نماز کے لیے اٹھنا تو دور کی بات فجر سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔

۷..... دن بھر لغویات میں مشغول رہنا

بندہ جب دن بھر لغویات میں مشغول ہوگا، موبائل، انٹرنیٹ، فیس بک اور لایسنی کاموں میں وقت گزارے گا، تو پھر اس کے لئے اٹھنا دشوار ہوگا۔ ان لغویات کی وجہ سے دل سیاہ اور سخت ہو جاتا ہے، اور پھر ایسوں کو تہجد کی توفیق نصیب نہیں ہوتی۔

۸..... زیادہ کھانا

زیادہ کھانے سے سستی اور غنودگی آتی ہے جیسا کہ ایک شیخ نے اپنے طلباء سے کہا:

لَا تَأْكُلُوا كَثِيرًا فَتَشْرَبُوا كَثِيرًا فَتَرْقُدُوا كَثِيرًا فَتَحَسِرُوا عِنْدَ الْمَوْتِ كَثِيرًا.

ترجمہ: زیادہ کھانا مت کھاؤ، پھر تم زیادہ پانی پیو گے، پھر زیادہ سوؤ گے اور موت کے وقت زیادہ حسرت کرو گے۔

امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

وَهَذَا هُوَ الْأَصْلُ الْكَبِيرُ وَهُوَ تَخْفِيفُ الْمِعْدَةِ عَنْ ثِقَلِ الطَّعَامِ.

ترجمہ: تہجد کے جاگنے میں اکسیریہ ہے کہ معدے کو کھانے کے بوجھ سے ہلکا رکھا جائے۔

۹..... حرام کھانا

جب انسان حرام کھاتا ہے تو اُسے نیک اعمال کی توفیق نہیں ہوتی، تہجد تو اصل الاعمال ہے۔

۱۰..... پر تعیش بستر اور آرام گاہیں

پر تعیش آرام گاہوں میں اور نرم و نازک بستروں پر، ایئر کنڈیشن کمروں میں اور نرم گدوں پر سوتا ہے تو پھر اس کے لئے جاگنا مشکل ہوتا ہے۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک انصاری عورت آئی تو اُس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر دیکھا جو کہ دوہری کی ہوئی چادر پر مشتمل تھا۔ (وہ انصاری عورت چلی گئی اور) اُس نے میرے پاس بستر بھیجا، جس میں اُون بھرا ہوا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، تو آپ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فلاں انصاری عورت میرے پاس آئی تھی، اُس نے آپ کا بستر مبارک دیکھا تو واپس جانے کے بعد میرے پاس یہ (بستر) بھیج دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

رُدِّيهِ يَا عَائِشَةُ، فَوَاللَّهِ لَوْ شِئْتُ لَأَجْرَى اللَّهُ مَعِيَ جِبَالَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ.
ترجمہ: اے عائشہ! یہ (بستر) واپس کر دو، اللہ کی قسم! اگر میں چاہتا تو اللہ تعالیٰ سونے و
چاندی کے پہاڑ میرے ساتھ چلاتا (یعنی جہاں میں جاتا وہیں وہ جاتے)۔ ❶

اس سے معلوم ہوا کہ بستر ایسا ہو جو تہجد کیلئے اٹھائے، نرم و نازک بستر ہوگا تو آنکھ ہی
نہیں کھلے گی۔

قیام اللیل کی فضیلت و فوائد

قیام اللیل کی فضیلت و فوائد کے متعلق امام ابن الحاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وفی قیام اللیل من الفوائد أنه يحط الذنوب كما يحط الريح العاصف
الورق الجاف من الشجرة وينور القبر ويحسن الوجه ويذهب
الكسل وينشط البدن وترى الملائكة موضعه من السماء كما يترء
ی الكوكب الدرى لنا من السماء. ❷

- ۱..... قیام اللیل گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح سخت و تند ہوا خشک پتوں کو
درخت سے جدا کر دیتی ہے۔
- ۲..... قبر کو روشن کرنے والا عمل ہے۔
- ۳..... چہرہ کو خوبصورت اور بارونق بناتا ہے۔
- ۴..... کسل مندی دور کر دیتا ہے۔
- ۵..... بدن میں نشاط پیدا کرتا ہے۔

۶..... آسمان کے فرشتوں کو قیام کرنے والے کی جگہ ایسی ہی روشن اور منور نظر آتی ہے

❶ شعب الإیمان: حب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج ۱ ص ۶۱، رقم

الحديث: ۱۳۹۵ / صحيح الترغيب والترهيب: ج ۳ ص ۲۸۱، رقم الحديث: ۳۲۸۷

❷ فیض القدیر: حرف العین، ج ۴ ص ۳۵۱، رقم الحديث: ۷۵۲۸

جیسے زمین والوں کو آسمان کے ستارے۔

قیام اللیل دل کا نور ہے

عثمان بن عطاء الخراسانی رحمہ اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں:

قِيَامُ اللَّيْلِ مَحْيَاةٌ لِلْبَدَنِ، وَنُورٌ فِي الْقَلْبِ، وَضِيَاءٌ فِي الْبَصَرِ، وَقُوَّةٌ فِي الْجَوَارِحِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ مُتَهَجِّدًا أَصْبَحَ فَرِحًا يَجِدُ لِذَلِكَ فَرَحًا فِي قَلْبِهِ وَإِذَا غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَصْبَحَ حَزِينًا مُنْكَسِرَ الْقَلْبِ كَأَنَّهُ قَدْ فَقَدَ شَيْئًا وَقَدْ فَقَدَ أَكْثَرَ الْأُمُورِ لَهُ نَفْعًا. ①

ترجمہ: سلف میں یہ بات کہی جاتی تھی کہ قیام اللیل بدن کی زندگی ہے، دل کا نور ہے، آنکھوں کی جلا اور روشنی ہے، اعضاء و جوارح کی قوت ہے، آدمی جب تہجد کی نماز کے لئے بیدار ہوتا ہے اور اٹھ کر تہجد کی نماز ادا کرتا ہے تو اس کی صبح اس حال میں ہوتی ہے کہ وہ نہایت خوش ہوتا ہے اور وہ اپنے دل میں اس خوشی کو محسوس کرتا ہے، اور جس دن آنکھ نہ کھلے، نیند کا غلبہ ہو جائے اور وہ اپنے معمولات کے لئے بیدار نہ ہو سکے تو اس کی صبح بڑی غمگین ہوتی ہے اور اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے، گویا کہ اس کی کوئی قیمتی چیز کھو گئی ہے اور کیوں نہ ایسا ہو کیونکہ اس نے وہ عمل ضائع کر دیا جو تمام اعمال میں سب سے زیادہ نفع بخش عمل تھا۔

تہجد پڑھنے والے روشن ستاروں کی مانند ہیں

کرز بن وبرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت کعب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

① مختصر قیام اللیل للمروزی: باب ما جاء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدہ

إِنَّ الْمَلَائِكَةَ يَنْظُرُونَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الَّذِينَ يُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ فِي بُيُوتِهِمْ
كَمَا تَنْظُرُونَ أَنْتُمْ إِلَى نُجُومِ السَّمَاءِ. ①

ترجمہ: بلاشبہ فرشتے آسمان سے تہجد کی نماز پڑھنے والوں کو ایسا دیکھتے ہیں جیسا تم
آسمان کے ستاروں کو دیکھتے ہو۔

سونے سے تہجد اور تلاوت قرآن بہتر عمل ہے

ایک بزرگ کہتے ہیں کہ ایک رات میں سو گیا اور ایسا سویا کہ معمولی و طائف بھی رہ
گئے۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک ایسی حسین لڑکی جو تمام عمر میں میں نے کبھی ایسی
نہ دیکھی تھی، اور اس سے خوشبو ایسی مہک رہی تھی کہ میں نے کبھی نہ سونگھی تھی، اس نے
مجھے ایک رقعہ دیا اور کہا اسے پڑھ، میں نے جو پڑھا تو اس میں یہ اشعار تھے:

لَذَذْتَ بِنَوْمِكَ مِنْ خَيْرِ عَيْشٍ مَعَ الْوَالِدَانِ فِي غُرْفِ الْجِنَانِ
تَعِشْ مُخَلَّدًا لَا مَوْتَ فِيهَا وَتَبْقَى فِي الْجِنَانِ مَعَ الْحَسَانِ
تَيْقُظُ مِنْ مَنَامِكَ أَنْ خَيْرًا مِّنَ النَّوْمِ التَّهْجُدِ بِالْقُرْآنِ ②

۱..... تو سونے کی لذت میں مشغول ہو گیا اور جنت کی کھڑکیوں کے عمدہ عیش اور وہاں
کے خادموں سے غافل رہا۔

۲..... جنت میں تو خوبصورت عورتوں کے ساتھ ہمیشہ کور ہے گا اور وہاں موت نہیں، ہو
گی۔

۳..... اس وقت اس خواب غفلت سے بیدار ہو، سونے سے تہجد کی نماز اور قرآن بہتر
ہے۔

① حلیۃ الأولیاء: ترجمۃ: کعب الأحبار، ج ۶ ص ۴۳

② صفة الصفوة: ذکر المصطفین من عباد لم يعرفوا باسم ولا مکان، ج ۲ ص ۵۲۷

ان اشعار کے پڑھتے ہی میری آنکھ کھل گئی اور اپنے آپ کو خوفزدہ سا پایا، اب کبھی مجھے یہ اشعار یاد آتے ہیں میری نیند بالکل اڑ جاتی ہے۔

حضرات سلف میں مرد تو مرد خواتین بھی شب بیدار ہوتی ہیں، خود بھی تہجد کا اہتمام کرتی تھیں اور اپنے شوہروں کو بھی جگاتی تھیں۔

حضرت داؤد علیہ السلام اپنے گھر والوں کو تہجد کیلئے جگاتے تھے

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

كَانَ لِدَاوُدَ نَبِيَّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ يُوقِظُ فِيهَا أَهْلَهُ،
فَيَقُولُ: يَا آلَ دَاوُدَ قُومُوا فَصَلُّوا، فَإِنَّ هَذِهِ سَاعَةٌ يَسْتَجِيبُ اللَّهُ فِيهَا
الدُّعَاءَ، إِلَّا لِسَاحِرٍ أَوْ عَشَارٍ. ❶

ترجمہ: اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام رات کے ایک مخصوص وقت میں اپنے اہل خانہ کو جگا کر فرماتے تھے، اے آل داؤد! اٹھو اور نماز پڑھو کہ اس وقت اللہ تعالیٰ دعا قبول فرماتا ہے، سوائے جادو گریا عشرار کے (عشرار وہ ہے جو راستوں میں بیٹھ کر لوگوں کا مال ظلماً لوٹتا ہے، یا جبری طور پر زیادہ ٹیکس وصول کرتا ہے۔)

تہجد میں بیدار نہ ہونے پر تنبیہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام نے جو کی روٹی پیٹ بھر کر کھالی، رات میں سوئے تو بیدار نہ ہو سکے اور وہ وظیفہ فوت ہو گیا جو رات کو اٹھ کر پڑھنے کا معمول تھا۔ صبح کو وحی آئی کہ اے یحییٰ!

❶ مسند أحمد: مسند المدینین، حدیث عثمان بن العاص الثقفی،

هَلْ وَجَدْتَ دَارًا خَيْرًا لَكَ مِنْ دَارِي وَهَلْ وَجَدْتَ جَوَارًا خَيْرًا لَكَ
مِنْ جَوَارِي يَا يَحْيَى وَعِزَّتِي لَوْ أَطْلَعْتَ إِلَى الْفِرْدَوْسِ أَطْلَاعَةً لَدَابَ
جِسْمِكَ وَلَزَهَقَتْ نَفْسُكَ اشْتِيَاقًا وَلَوْ أَطْلَعْتَ عَلَى جَهَنَّمَ أَطْلَاعَةً
لَبَكَيْتَ الصَّدِيدَ بَعْدَ الدُّمُوعِ وَلَلْبِسْتَ الْحَدِيدَ بَعْدَ الْمُسُوحِ ①

ترجمہ: کیا تمہیں میرے گھر سے بہتر کوئی گھر مل گیا ہے، یا میرے پڑوس سے بہتر کوئی
پڑوس مل گیا ہے، میری عزت اور جلال کی قسم! اے یحییٰ! اگر تم جنت کو ایک جھلک دیکھ
لو تو شوق کی حرارت سے تمہاری چربی پگھل جائے اور جان نکل جائے اور اگر جہنم کو
جھانک لو تو مارے خوف کے خون کے آنسو روؤ اور ٹاٹ کے بجائے لوہا پہننا شروع
کر دو۔

مندرجہ بالا احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نماز تہجد کی نہایت فضیلت ہے، اس لئے
اس نماز کا خوب اہتمام کرنا چاہیے۔ اور اللہ رب العزت سے دعا کرنی چاہیے کہ رب
العالمین ہمیں اس نماز کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضرات صحابہ کرام کی شب بیداری

حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا تہجد کا اہتمام

حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات کو
نکلے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ پست آواز سے
قراءت کر رہے ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ بلند آواز سے قراءت کر
رہے ہیں۔ جب یہ دونوں حضرات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں جمع ہوئے تو
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ”يَا أَبَا بَكْرٍ، مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي

تَخْفِضُ صَوْتِكَ“ اے ابو بکر! میں جب تمہارے پاس سے گزرا تو میں نے دیکھا کہ تم پست آواز سے قراءت کر رہے تھے (اس کی کیا وجہ ہے)؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ”قَدْ أَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ“ میں اس کو سنا تا تھا جو سرگوشی کو بھی سن لیتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مَرَرْتُ بِكَ، وَأَنْتَ تُصَلِّي رَافِعًا صَوْتِكَ“ اے عمر! جب میں تمہارے پاس سے گزرا تو دیکھا کہ تم بلند آواز سے قراءت کر رہے ہو (اس کی کیا وجہ تھی) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ”يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوْ قِطُّ الْوَسْنَانِ، وَأَطْرُدُ الشَّيْطَانَ“ میں سونے والے کو جگاتا تھا اور شیطان کو بھگاتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا أَبَا بَكْرٍ اِرْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا، وَقَالَ لِعُمَرَ: اخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا. ❶

ترجمہ: اے ابو بکر تم اپنی آواز تھوڑی بلند کرو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اپنی آواز تھوڑی پست کرو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نماز تہجد کا اہتمام اور گھر والوں کو جگانا حضرت اسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ، حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ آخِرِ اللَّيْلِ، أَيَقْظُ أَهْلَهُ لِلصَّلَاةِ، يَقُولُ لَهُمْ: الصَّلَاةُ، الصَّلَاةُ، ثُمَّ يَتْلُو هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسَأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرِزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى﴾ ❶ (طہ: ۱۳۳)

❶ سنن أبي داود: كتاب الصلاة، باب في رفع الصوت بالقراءة في صلاة الليل، رقم الحديث: ۱۳۲۹

❷ موطأ مالك: كتاب السهو، باب ما جاء في الليل، ج ۲ ص ۱۶۲، رقم الحديث: ۳۸۹

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کو جس قدر اللہ چاہے نماز پڑھتے تھے، جب آخر رات ہوتی تو اپنے گھر والوں کو جگاتے، ان سے کہتے کہ نماز کا وقت ہو گیا، پھر یہ آیت تلاوت فرماتے تھے: (ترجمہ:) اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو، اور خود بھی اس پر ثابت قدم رہو۔ ہم تم سے رزق نہیں چاہتے، رزق تو ہم تمہیں دیں گے اور بہتر انجام تقویٰ ہی کا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ساری رات عبادت میں گزارنا

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ فَلَا يَزَالُ يُصَلِّي إِلَيَّ الْفَجْرِ. ①

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے پھر گھر جاتے صبح تک مسلسل نماز پڑھتے تھے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا رات بھر تہجد اور تلاوت

حضرت عثمان بن عبد الرحمان نبی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ ایک مقام پر ہم نے رات گزارنے کی نیت کی، میں نے نمازِ عشاء پڑھ کر اس مقام کی طرف گیا وہاں کھڑا ہو گیا، میں کھڑا ہی تھا کہ ایک شخص نے میرے کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھا (مطلب یہ تھا کہ میں انہیں جگہ دوں) میں نے دیکھا کہ وہ تو عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے:

فَبَدَأَ بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَقَرَأَ حَتَّى خَتَمَ الْقُرْآنَ، فَرَكَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ أَخَذَ نَعْلَيْهِ، فَلَا أَدْرِي أَصَلَّى قَبْلَ ذَلِكَ شَيْئًا أَمْ لَا؟ ②

① البداية والنهاية: ثم دخلت سنة ثلاث وعشرين، ج ۷ ص ۱۵۲

② حلية الأولياء: المهاجرون من الصحابة، ترجمة: عثمان بن عفان، ج ۱ ص ۵۶

ترجمہ: انہوں نے (نفلوں میں) سورہ فاتحہ سے آغاز کیا، پڑھتے رہے پڑھتے رہے یہاں تک کہ قرآن پاک ختم کر کے نماز پوری کی، پھر جوتے اٹھائے اور چل دیئے، مجھے پتہ نہیں ہے اس سے پہلے بھی کچھ نماز پڑھی تھی یا نہیں۔

امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جب باغیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گھیر لیا، تو ان کی بیوی نے ان سے کہا: تم انھیں قتل کرنا چاہتے ہو؟ یہ تو وہ شخص ہیں:

فَقَدْ كَانَ يُحْيِي اللَّيْلَ بِرُكْعَةٍ يَجْمَعُ فِيهَا الْقُرْآنَ. ①

ترجمہ: جو ساری رات نماز پڑھا کرتے تھے اور ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھ لیا کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور اہل خانہ کا نماز تہجد کا اہتمام

حضرت ابو عثمان نہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تَصَيَّفْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَبْعًا، فَكَانَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ وَخَادِمُهُ يَعْتَقِبُونَ اللَّيْلَ اثْلَانًا، يُصَلِّي هَذَا، ثُمَّ يُوقِظُ هَذَا، وَيُصَلِّي هَذَا، ثُمَّ يُوقِظُ هَذَا. ②

ترجمہ: میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا سات دن مہمان بنا، انہوں نے اور اسکی بیوی اور اسکے خادم نے آپس میں رات کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا، ایک حصے میں آپ نماز پڑھتے، پھر دوسرا جاگتا اور نماز پڑھتا، پھر تیسرا جاگتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی نماز تہجد میں ترتیل کے ساتھ تلاوت

امام ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صَحِبْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَكَانَ يُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ، فَإِذَا

① الطبقات الكبرى: الطبقة الأولى، ترجمہ: عثمان بن عفان، ج ۳ ص ۷۶ / الإستيعاب

فی معرفة الأصحاب: ترجمہ: عثمان بن عفان، ج ۳ ص ۱۰۴

② مسند أحمد: مسند أبي هريرة، ج ۱ ص ۲۸۰، رقم الحديث: ۸۶۳۳

نَزَلَ، قَامَ شَطْرَ اللَّيْلِ، وَيُرْتَلُ الْقُرْآنَ حَرْفًا حَرْفًا، وَيُكْتَبُ فِي ذَلِكَ مِنَ النَّشِيجِ وَالنَّحِيبِ. ❶

ترجمہ: میں ابن عباس کیساتھ مکہ سے مدینہ ساتھ رہا، جب بھی سواری سے اترتے تو دو رکعت نماز پڑھتے تھے، آدھی رات کے وقت کھڑے ہو جاتے اور ٹھہر ٹھہر کر قرآن مجید پڑھتے اور اسمیں بہت زیادہ آہ و بکاء کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا نماز تہجد کا اہتمام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا:

نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ قَالَ سَالِمٌ: فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا. ❷

ترجمہ: عبداللہ بہترین شخص ہے، کاش یہ رات کو نماز پڑھتا، (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رات کے صرف تھوڑے سے حصے میں سوتے تھے (باقی ساری رات میں گزارتے تھے۔)

آپ بڑے عبادت گزار و شب بیدار تھے، اوقات کا بیشتر حصہ عبادتِ الہی میں صرف ہوتا تھا، حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رات بھر نماز پڑھتے تھے، صبح کے وقت مجھے سے پوچھتے کہ صبح کی سفیدی نمودار ہوگئی؟ اگر میں کہتا جی ہاں، تو پھر طلوعِ سحر تک استغفار میں مشغول ہو جاتے اور اگر نہیں کہتا تو بدستور نماز میں مشغول رہتے۔

❶ تاریخ مدینة دمشق: ترجمہ: عبداللہ بن عباس، ۳، ص ۱۹۸ / سیر أعلام النبلاء:

ترجمہ: عبداللہ بن عباس ج ۳ ص ۳۵۲

❷ حلیۃ الأولیاء: المهاجرون من الصحابة، ترجمہ: عبداللہ بن عمر، ۴، ص ۳۰۳ ج ۱ ص ۳۰۳

تہجد کے چھوٹ جانے پر نفس کو ایک سال تک سزا

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں، ایک رات نیند کے غلبے کی وجہ سے تہجد کی نماز فوت ہوگئی، انہیں بڑا افسوس ہوا، اپنی اس غلطی اور غفلت کی پاداش میں انہوں نے اپنے نفس کو یہ سزا دی کہ پورے ایک سال تک رات کو نہیں سوئے، ساری رات عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ ❶

تہجد کی نماز کا اہتمام کرنے سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو بخشش دیتے ہیں، بسا اوقات یہ نماز مغفرت کا سبب بن جاتی ہے۔

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کا ذوقِ عبادت

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کثرت کے ساتھ کتاب اللہ کی تلاوت کرنے والے انسان تھے، ایک مرتبہ مقام ابراہیم پر تشریف لائے اور نماز شروع کر کے سورہ جاثیہ پڑھنا شروع کی، جب اس آیت پر پہنچے:

﴿أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ نَجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً مَحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ﴾ (الجاثیة: ۲۱)

ترجمہ: یہ لوگ جو برے برے کام کرتے ہیں کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم انہیں ان لوگوں کے برابر رکھیں گے جنہوں نے ایمان اور عمل صالح اختیار کیا، ان کا جینا اور مرنا یکساں ہو جائے، برا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں۔ ❷

تو شب بھرا سی آیت کو دہراتے رہے اور روتے رہے۔

❶ تاریخ مدینة دمشق: حرف التاء، ترجمہ: تمیم بن اوس بن خارجه، ج ۱ ص ۷۷/

سیر أعلام النبلاء: ترجمہ: تمیم الداری، ج ۲ ص ۲۴۵

❷ تاریخ مدینة دمشق، ترجمہ: تمیم بن اوس بن خارجه، ج ۱ ص ۷۶

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کا صبح تک نوافل پڑھنا

اسد بن وداعہ رحمہ اللہ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں:

أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْفِرَاشَ يَتَقَلَّبُ عَلَى فِرَاشِهِ لَا يَأْتِيهِ النَّوْمُ فَيَقُولُ:

اللَّهُمَّ إِنَّ النَّارَ أَذْهَبَتْ مِنِّي النَّوْمَ، فَيَقُومُ فَيُصَلِّي حَتَّى يُصْبِحَ. ❶

ترجمہ: جب یہ بستر پر تشریف لیجاتے تو اپنے بستر پر کروٹیں بدلنی شروع فرماتے، نیند بالکل نہ آتی، اسکے بعد آپ فرماتے تھے کہ اے اللہ! جہنم کے خوف نے میری نیند کو اڑا دیا، پس کھڑے ہوتے نماز پڑھتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا ذوق عبادت

امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا كَانَ بَابَ مِنَ الْعِبَادَةِ يَعْبُدُ عَنْهُ النَّاسُ إِلَّا تَكَفَّفَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزَّبِيرِ،

وَلَقَدْ جَاءَ سَيْلَ طَبَقَ الْبَيْتِ فَجَعَلَ ابْنُ الزَّبِيرِ يَطُوفُ سَبَاحَةَ. ❷

ترجمہ: عبادت کا کوئی باب ایسا نہیں تھا جسے لوگ انجام دینے سے قاصر ہوں مگر اس کی قیمت عبد اللہ بن زبیر چکاتے، یقیناً سخت سیلاب آیا جس نے کعبہ کو ڈھانپ لیا، پس عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ طواف کرتے تھے۔

ابلیس کا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو تہجد کے لئے جگانا

ایک دفعہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے گھر پر آرام فرما رہے تھے کہ اچانک ایک شخص نے آپ کو بیدار کر دیا، جب آپ نے بیدار ہو کر دیکھا تو وہ شخص پوشیدہ ہو گیا۔ آپ نے دل میں سوچا کہ میرے گھر کے اندر اس وقت تو کوئی آن نہیں سکتا، ایسی جرأت کس

❶ حلیۃ الأولیاء: المهاجرون من الصحابة، ترجمۃ: شداد بن اوس، ج ۱ ص ۲۶۴

❷ تاریخ مدینۃ دمشق: حرف العین، ترجمۃ: عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ،

نے کی ہے، پھر آپ نے دیکھا کہ ایک شخص دروازہ کی آڑ میں اپنا منہ چھپائے ہوئے کھڑا ہے، آپ نے دریافت کیا تو کون؟
جواب دیا میرا فاش نام ابلیس شقی ہے۔

آپ نے فرمایا: اے ابلیس! تو نے مجھے کیوں بیدار کر دیا۔ سچ سچ بتا۔
اس نے کہا نماز کا وقت ختم ہونے کے قریب ہے، میں آپ کو اس لئے اٹھا رہا ہوں تاکہ آپ نماز پڑھ لیں۔

آپ نے فرمایا ہرگز یہ غرض تیری نہیں ہو سکتی کہ تو خیر کی طرف کبھی رہنمائی کرے، میرے گھر میں تو چور کی طرح گھس آیا اور کہتا ہے کہ میں پاسبانی کرتا ہوں اور خاص کر تجھ جیسا چور کہ راہزن بھی ہے کس مقصد سے مجھ پر تجھے اس قدر شفقت ہے۔
ابلیس نے جواب دیا۔

گفت ما اول فرشته بودہ ایم راہ طاعت را بجاں پیودہ ایم

ابلیس نے کہا ہم پہلے فرشتہ تھے اور طاعت کے راستے کو اپنی جان سے طے کیا ہے۔

پیشہ اول کجا ز دل رود مہر اول کے زدل زائل شود

پہلا پیشہ دل سے کہیں بالکل نکل سکتا ہے اور پہلی محبت بھلا دل سے زائل ہو سکتی ہے۔

نیکواں را رہنمائی میکنم مردباں را پیشوائی می کنم

میں نیکوں کو راستہ نیکی کا دکھاتا ہوں اور بُروں کو بُرے راستے کی پیشوائی کرتا ہوں۔

گر ترا بیدار کردم بہر دیں خوئے اصل من ہمیں است وہمیں

اگر آپ کو دین کے لئے میں نے بیدار کر دیا تو یہی ہماری اصل فطرت کا مقتضا ہے۔

گفت امیراے راہزن حجت گلو

مرترارہ نیست درمن رہ مجو

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے راہزن (ڈاکو) مجھ سے بحث مت کر تجھ کو میرے اندر گمراہ کرنے کا راستہ نہ مل سکے گا میرے اندر راستہ مت دھونڈ۔ سچ سچ بتا کہ تو نے مجھے نماز کے لئے کیوں بیدار کیا تیرا کام تو گمراہ کرنا ہے۔ اس خیر کی دعوت میں کیا راز ہے جلد بتا۔

ابلیس نے کہا حضور بات یہ ہے کہ اگر آپ کی نماز فوت ہو جاتی تو آپ اللہ تعالیٰ کی جناب میں آہ فغاں کرتے۔ جس سے آپ کا درجہ بہت بلند ہو جاتا اور میں حسد سے جل کر خاک ہوتا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو بیدار کر دوں تاکہ آپ نماز ادا کر لیں۔

گر نماز فوت می شد آنزماں

میزدی از درد دل آہ و فغاں

اگر آپ کی نماز فوت ہو جاتی تو آپ اس وقت درد دل سے آہ و فغاں کرتے۔

آں تائف آں فغاں و آں نیاز

در گزشتے از دو صدر کعت نماز

اور آپ کا وہ افسوس اور رونا اور ندامت و نیاز مندی اور شگستگی آپ کو دو سو رکعت نوافل سے زیادہ مقرب بنا دیتی، اس لئے مجھے آپ کے قرب اعلیٰ کے خوف اور حسد نے آپ کو بیدار کرنے کے لئے آمادہ کیا۔

من ترا بیدار کردم از نہیب

تا بسوز اند چناں آہ عجیب

میں نے اسی خوف سے آپ کو بیدار کر دیا تاکہ آپ کی آہ عجیب مجھے نہ جلا دے۔

من حسودم از حسد کردم چنین من عدوم کار من مکر است و کین

میں انسان کا حاسد ہوں، میں نے اسی حسد سے ایسا کیا ہے اور میں انسان کا دشمن ہوں

میرا کام حسد اور کینہ ہے۔

گفت انکوں راست گفتی صادقی از تو ایس آید تو ایس رالائقتی

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب تو نے سچ بات کہی اور حسد و دشمنی جو کچھ تو نے کی ہے تو اسی کے لائق ہے۔

فائدہ: اس حکایت سے یہ سبق ملتا ہے کہ کوتاہیوں اور خطاؤں پر ندامت اور گریہ وزاری سے شیطان کو کتنا غم ہوتا ہے اور حق تعالیٰ کی رحمت کس قدر ایسے بندہ پر متوجہ ہوتی ہے۔ حق تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ندامت کے ساتھ حق تعالیٰ کے حضور میں گریہ وزاری کیا کریں۔ آمین ❶

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ شب بیداری کا بڑا اہتمام کرتے تھے، آپ کی پوری کوشش ہوتی تھی کہ آپ سے تہجد نہ چھوٹے، ایک دفعہ چھوٹ گئی تو دن بھر اس قدر ندامت و پشیمانی اور استغفار کی کثرت تھی کہ اگلے دن ابلیس جیسا مجسمہ شر آپ کو جگانے کے لئے آ رہا ہے، تاکہ دن بھر کی آہ وزاری اور استغفار سے نامہ اعمال میں ثواب کی کہیں کثرت نہ ہو جائے۔

اسلاف امت کے شب بیداری اور ذوق عبادت کے ایمان

افروز واقعات

حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کا عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھنا

امام ابو نعیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

صَلَّى سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ الْغَدَاةَ بِوَضُوءِ الْعَتَمَةِ خَمْسِينَ سَنَةً. ❶

ترجمہ: سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے پچاس سال عشاء کی وضو سے فجر کی نماز پڑھی۔

❶ معارف منقوی: ص ۲۳۶ تا ۲۳۹

❷ حلیۃ الأولیاء: فمن الطبقة الأولى من التابعین، ترجمة: سعید بن المسیب، ج ۲ ص ۱۶۳

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا نماز تہجد کا اہتمام

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا خوفِ الہی بھی بے مثال تھا، آپ کے شاگرد رشید امام یزید بن الکمیت رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ علی بن الحسین المؤمن رحمہ اللہ نے عشا کی نماز میں سورہ زلزال پڑھی، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی پیچھے تھے، جب لوگ نماز پڑھ کر چلے گئے تو میں نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو دیکھا کہ آپ کسی بات میں متفکر ہیں اور سانس پھول رہا ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے دل میں کہا کہ مجھے یہاں سے چلنا چاہیے تاکہ آپ کو میری وجہ سے پریشانی نہ ہو، کہتے ہیں کہ میں وہاں سے قنذیل کو یوں ہی چھوڑ کر چلا آیا اور قنذیل میں تھوڑا سا تیل تھا۔ جب میں صبح صادق کے بعد مسجد میں آیا تو دیکھا کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ وہیں کھڑے ہوئے اپنی ڈاڑھی کو پکڑ کر کہہ رہے ہیں:

وَهُوَ يَقُولُ يَا مَنْ يَجْزِي بِمِثْقَالِ ذَرَّةٍ خَيْرٍ خَيْرًا، وَيَا مَنْ يَجْزِي بِمِثْقَالِ ذَرَّةٍ شَرًّا شَرًّا، أَجْرَ النُّعْمَانِ عَبْدَكَ مِنَ النَّارِ، وَأَذْخِلْهُ فِي سِعَةِ رَحْمَتِكَ. ①

ترجمہ: اے وہ ذات جو ہر خیر کا بدلہ خیر سے اور ہر شر کا بدلہ شر سے دیتی ہے، نعمان (یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا نام ہے) کو دوزخ کی آگ سے بچالے اور اپنی وسیع رحمت میں داخل کر لے۔

یزید بن الکمیت رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے فجر کی اذان دی اور اندر داخل ہوا تو امام صاحب نے پوچھا کہ کیا قنذیل بھانا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ صبح کی اذان ہو چکی ہے۔ فرمایا کہ میری جو کیفیت تم نے دیکھی ہے اس کو لوگوں سے چھپائے رکھنا، کہتے ہیں کہ پھر آپ نے سنت فجر دو رکعتیں پڑھیں اور اسی عشاء کے وضو سے ہمارے ساتھ فجر کی نماز ادا فرمائی۔

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کا ذوق عبادت اور ایک رکعت میں ختم قرآن

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ رات کو اس قدر روتے تھے کہ آپ کی بینائی میں فرق آ گیا تھا اور آنکھوں سے پانی بہنے لگا تھا، اور آپ نے اس آیت کو "وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ" کو بیس سے زائد مرتبہ دہرایا اور آنکھوں سے مسلسل آنسو بہ رہے تھے: **أَنَّهُ قَامَ لَيْلَةً فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ فَقَرَأَ الْقُرْآنَ فِي رَكْعَةٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْتِمُ فِي كُلِّ لَيْلَتَيْنِ. ❶**

ترجمہ: ایک رات آپ نے خانہ کعبہ کے اندر قیام کیا اور ایک ہی رکعت میں پورا قرآن کریم تلاوت کیا۔ ویسے آپ کا معمول دو رات میں ایک دفعہ قرآن کریم ختم کرنے کا تھا۔

اسلاف امت میں ایک رکعت میں ختم قرآن کرنے والے چار حضرات

اس امت میں چار ایسے حضرات بھی گزرے ہیں جنہوں نے ایک رکعت میں پورا قرآن کریم تلاوت کیا ہے، جن میں دو صحابہ میں سے تھے اور دو تابعین میں سے، صحابہ میں حضرت عثمان بن عفان اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہما اور تابعین میں امام اعظم ابو حنیفہ اور سعید بن جبیر رحمہما اللہ:

خارجة بن مصعب يقول ختم القرآن في ركعة أربعة من الأئمة،

عثمان بن عفان، وتميم الداري، وسعيد بن جبير، وأبو حنيفة. ❷

امام بخاری رحمہ اللہ ایک رات میں پندرہ سے بیس دفعہ بیدار ہوتے

حضرت محمد بن ابی حاتم الوراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ کی یہ حالت

❶ تذكرة الحفاظ: ترجمة: سعيد بن جبير الكوفي، ج ۱ ص ۶۱

❷ تاریخ بغداد: ج ۱۳ ص ۳۵۵ / أخبار أبي حنيفة وأصحابه: ج ۱ ص ۵۶ / تهذيب

تھی کہ جب میں آپ کے ساتھ سفر میں ہوتا تھا اور ہم کسی ایک کمرے میں رات گزارتے تھے، گرمی بھی ہوتی تھی:

فَكُنْتُ أَرَاهُ يَقُومُ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً إِلَى عِشْرِينَ مَرَّةً، فِي كُلِّ ذَلِكَ يَأْخُذُ الْقَدَاحَةَ، فَيُورِي نَارًا وَيُسْرِجُ، ثُمَّ يُخْرِجُ أَحَادِيثَ، فَيُعَلِّمُ عَلَيْهَا. ①

ترجمہ: میں امام بخاری رحمہ اللہ کو دیکھتا تھا کہ آپ ایک رات میں پندرہ سے بیس مرتبہ اٹھتے تھے، ہر دفعہ مٹی کا دیا لیتے اور اس میں آگ جلاتے اور اس کو روشن کرتے پھر احادیث نکال کر ان پر نشانات لگاتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے لیے اسباب بنائے ہیں، جب ہم بیمار ہو جائیں تو شفا یقیناً اللہ تعالیٰ دیتا ہے لیکن طبیب کے پاس جانا یہ سبب ہے، اسی طرح دنیا میں ہر ایک شئی کا سبب ہوتا ہے، جن کو اختیار کرنے سے وہ شئی وصول ہوتی ہے، اسی طرح تہجد کی نماز کیلئے بھی کچھ اسباب ہے جن کو اختیار کرنے سے بندہ آسانی کیساتھ تہجد کی نماز کی پابندی کر سکتا ہے۔

ایسے بیس (۲۰) اسباب ہیں جن کا ذکر ان شاء اللہ آگے آئے گا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی شب بیداری

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے خادم منصور ابوامیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو دیکھا کہ ایک الماری میں ان کا ایک دراز تھا، اس کی چابی ان کے تہہ بند میں ہوتی تھی، رات جب مجھے دیکھتے کہ میں سو گیا:

فَتَحَّ السَّفَطَ فَأَخْرَجَ مِنْهُ جُبَيْةَ شَعْرٍ وَرِدَاءَ شَعْرٍ، فَصَلَّى فِيهِمَا اللَّيْلَ كُلَّهُ

① سیر أعلام النبلاء: ترجمہ: أبو عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري، ج ۱۲ ص ۴۰۴

فَإِذَا نَوَدَىٰ بِالصُّبْحِ نَزَعَهُمَا ❶

ترجمہ: وہ دراز کھولتے، اس میں سے بالوں کی قمیص یا جبہ اور ایک بالوں کی چادر نکالتے، رات بھر اس میں نماز پڑھتے، جب صبح کی اذان ہوتی تو انکو اتار کر رکھ دیتے۔

حضرت حسان بن ابوسنان رحمہ اللہ کی شب بیداری

حضرت حسان بن ابوسنان رحمہ اللہ کی بیوی کہتی ہے کہ وہ میرے پاس آتے اور میرے ساتھ بستر میں داخل ہوتے، اس کے بعد مجھے ایسے دھوکہ دیتے جیسے کہ ماں بچے کو دیتی ہے، جب وہ سمجھ لیتے کہ میں سو گئی ہوں وہ خود کو آرام سے بستر سے نکال دیتے اور نماز پڑھنے کھڑے ہو جاتے۔ میں نے ان سے کہا: اے ابو عبد اللہ! کیوں اپنے نفس کو عذاب دیتے ہو؟ خود پر رحم کیجئے، وہ فرماتے:

أَسْكَبْتِي وَيَحْكُ فَيُوشِكُ أَنْ أَرْقُدَ رَقْدَةً لَا أَقُومُ مِنْهَا زَمَانًا ❷

ترجمہ: چپ ہو جاؤ اور ہلاک ہو جاؤ، قریب ہے کہ میں سو جاؤں اور ایسا سوؤں کہ پھر اٹھ ہی نہ سکوں۔

تہجد میں آنکھ نہ کھلنے پر عمر بھر کے لئے بستر پر نہ سونے کی قسم کھالی

ہند بن عوف رحمہ اللہ سفر سے آئے تو اسکی بیوی نے ان کے لیے بستر بچھایا اور وہ سو گئے، رات کو ایک وقت مقرر کیا تھا جس میں جاگ کر عبادت کیا کرتے تھے، لیکن اس بار (سفر کی تھکن کی وجہ سے) صبح تک سوئے، آنکھ نہ کھلی، اور آپ سے تہجد چھوٹ گئی، تو بہت افسوس ہو، تو انہوں نے قسم کھائی کہ آج کے بعد کبھی بستر پر نہیں سووں گا، یہ نرم و نازک بستر میرے تہجد چھوٹنے کا سبب بن گیا، چنانچہ اس نے قسم کھالی

❶ شعب الإيمان: الصلاة، ج ۲ ص ۵۲۸، الرقم: ۲۹۴۳

❷ صفة الصفة: الطبقة الرابعة، ترجمہ: حسان بن ابی سنان، ج ۲ ص ۲۰۱، رقم الترجمة: ۵۴۳

”فَحَلَفَ إِلَّا يَنَامَ عَلَى فِرَاشٍ أَبَدًا“، پس اس نے قسم کھالی کہ بستر پر کبھی بھی نہیں

سوؤں گا۔ ❶

حضرت عطاء خراسانی رحمہ اللہ کی شب بیداری

عبدالرحمن بن زید فرماتے ہیں کہ ہم عطاء خراسانی رحمہ اللہ کے ساتھ مقابلہ کرتے تھے، یہ پوری رات جاگتے تھے، جب رات کا نصف یا ثلث حصہ گزر جاتا تھا تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرماتے:

يَا زَيْدُ، وَيَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، وَيَا هِشَامَ بْنَ الْغَازِ قُومُوا فَتَوَضَّؤُوا، فَصَلُّوا
صَلَاةَ هَذَا اللَّيْلِ، وَصِيَامَ هَذَا النَّهَارِ أَهْوَنُ مِنْ مَقْطَعَاتِ الْحَدِيدِ، وَمِنْ
شَرَابِ الصَّيْدِ، أَلْوَحَا أَلْوَحَا، النَّجَاءُ النَّجَاءُ ثُمَّ يُقْبِلُ عَلَيَّ صَلَاتِهِ ❷

ترجمہ: اے زید! اور اے عبدالرحمن! اور اے ہشام بن غاز! اٹھو اور وضو کرو، اس رات کی نماز پڑھنا اور اس دن کا روزہ رکھنا لوہے کی بیڑیوں سے اور پیپ کے پینے سے آسان ہے، بچو بچو اور نجات تلاش کرو اور نجات تلاش کرو۔ پھر اپنی نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے۔

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کی شب بیداری

عبدالرحمن بن مہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا عَاشَرْتُ فِي النَّاسِ رَجُلًا هُوَ أَرْقَ مِنْ سَفْيَانَ، وَكُنْتُ أَرَامِقُهُ اللَّيْلَةَ
بَعْدَ اللَّيْلَةِ فَمَا كَانَ يَنَامُ إِلَّا فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ يَنْفِضُ فَرَعًا مَرْعُوبًا
يُنَادِي: النَّارُ شَعَلَنِي ذِكْرُ النَّارِ عَنِ النَّوْمِ وَالشَّهَوَاتِ كَأَنَّهُ يُخَاطَبُ رَجُلًا

❶ تاریخ ابن معین: ج ۳ ص ۳۴۹، الرقم: ۱۶۸۵

❷ تاریخ مدینہ دمشق: حرف العين، ترجمة: عطاء بن أبي مسلم، ج ۴۰ ص ۴۳۴، رقم الترجمة: ۴۷۰۸

فِي الْبَيْتِ، ثُمَّ يَدْعُو بِمَاءٍ إِلَى جَانِبِهِ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَقُولُ عَلَى إِثْرِ وَضُوئِهِ:
 اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَالِمٌ بِحَاجَّتِي غَيْرَ مُعَلِّمٍ بِمَا أَطْلُبُ، وَمَا أَطْلُبُ إِلَّا فَكَأَكَ
 رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ، اللَّهُمَّ إِنَّ الْجَزَعَ قَدْ أَرْقَنِي مِنَ الْخَوْفِ فَلَمْ يُؤْمِنِّي، وَكُلُّ
 هَذَا مِنْ نِعْمَتِكَ السَّابِغَةَ عَلَيَّ، وَكَذَلِكَ فَعَلْتُ بِأَوْلِيَائِكَ وَأَهْلِ
 طَاعَتِكَ، إِلَهِي قَدْ عَلِمْتُ أَنْ لَوْ كَانَ لِي عُذْرٌ فِي التَّخَلِّي مَا أَقَمْتُ مَعَ
 النَّاسِ طَرْفَةَ عَيْنٍ، ثُمَّ يَقْبَلُ عَلَيَّ صَلَاتِهِ وَكَانَ الْبُكَاءُ يَمْنَعُهُ مِنَ الْقِرَاءَةِ
 حَتَّى إِنِّي كُنْتُ لَا أُسْتَطِيعُ سَمَاعَ قِرَاءَتِهِ مِنْ كَثْرَةِ بُكَائِهِ، قَالَ ابْنُ
 مَهْدِيٍّ: وَمَا كُنْتُ أَقْدِرُ أَنْ أَنْظُرَ إِلَيْهِ اسْتِحْيَاءً وَهَيْبَةً مِنْهُ. ❶

ترجمہ: میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ سے زیادہ شب بیدار کسی کو نہیں دیکھا، میں کئی
 راتیں ان کے ساتھ رہا، اور وہ سوائے رات کے شروع کے نہیں سوتے تھے، پھر وہ
 خوف سے کانپتے اور پکارتے: جہنم نے مجھے نیند اور خواہشات سے غافل کر دیا، ایسا
 پکار کر کہتے کہ گویا کہ گھر میں کسی کو مخاطب کر رہے ہوں، پھر پانی منگواتے اور وضو
 کرتے، اور وضو کے بعد یہ دعا کرتے: اے اللہ! تو میری ضرورت کو جانتا ہے، تجھ پر
 میری طلب کردہ چیز پوشیدہ نہیں ہے، میں کچھ طلب نہیں کرتا سوائے اس کے میری
 گردن کو آگ سے آزاد کیجئے، اے اللہ! بے چینی نے خوف سے میری نیندیں اڑا دیں
 ہیں، اس نے مجھ پر یقین نہیں کیا، اور یہ سب کچھ مجھ پر تیرے فضل و کرم سے ہے، اور
 آپ نے اپنے دوستوں اور آپ کی اطاعت کرنے والوں کے ساتھ ایسا ہی
 کیا، میرے اللہ! میں جانتا تھا کہ اگر میرے پاس جانے کا کوئی بہانہ ہے تو میں پلک
 جھپکنے کے لیے لوگوں کے ساتھ نہیں رہوں گا۔ پھر نماز کی طرف متوجہ ہوتے، اور زیادہ

رونان کو قرأت سے روک دیتا، یہاں تک مجھے قدرت نہیں ہوئی تھی کہ میں ان کی قرأت کثرت بکاء کی وجہ سے سن سکوں، اور میں حیاء اور خوف کی وجہ سے ان کی طرف دیکھنے کے قابل نہیں تھا۔

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کی مغفرت کا سبب

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کو وفات کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا، تو سوال کیا کہ حق تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ نے فرمایا: طاحت تِلْكَ الْإِشَارَاتُ، وَغَابَتْ تِلْكَ الْعِبَارَاتُ، وَفَنَيْتَ تِلْكَ الْعُلُومَ، وَنَفَدْتَ تِلْكَ الرُّسُومَ، وَمَا نَفَعْنَا إِلَّا رَكَعَاتٍ كُنَّا نَرُكَّعُهَا فِي الْأَسْحَارِ. ①

ترجمہ: اشارات اڑ گئے، عبارات غائب ہو گئیں، علوم و حقائق سب فناء ہو گئے، ہمیں فائدہ نہیں دیا سوائے ان چند رکعتوں نے جو ہم سحری کے وقت پڑھا کرتے تھے (یعنی تہجد کی نماز نے ہمیں فائدہ دیا، اور یہی رکعتیں ہماری مغفرت کا سبب بن گئیں۔)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ دن و رات میں تین سو رکعت نوافل پڑھتے تھے

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے بیٹے عبد اللہ نے بتایا:

كَانَ أَبِي يُصَلِّي فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثَلَاثِمِائَةَ رَكَعَةٍ، فَلَمَّا مَرَّ مِنْ تِلْكَ الْأَسْوَاطِ أضعفَتْهُ، فَكَانَ يُصَلِّي فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مِائَةً وَخَمْسِينَ رَكَعَةً،

وَكَانَ قُرْبَ الثَّمَانِينَ. ②

① تاریخ بغداد: ترجمہ: الجنید بن محمد بن الجنید، ج ۷ ص ۲۵۶، سیر اعلام

النبلاء: الطبقة السادسة عشرة، ج ۱ ص ۹۴

② حلیۃ الأولیاء ترجمہ: الإمام أحمد بن حنبل، ج ۹ ص ۱۸۱

ترجمہ: میرے والد گرامی دن اور رات میں تین سو رکعت نوافل پڑھتے تھے۔ جب وہ کوڑے لگنے کی وجہ سے ضعیف ہو گئے تو روزانہ رات و دن میں ایک سو پچاس رکعتیں پڑھتے تھے۔ آپ کی عمر اس وقت (۸۰) سال کے قریب تھی۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ یومیہ دو سو رکعت نوافل پڑھتے تھے

امام ابن سماعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كان أبو يوسف يصلي بعد ما ولى القضاء في كل يوم مائتي ركعة. ①
ترجمہ: امام ابو یوسف رحمہ اللہ قاضی بننے کے بعد بھی دن میں دو سو رکعت پڑھا کرتے تھے۔

حضرت سلیمان تیمی رحمہ اللہ کا ساری نوافل پڑھنا

حضرت سلیمان تیمی رحمہ اللہ کے مؤذن معمر کے حوالے سے منقول ہے:

سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے میرے پہلو میں عشاء کی نماز کے بعد نوافل پڑھنا شروع کیے اور میں نے انھیں ﴿تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ پڑھتے ہوئے سنا اور جب آپ اس آیت پر پہنچے ﴿فَلَمَّا رَاوَهُ زُلْفَةً سَيِّتَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ تو اسے بار بار دہرانے لگے، یہاں تک کہ مسجد میں سے اکثر آدمی چلے گئے اور بہت کم باقی رہ گئے اور میں بھی انھیں چھوڑ کر چلا گیا اور جب میں فجر کی اذان کے لیے دوبارہ مسجد گیا تو میں نے دیکھا آپ اسی جگہ کھڑے ہوئے ہیں اور جب میں نے قریب جا کر آپ کی آواز سنی تو آپ اسی آیت کو دہرا رہے تھے اور ابھی تک اس سے آگے نہیں

بڑھے تھے۔ ②

① تذكرة الحفاظ: الطبقة السادسة، ترجمہ: القاضي أبو يوسف، ج ۱ ص ۲۱۴

② حلية الأولياء: ترجمہ: سليمان بن طرخان، ج ۳ ص ۲۹

امام ابو قلابہ رحمہ اللہ روزانہ چار سو رکعات نوافل پڑھتے تھے

امام ابو قلابہ رحمہ اللہ جن کا نام عبدالملک بن محمد رقاشی ہے، ان کی والدہ نے حالت حمل میں ایک خواب دیکھا کہ ان کے پیٹ سے ایک ہد ہد پرندہ پیدا ہوا ہے۔ انہوں نے کسی معجز سے خواب کی تعبیر پوچھی، تو اس نے خواب کی یہ تعبیر بتلائی کہ اگر تم اپنے خواب میں سچی ہو تو تمہارے ہاں ایک بچہ پیدا ہوگا جو بکثرت نمازیں پڑھے گا۔ پھر ان کے ہاں امام ابو قلابہ رحمہ اللہ پیدا ہوئے، جب سے انہوں نے ہوش سنبھالا روزانہ چار سو رکعتیں نوافل پڑھتے تھے، امام ابو قلابہ رحمہ اللہ ساٹھ ہزار احادیث کے حافظ تھے، ان کی وفات (سن ۲۷۶ھ) میں ہوئی۔ ❶

حضرت مجاہد رحمہ اللہ کا ہر شب میں ختم قرآن

حضرت مجاہد رحمہ اللہ رمضان میں مغرب و عشاء کے درمیان ایک قرآن پاک ختم کر لیتے تھے (عشاء کی نماز کو مؤخر کرتے تھے۔)

أَنَّ مَجَاهِدًا رَحِمَهُ اللَّهُ كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي رَمَضَانَ فِيمَا بَيْنَ الْمَغْرَبِ وَالْعِشَاءِ. ❷

حضرت ثابت بن اسلم بنانی رحمہ اللہ کا ہر دن رات میں ایک قرآن کریم کی تلاوت

حضرت ثابت بن اسلم بنانی رحمہ اللہ ہر دن رات میں ایک قرآن کریم تلاوت کرتے تھے، اور ہمیشہ روزہ رکھتے تھے:

كَانَ ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي يَوْمٍ وَكَيْلَةٍ، وَيَصُومُ الدَّهْرَ. ❸

حضرت اویس قرنی رحمہ اللہ کا ساری رات عبادت کرنا

حضرت اویس قرنی رحمہ اللہ ساری رات نہیں سوتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ تعجب

❶ حیاة الحیوان: الہدھد، ج ۲ ص ۵۱۸

❷ الأذکار للنووی: ج ۱ ص ۱۰۲

❸ شعب الإیمان: تعظیم القرآن، ج ۳ ص ۴۸۹، الرقم: ۱۹۹۵

ہے کہ فرشتے تو عبادت کرتے کرتے تھکتے نہیں اور ہم اشرف المخلوقات ہو کر تھک جائیں اور آرام کی نیند سو جائیں:

كَانَ أَوْيُسُ الْقُرْنِيِّ لَا يَنَامُ لَيْلَةً وَيَقُولُ: مَا بَالَ الْمَلَائِكَةُ لَا تَفْتَرُ وَنَحْنُ نَفْتَرُ. ❶

امام مسروق رحمہ اللہ کا ذوق عبادت

ابو اسحاق رحمہ اللہ نے بتایا کہ حضرت امام مسروق رحمہ اللہ نے حج فرمایا تو ہر رات سجدہ میں گزارا۔ امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام مسروق رحمہ اللہ اس حد تک نماز پڑھتے رہتے کہ آپ کے پاؤں سوج جاتے۔ جب حج کے لئے گئے تو بالکل نہیں سوئے سجدے میں آنکھ لگ گئی ہو تو اور بات ہے۔ ❷

عبادت کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے مناجات کرو

امام ثور بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے (کتب سابقہ میں) پڑھا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے لوگوں سے فرمایا:

كَلِّمُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَكَلِّمُوا النَّاسَ قَلِيلًا.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ سے خوب بات چیت کرو اور لوگوں سے کم۔

لوگوں نے عرض کیا کہ اے روح اللہ! ہم اللہ تعالیٰ سے کس طرح بات چیت کریں؟
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

وَاخْلُوا بِمُنَاجَاتِهِ وَاخْلُوا بِدُعَائِهِ. ❸

ترجمہ: اللہ تعالیٰ سے مناجات اور دعا کرنے کے لیے خلوت اختیار کرو۔

❶ ربيع الأبرار ونصوص الأخبار: الباب السادس والعشرون، ج ۲ ص ۲۶۹

❷ العبر فی خبر من غیر للذہبی: سنة ثلاث وستين، ج ۱ ص ۵۰

❸ مختصر قیام اللیل: باب ما جاء عن النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعده في الترغيب في قیام اللیل وفضيلته، ص ۶۳

عامر بن عبداللہ رحمہ اللہ کا ذوق عبادت

معلى بن زياد رحمه الله فرماتے ہیں:

كان عامر بن عبد الله قد فرض على نفسه في كل يوم ألف ركعة وكان إذا صلى العصر جلس وقد انتفخت ساقاه من طول القيام فيقول: يا نفس! بهذا أمرت ولهذا خلقت، يوشك أن يذهب العناء.

ترجمہ: عامر بن عبداللہ رحمہ اللہ نے اپنے نفس پر دن میں ہزار رکعت پڑھنے کو فرض کیا تھا، اور جب عصر کی نماز پڑھتے تو بیٹھ جاتے اور پنڈلیاں طول قیام کی وجہ سے پھول جاتیں، پس اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہتے: اے نفس! اسی کا مجھے حکم دیا گیا اور اسی کے لیے مجھے پیدا کیا گیا ہے، قریب ہے کہ یہ مشقت ختم ہو جائیگی۔

پھر آہ وزاری کرتے رہتے، خوفِ خدا کے سبب ان کی نیند ختم ہو گئی تھی، پھر مناجات کرتے اور فرماتے:

اللَّهُمَّ إِنَّ النَّارَ قَدْ مَنَعْتَنِي مِنَ النَّوْمِ فَأَغْفِرْ لِي. ①

ترجمہ: اے اللہ! جہنم کی آگ نے مجھے نیند سے روکا ہے، لہذا میری مغفرت فرما۔

امام شافعی رحمہ اللہ کا رمضان میں عبادت و تلاوت

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ رمضان المبارک میں ساٹھ قرآن کریم تلاوت کرتے تھے، روزانہ ایک دن میں، اور ایک رات میں:

② كان الشافعي يختم القرآن في رمضان ستين ختمة.

امام وکیع بن الجراح رحمہ اللہ کی سفر و حضر میں ذوق عبادت

حضرت امام وکیع بن الجراح رحمہ اللہ سفر و حضر میں اکثر روزہ رکھا کرتے تھے، اور

① صفوة الصفوة: ذكر المصطفى من أهل البصرة، الطبقة الأولى، ج ۲ ص ۱۲۰

② تاریخ مدینة دمشق: ترجمہ: محمد بن ادريس بن العباس بن عثمان، ج ۵۱ ص ۳۹۲

روزانہ رات کو ایک قرآن پاک ختم کرتے تھے:

یحیٰ بن اکثم قال: صحبت و کيعا في السفر والحضر و كان يصوم

الدهر ويختم القرآن كل ليلة. ❶

طول قیام کے سبب پاؤں میں ورم آجاتا تھا

ابن وہب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أن عامر بن عبد قيس كان من أفضل العابدين. ففرض على نفسه كل

يوم ألف ركعة يقوم عند طلوع الشمس فلا يزال قائماً إلى العصر. ثم

ينصرف وقد انتفخت ساقيه وقدماه فيقول: يا نفس إنما خلقت للعبادة يا

أمارة بالسوء واللّه لأعملن بك عملاً، لا يأخذ الفراش منك نصيباً. ❷

ترجمہ: عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ بہترین عابدوں میں سے ہیں، انہوں نے اپنے اوپر

ہر دن میں ہزار رکعات لازم کی تھیں، پس طلوع شمس کے وقت کھڑے ہوتے تو

م مسلسل کھڑے رہتے کہ یہاں تک عصر ہو جاتی، اور اسکی پنڈلیاں اور قدم پھول چکے

ہوتے، اور کہتے: اے نفس! تجھے عبادت کیلئے پیدا کیا گیا ہے، اے نفس امارہ! اللہ کی

قسم! میں اسی طرح عمل کروں گا کہ بستر تجھے نصیب نہ ہوگا۔

یہ عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ کی کرامت تھی کہ اللہ رب العزت نے ان کے وقت میں

برکت ڈالی تھی اور دل میں اپنی محبت ڈال کر عبادت کا جذبہ عطا کیا تھا۔

حضرت صفوان رحمہ اللہ نے چالیس سال سے اپنی کمز مین پر نہیں لگائی

حضرت صفوان رحمہ اللہ نے چالیس سال اپنی کمز مین سے نہیں لگائی، بالکل سوتے

❶ صفة الصفوة: ترجمہ: وکیع بن الجراح بن ملیح، ج ۲ ص ۹۹

❷ صفة الصفوة: ذکر المصطفین من أهل البصرة، ج ۲ ص ۱۲۰

نہیں تھے اور سجدہ کرتے کرتے آپ کی پیشانی کا گوشت اڑ گیا تھا اور سجدہ کی جگہ
پیشانی کی ہڈی ہی نظر آتی تھی۔ ❶
ایک ماہ نہ دن کو سوئے نہ رات کو
ابو اسحاق فزاری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

كَانَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَدَهَمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ يَحْصُدُ الزَّرْعَ بِالنَّهَارِ، وَيُصَلِّي
بِاللَّيْلِ، فَمَكَتْ ثَلَاثِينَ يَوْمًا لَا يَنَامُ بِاللَّيْلِ وَلَا بِالنَّهَارِ. ❷
ترجمہ: ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ رمضان کے مہینے میں دن کو کھیتی کرتے اور رات کو نماز
پڑھتے، تیس دن ہو گئے کہ نہ دن کو سوئے اور نہ رات کو سوئے۔
امام محبی بن سعید القطان رحمہ اللہ کا ذوق عبادت و تلاوت
امام عمرو بن علی الفلاس رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ الْقَطَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ. ❸
ترجمہ: حضرت امام محبی بن سعید القطان رحمہ اللہ کا ہر دن رات میں ایک قرآن کریم
تلاوت کرتے تھے۔

رات بھر قیام اور تھوڑی دیر آرام

حضرت عبداللہ بن حنظلہ رحمہ اللہ کے بارے میں منقول ہے:

وَلَمْ يَكُنْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ فِرَاشٌ يَنَامُ عَلَيْهِ، إِنَّمَا كَانَ يُلْقَى

❶ مختصر تاریخ مدینہ دمشق: ترجمہ: صفوان بن سلیم، ج ۱ ص ۹۶

❷ حلیۃ الأولیاء: فمن الطبقة الأولى من التابعین، ترجمہ: ابراہیم بن ادہم، ج ۷ ص ۳۷۸

❸ الشقات لابن حبان: ج ۷ ص ۶۱۱، رقم الترجمة: ۱۱۷۱۳/ شعب الإیمان: ج ۳

نَفْسَهُ هَكَذَا وَهَكَذَا، إِذَا أَعْيَى مِنَ الصَّلَاةِ تَوَسَّدَ رِذَاءَهُ وَذِرَاعَهُ ثُمَّ هَجَعَ شَيْئًا. ❶

ترجمہ: عبداللہ بن حنظلہ کے پاس کوئی بستر نہیں ہوتا تھا جس پر سوتے، بس اپنے آپ کو اسی طرح ڈال دیتے، جب نماز سے تھک جاتے تو چادر اور بازو کو تکیہ بناتے اور پھر تھوڑی دیر سو جاتے۔

ہر رات نصف قرآن کی تلاوت اور شب بیداری

محمد بن مسعر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ أَبِي لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ نِصْفَ الْقُرْآنِ، فَإِذَا فَرَغَ مِنْ وَرْدِهِ لَفَّ رِذَاءَهُ، ثُمَّ هَجَعَ عَلَيْهِ هَجْعَةً خَفِيفَةً، ثُمَّ يَثْبُ كَالرَّجُلِ الَّذِي قَدْ ضَلَّ مِنْهُ شَيْءٌ، فَهُوَ يَطْلُبُهُ، فَإِنَّمَا هُوَ السُّوَاكُ وَالطُّهُورُ، ثُمَّ يَسْتَقْبِلُ الْمِحْرَابَ، فَكَذَلِكَ إِلَى الْفَجْرِ، وَكَانَ يَجْهَدُ عَلَى إِخْفَاءِ ذَلِكَ جِدًّا. ❷

ترجمہ: میرا والد نہیں سوتا تھا حتیٰ کہ نصف قرآن پڑھتا، جب ورد سے فارغ ہوتا تو چادر اڑھتا پھر تھوڑی دیر سو جاتا، پھر جب بیدار ہوتا تو تیزی سے اٹھتا اس طرح کے جس سے کوئی چیز غائب ہو جائے اور وہ اس کو ڈھونڈ رہا ہو، پس مسواک اور وضو کرتے اور محراب کی طرف رخ کرتے، اسی طرح تک وہ شب بیداری میں محنت مشقت برداشت کرتے اور اپنی عبادت کو بہت زیادہ مخفی رکھتے تھے۔

حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ کا نماز تہجد فوت ہونا اور خواب

حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک رات میں بیدار نہ ہو سکا اور تہجد کی نماز فوت ہو گئی، میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بے حد خوبصورت دوشیزہ میرے

❶ موسوعة ابن ابی الدنيا: ج ۱ ص ۲۲۲

❷ صفة الصفوة: ذكر المصطفين من أهل الكوفة من التابعين ومن بعدهم، ج ۲ ص ۷۵

پاس کھڑی ہے، اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ ہے، اس نے مجھ سے پوچھا: کیا تم یہ تحریر پڑھ سکتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں! اس نے وہ کاغذ میری طرف بڑھا دیا، اس میں یہ اشعار لکھے ہوئے تھے:

أَلْهَتَكَ اللَّذَائِدُ وَلَا مَانِي
عَنِ الْبَيْضِ الْأَوَانِسِ فِي الْجِنَانِ
تَعِيشُ مُخَلَّدًا لَا مَوْتَ فِيهَا
وَتَلْهُوُ فِي الْجِنَانِ مَعَ الْحِسَانِ
تَنْبَهُ مِنْ مَنَامِكَ إِنَّ خَيْرًا
مِنَ النَّوْمِ التَّهَجُّدُ بِالْقُرْآنِ ❶

ترجمہ: کیا تجھے لذتوں اور آرزوؤں نے جنت کی خوبصورت حوروں سے غافل کر دیا ہے۔ تو وہاں ہمیشہ رہے گا، اسمیں موت نہیں ہوگی، اور تو وہاں حسیناؤں کیساتھ تفریح کرے گا۔ نیند سے بیدار ہو اور یہ بات جان لے کہ تہجد میں قرآن پاک کی تلاوت کرنا نیند سے بہتر ہے۔

چالیس سال سے عشاء کے وضو سے فجر کی نماز

حضرت عاصم بن علی رحمہ اللہ حضرت یزید بن ہارون رحمہ اللہ کے متعلق فرماتے ہیں:

فأما يزيد فكان إذا صلى العتمة لا يزال قائمًا حتى يصلي الغداة
بذلك الوضوء نيفًا وأربعين سنة. ❷

ترجمہ: یزید بن ہارون رحمہ اللہ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد ساری رات قیام اللیل میں گزارتے تھے، یہاں تک کہ صبح کی نماز اسی وضو سے تقریباً چالیس سال سے زائد عرصے تک پڑھی۔

❶ إحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل، ج ۱ ص ۳۵۵

❷ تاريخ بغداد: ترجمة: يزید بن ہارون بن زاذي، ج ۱۴ ص ۳۴۳ رقم

نماز کے دوران ٹانگ کاٹ دی گئی احساس نہ ہوا

حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ کا مدینہ طیبہ کے فقہاء سبعمہ میں شمار ہوتا تھا، بڑے عابد و زاہد اور کبار تابعین میں سے تھے، روزانہ دن کو قرآن میں دیکھ کر ربلح قرآن تلاوت کرتے اور پھر رات تہجد کی نماز میں اس قدر تلاوت فرماتے۔ نماز میں ان خشوع اور انتہاک کا یہ عالم تھا کہ ان کے پاؤں کو موذی بیماری لاحق ہوئی اور بڑھتی چلی گئی۔ طبیبوں نے ٹانگ کاٹ دینے کا مشورہ دیا، وہ اس پر آمادہ ہوئے تو انہوں نے کہا کہ ہم آپ کو ایسی دوا پلاتے ہیں جس سے آپ کی قوت عقل و فکر زائل ہو جائے گی اور یوں آپ ٹانگ کاٹنے کی ٹیس و درد سے بچ جائیں گے۔ انہوں نے فرمایا: بالکل نہیں، میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص ایسی چیز کھائے کہ اس کی عقل ماؤف ہو جائے، ٹانگ کاٹنی ہے تو میں نماز پڑھتا ہوں آپ اسی دوران اپنا کام تمام کر لیں مجھے اس کا ان شاء اللہ احساس نہیں ہوگا:

أَنَّهُمْ فَطَعُوهَا وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَلَمْ يَشْعُرْ لِشُغْلِهِ بِالصَّلَاةِ. ①

ترجمہ: تو طبیبوں نے ان کے پاؤں کو نماز کے دوران کاٹا اور انہیں نماز میں مشغولی کی وجہ سے پتہ ہی نہیں چلا۔

امام محمد رحمہ اللہ کی شب بیداری اور مسائل کا استنباط

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے امام محمد رحمہ اللہ کے یہاں رات کو قیام کیا اور صبح تک نماز پڑھتا رہا اور امام محمد رحمہ اللہ رات بھر پہلو پر لیٹے رہے اور صبح بلا تجدید وضو فجر کی نماز ادا کر آئے، مجھے یہ بات کھٹکی تو میں نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا کیا آپ یہ سمجھ رہے ہیں کہ میں سو گیا تھا، نہیں بلکہ میں نے کتاب

اللہ سے تقریباً ایک ہزار مسائل کا استنباط کیا ہے، پس آپ نے رات بھر اپنے لئے کام

کیا ہے اور میں نے پوری امت کے لئے۔ ❶

امام محمد رحمہ اللہ کا رات کو تین حصوں میں تقسیم کرنا

حضرت محمد بن مسلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام محمد رحمہ اللہ نے رات کو تین حصوں پر

تقسیم کر رکھا تھا، ایک حصہ سونے کے لئے، ایک حصہ نماز کے لئے اور ایک حصہ

تدریس کے لئے، اور آپ زیادہ تر جاگتے رہتے تھے، آپ سے پوچھا گیا کہ آپ

کیوں نہیں سوتے؟ فرمایا کہ میں کیسے سو جاؤں جبکہ مسلمانوں کی آنکھیں ہم پر بھروسہ

کرتے ہوئے سو گئی ہیں، وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر ہمیں کوئی مشکل پیش آئے گی تو ہم وہ

مسئلہ محمد کے پاس لے جائیں گے اور وہ ہماری اس مشکل کو دور کر دیں گے، اور اگر ہم

بھی سو گئے تو دین ضائع ہو جائے گا۔ ❷

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی کثرت سے عبادت و ریاضت

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۶۱ھ) فرماتے ہیں کہ بچپن سے سال تک

دنیا سے قطع تعلق کر کے میں عراق کے صحراؤں اور ویرانوں میں اس طرح گشت کرتا رہا

کہ نہ میں کسی کو پہچانتا تھا اور نہ مجھے کوئی، رجال الغیب اور جنات کی میرے پاس آمد

ورفت رہتی تھی، اور میں انہیں راہ حق کی تعلیم دیا کرتا تھا، چالیس سال تک میں نے فجر

کی نماز عشاء کے وضوء سے ادا کی، اور پندرہ سال تک یہ حال رہا کہ نماز عشاء کے بعد

قرآن مجید پڑھتا اور صبح تک قرآن کریم مکمل ہو جاتا۔ ❸

❶ نظراً محصلین: حالات امام محمد رحمہ اللہ: ص ۲۷

❷ مفتاح السعادة: ترجمة: أبو عبد الله محمد بن الحسن الشيباني، ج ۲ ص ۲۲۰

❸ اخبار الاخير: ص ۳۶، ط: مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی

حضرت ربیع رحمہ اللہ کی نمازِ تہجد کے دوران کیفیت

حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ام ربیع بن خثیم اپنے بیٹے ربیع کو کہا کرتی، اے بیٹے! تو سوتا نہیں، بس کرا آرام کر، امام ربیع رحمہ اللہ فرماتے:

يَا أُمَّهُ مَنْ جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَهُوَ يَخَافُ السَّيِّئَاتِ حَقَّ لَهُ الْآلَاءُ ۝ ۱

ترجمہ: اے ماں! جس پر رات چھا جائے اور وہ اپنے گناہوں سے ڈرتا ہو، اسکو حق یہ ہے کہ نہ سوئے۔

جب رات کو ربیع رحمہ اللہ کی آہ و بکاء اور بیداری زیادہ ہوتی، تو ماں کہتی شاید کہ تم نے کوئی قتل کیا ہے، اس لئے رات بھر ایسی عبادت کرتے ہو، ربیع رحمہ اللہ کہتے: ہاں! قتل کیا ہے، ماں پوچھتی کس کو قتل کیا ہے کہ اسکے ورثاء کی طرف جائیں تاکہ وہ آپ کی یہ گریہ و زاری دیکھ کر آپ پر رحم کریں، امام ربیع رحمہ اللہ فرماتے کہ میں نے اپنے نفس کا قتل کیا ہے۔

انتا قیام اللیل کہ بیٹی کو بھی رحم آ گیا

مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام ربیع رحمہ اللہ کی بیٹی ربیع سے پوچھتی ”یَا أَبَتَاهُ مَالِي أَرَى النَّاسَ يَنَامُونَ وَلَا أَرَاكَ تَنَامُ“ مجھے کیا ہوا کہ میں لوگوں کو دیکھتی ہوں کہ وہ سوتے ہیں اور آپ کو دیکھتی ہوں تو آپ نہیں سوتے؟ حضرت ربیع فرماتے: ”يَا بُنَيَّةُ إِنَّ أَبَاكَ يَخَافُ الْبَيَّاتِ“ اے بیٹی تمہارا باپ گناہوں سے ڈرتا ہے۔ ۲

امام محمد بن نصر مروزی رحمہ اللہ کی نماز میں خشوع اور ذوق عبادت

امام ابو بکر الصغی رحمہ اللہ امام محمد بن نصر مروزی رحمہ اللہ کے متعلق فرماتے ہیں:

① الزهد لأحمد بن حنبل: ص ۲۷۶، الرقم: ۱۹۹۷

② الورع لأحمد بن حنبل: ص ۸۱، الرقم: ۲۵۳

فَمَا رَأَيْتُ أَحْسَنَ صَلَاةٍ مِنْهُ، لَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّ زُنْبُورًا قَعَدَ عَلَى جَبْهَتِهِ،
فَسَالَ الدَّمُّ عَلَى وَجْهِهِ وَلَمْ يَتَحَرَّكَ.

ترجمہ: میں نے ان سے زیادہ بہتر نماز پڑھتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا، بھڑان کی پیشانی پر ڈنگ مارتی رہی جس سے چہرے پر خون بہتا رہا لیکن انہوں نے کوئی حرکت نہیں کی۔

امام محمد بن یعقوب اخرم رحمہ اللہ امام محمد بن نصر المروزی رحمہ اللہ کی نماز کے متعلق فرماتے ہیں:

لَقَدْ كُنَّا نَتَعَجَّبُ مِنْ حُسْنِ صَلَاتِهِ وَخُشُوعِهِ وَهَيْئَتِهِ لِلصَّلَاةِ، كَانَ يَضَعُ
ذَقْنَهُ عَلَى صَدْرِهِ، فَيَنْتَصِبُ كَأَنَّهُ خَشْبَةٌ مَنْصُوبَةٌ. ❶

ترجمہ: ہم ان کے خشوع و خضوع اور بہترین طریقہ اور ہیئت پر نماز پڑھنے سے متعلق تعجب کرتے ہیں، یہ نماز کے دوران اپنی ٹھوڑی سینے پہ لگا لیتے اور ایسے کھڑے ہو جاتے ہیں گویا کہ کوئی لکڑی کا ستون ہے۔

حضرت سعید تنوخی کی عبادت کے وقت کیفیت

حضرت سعید تنوخی رحمہ اللہ جب نماز پڑھتے:

لَمْ تَنْقَطِعِ الدَّمُوعُ مِنْ خَدْيِهِ عَلَى لِحْيَتِهِ. ❷

ترجمہ: ان کے آنسو گالوں سے ڈاڑھی کے بالوں کو تر کرتے ہوئے گرتے رہتے تھے۔

قیس بن مسلم اور محمد بن مجاہدہ رحمہما اللہ ساری رات نماز پڑھتے رہے

امام قیس بن مسلم رحمہ اللہ ایک رات محمد بن مجاہدہ رحمہ اللہ کے پاس ملنے گئے، وہ عشاء کی نماز کے بعد مسجد میں موجود تھے، ان کے پاس آئے، محمد بن مجاہدہ رحمہ اللہ کھڑے

❶ سیر أعلام النبلاء: ترجمہ: مُحَمَّدُ بْنُ نُصْرٍ بْنِ الْحَجَّاجِ الْمَرْوَزِيُّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، ج ۱ ص ۳۶

❷ إحياء علوم الدين: كتاب اسرار الصلاة، الباب الاول، ج ۱ ص ۱۵۰

ہو کر نماز پڑھ رہے تھے، تو قیس بن مسلم رحمہ اللہ دوسری طرف کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگ گئے: ”فلم یزالا علی ذلک حتی طلع الفجر“ چنانچہ یہ دونوں مسلسل اسی طرح عبادت کرتے رہے یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی۔ قیس بن مسلم رحمہ اللہ مسجد کے امام تھے، تو وہ محلے کی مسجد میں نماز پڑھانے کے لئے واپس آ گئے، اس طرح ان دونوں بزرگوں کی آپس میں ملاقات نہ ہو سکی۔ مسجد والوں میں سے کچھ لوگوں نے محمد بن حجاجہ رحمہ اللہ سے کہا: آپ کے بھائی قیس بن مسلم رحمہ اللہ آپ سے ملنے کے لئے آئے تھے، لیکن آپ قیام اللیل عبادت میں مشغول تھے، تو وہ بھی اپنی عبادت میں مشغول ہو گئے، یہاں تک کہ طلوع فجر کے وقت چلے گئے، انہوں نے کہا مجھے نہیں معلوم تھا کہ وہ آئیں ہیں، پھر اگلے دن امام قیس بن مسلم رحمہ اللہ آئے اور دونوں حضرات آپس میں بغل گیر ہوئے اور رونے لگ گئے۔ (اندازہ لگائیں کہ اسلاف

امت میں عبادت کا کیسا ذوق ہے کہ ساری رات عبادت میں گزاری دی۔) ❶

ماں اور بیٹوں نے تہجد پڑھنے کیلئے رات کو تین حصوں میں تقسیم کیا

امام وکیع بن جراح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صالح کے دو بیٹے حسن اور علی تھے، اور ایک انکی والدہ تھی، تینوں نے تہجد پڑھنے کیلئے رات کو تین حصوں میں تقسیم کیا تھا، ایک حصے ایک تہجد پڑھتا، دوسرے حصے میں دوسرا، اور تیسرے حصے میں تیسرا تہجد پڑھتا، جب انکی ماں وفات پا گئی تو علی اور حسن نے رات کو دو حصوں میں تقسیم کیا، ایک ایک حصے میں ایک جاگ کر تہجد پڑھتا اور دوسرا سوتا، پھر علی فوت ہوئے تو حسن پوری رات قیام اللیل میں گزار لیتے۔

صالح عجلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

❶ صفة الصفوة: من الطبقة الرابعة، ترجمہ: قیس بن مسلم الجدلی، ج ۲ ص ۷۴، الرقم: ۲۴۰

كان يختم القرآن في بيتهم كل ليلة: أمهم ثلث وعلی ثلث وحسن ثلث، فماتت أمهما فكانا يختمانہ، ثم مات علی فكان حسن يختم كل

۱. لیلۃ

ترجمہ: ان کے گھر ہر رات ایک قرآن مجید ختم ہوتا تھا، انکی ماں ثلث پڑھتی، علی ایک ثلث پڑھتے اور حسن ایک ثلث پڑھتے، جب ماں فوت ہوئی تو یہ دونوں ایک قرآن مجید ختم کرتے، جب علی فوت ہوئے تو حسن ہر رات قرآن مجید ختم کیا کرتا تھا۔

اس واقعہ سے اندازہ کریں کہ ان ماں اور بیٹوں کے درمیان عبادت کا کیسا ذوق ہے اور تعلق مع اللہ کیسا ہے کہ ساری رات عبادت میں گزر رہی ہے اور ہر رات ایک قرآن کریم کی تلاوت ہو رہی ہے، جب مائیں اولاد کی ایسی تربیت کرتی ہیں تو یہی اولاد پھر آنکھوں کی ٹھنڈک بنتی ہے اور ملک و ملت کا سرمایہ اور دین کے روشن چراغ بن کر سارے جہان کو اپنے علم و عمل سے منور کرتے ہیں۔

ساری رات ایک آیت کی تلاوت اور گریہ میں گزر گئی

معمراً رحمہ اللہ فرماتے ہیں کی میں نے حضرت سلیمان تیمی رحمہ اللہ کے پاس عشاء کی نماز پڑھی، انہوں نے ”تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ“ شروع کی، حتیٰ کہ اس آیت ”فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سَيِّئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَدْعُونَ“ پر پہنچے، تو اسکو بار بار پڑھتے گئے، حتیٰ کہ مسجد خالی ہو گئی اور میں بھی گھر چلا گیا، جب صبح ہوئی تو میں فجر کی اذان دینے آیا تو حضرت سلیمان تیمی رحمہ اللہ اسی جگہ گھڑے یہی آیت دھرا رہے تھے اور آپ کی کیفیت تبدیل تھی۔ ۱

۱ صفة الصفوة: من الطبقة السادسة، ترجمة: علی والحسن ابن صالح، ج ۲ ص ۸۸،

رقم: ۴۴۵، ۴۴۶

۲ حلیۃ الأولیاء: فمن الطبقة الأولى من التابعین، ترجمة: سلیمان بن طرخان، ج ۳ ص ۲۹

میں چاہتا ہوں اپنی زندگی رکوع سجدہ کی حالت میں گزاروں

امام ابن منبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عامر بن عبد قیس ایک وادی میں آئے جسکو ”وادی سباع“ کہا جاتا تھا، اسمیں ایک حبشی عابد تھا جسکو ”حممہ“ کہا جاتا تھا، یہ دونوں اس وادی کے ایک ایک کونے میں گئے اور نماز پڑھنا شروع کی، ایک دوسرے کی طرف نہ لوٹے یہاں تک کہ چالیس دن و رات گزر گئے، جب نماز کا وقت آتا تو فرض نماز پڑھ کر دوبارہ نفل پڑھنا شروع کر دیتے، چالیس دن و رات گزرنے کے بعد عامر حممہ عابد کے پاس آیا اور پوچھا: آپ کون ہے؟ اللہ آپ پر رحم کریں۔ حممہ نے کہا: مجھے چھوڑ دو، عامر نے انکو اللہ کی قسم دی پھر کہا: میں حممہ ہوں، عامر نے کہا: وہ حممہ جسکا ذکر میرے سامنے کیا جاتا ہے کہ زمین میں سب سے زیادہ عبادت کرنے والے ہیں، پس مجھے اپنی بہترین عادت کے بارے میں بتاؤ؟ حممہ نے کہا:

إني لمقصر ولولا مواقيت الصلاة تقطع على القيام والسجود لأحببت أن أجعل عمري راکعاً.

ترجمہ: درحقیقت میں کمی کرتا ہوں، اور (خصلت یہ ہے کہ) اگر نماز کے اوقات مجھے کھڑے ہونے اور سجدہ کرنے سے منقطع نہ کر دیتے تو میں اپنی زندگی کو رکوع کی حالت میں گزارنا پسند کروں گا۔

پھر حممہ نے عامر سے پوچھا: آپ کون ہے؟ اس نے کہا: میں عامر بن عبد قیس ہوں، حممہ نے کہا: وہی عامر جسکا ذکر میرے سامنے کیا جاتا ہے کہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ عبادت گزار ہے، پس مجھے بھی اپنی بہترین عادت بتاؤ، عامر نے کہا:

إني لمقصر ولكن واحدة عظمت هبة الله في صدري حتى ما أهاب شيئاً غيره.

ترجمہ: درحقیقت میں کمی کرتا ہوں، (خصلت یہ ہے) ایک چیز ہے کہ اللہ کی ہیبت میرے دل میں ہے کہ میں کسی اور سے نہیں ڈرتا۔

اسی دوران درندوں نے اسے گھیر لیا، تو وہ اس کے پیچھے سے اس کے پاس آیا، تو وہ اس کے پیچھے سے اس پر کود پڑا، تو اس نے اپنے ہاتھ اسکے کندھوں پر رکھے، اور عامر نے یہ آیت پڑھ رہا تھا ”ذَلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذَلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُودٌ“ جب حممہ نے یہ منظر دیکھا تو کہا: اے عامر! یہ کیا حالت ہے جو میں دیکھ رہا ہوں، عامر نے کہا:

إِنِّي لِأَسْتَحْيِي مِنَ اللَّهِ عِزًّا وَجَلُّ أَنْ أَهَابَ شَيْئًا غَيْرَهُ.

ترجمہ: مجھے اللہ سے حیا آتی ہے کہ میں اسکے علاوہ کسی اور سے ڈروں؟

پھر حممہ عابد نے کہا:

لَوْلَا أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى ابْتَلَانَا بِالْبَطْنِ فَإِذَا أَكَلْنَا لَا بَدَ لَنَا مِنَ الْحَدَثِ مَا رَأَى

رَبِّي إِلَّا رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا. ❶

ترجمہ: اگر اللہ تعالیٰ ہمیں بھوک کیساتھ مبتلا نہ کرتا اور حدت لاحق نہ ہوتا تو میرا رب مجھے صرف رکوع یا سجدے کی حالت میں دیکھتا۔

بیس سال تک روزانہ ایک ختم قرآن

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَقَامَ يَحْيَى الْقَطَّانُ عَشْرِينَ سَنَةً يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَليَلة. ❷

ترجمہ: امام یحییٰ بن سعید القطان رحمہ اللہ کا بیس سال تک معمول رہا ہے کہ وہ روزانہ ایک قرآن کریم تلاوت کرتے تھے۔

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفين من أهل البصرة، ج ۲ ص ۱۲۰، الرقم: ۴۸۴

❷ تهذيب الأسماء واللغات: ترجمة: يحيى بن سعيد القطان، ج ۲ ص ۱۵۴، الرقم: ۶۸۳

چالیس سال تک روزانہ ایک ختم قرآن

امام ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ متعدد وجوہ سے یہ بات منقول ہے کہ امام ابو بکر بن عیاش رحمہ اللہ چالیس سال تک روزانہ ایک قرآن کریم تلاوت کرتے تھے:

وَجُوهٍ مُتَعَدِّدَةٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بَنَ عِيَّاشٍ مَكَّثَ نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِينَ سَنَةً يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مَرَّةً. ❶

امام ابن الحداد رحمہ اللہ کی عبادت و تلاوت

امام محمد بن احمد بن محمد مصری المعروف امام ابن الحداد رحمہ اللہ کثرت سے عبادت و ریاضت کرتے تھے:

يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ يَوْمٍ، وَيَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا. ❷

دن میں ہزار رکعت نوافل اور ایک لاکھ مرتبہ تسبیح

مسلمہ بن عمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ يُصَلِّي كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ سَجْدَةٍ، وَيَسْبُحُ مِائَةَ أَلْفِ

تَسْبِيحَةٍ. ❸

ترجمہ: عمیر بن ہانی رحمہ اللہ روزانہ ایک ہزار رکعت نوافل پڑھتے اور ایک لاکھ مرتبہ تسبیح پڑھتے۔

❶ سیر أعلام النبلاء: ترجمة: أبو بكر بن عيَّاش بن سالم، ج ۸ ص ۵۰۳، الرقم: ۱۳۱

❷ سیر أعلام النبلاء: ترجمة: محمد بن أحمد بن محمد، ج ۵ ص ۲۴۶، الرقم: ۲۵۶

❸ سنن الترمذی: أبواب الدعوات، باب ما جاء في الدعاء إذا انتبه من الليل، رقم

الحديث: ۳۴۱۵/الثقات لإبن حبان، ج ۵ ص ۲۵۵، الرقم: ۴۷۱۹/تهذيب

التهذيب: ج ۸ ص ۱۵۰، رقم الحديث: ۲۶۷

حضرت اسود بن یزید رحمہ اللہ کا ذوق عبادت

كَانَ الْأَسْوَدُ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي رَمَضَانَ فِي كُلِّ لَيْلَتَيْنِ وَكَانَ يَنَامُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَكَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي غَيْرِ رَمَضَانَ فِي كُلِّ سِتِّ لَيَالٍ.

ترجمہ: امام اسود رحمہ اللہ رمضان میں ہر دو راتوں میں ایک قرآن ختم کیا کرتے تھے، اور مغرب اور عشاء کے درمیان سویا کرتے تھے، اور غیر رمضان میں ہر چھ راتوں میں ایک قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔

حضرت علقمہ رحمہ اللہ امام اسود رحمہ اللہ سے کہا تم اتنی عبادت کر کے اپنے جسم کو کیوں عذاب دیتے ہو؟ انہوں نے فرمایا:

”الرَّاحَةُ أُرِيدُ لَهَا“ ❶

ترجمہ: اس جسم کو (آگے) راحت دینا چاہتا ہوں۔

امام زین العابدین رحمہ اللہ کی ذوق عبادت

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إن علي بن الحسين كان يصلي في اليوم واللييلة ألف ركعة إلى أن

مات. قال: وكان يسمى زين العابدین لعبادته. ❷

ترجمہ: علی بن حسین رحمہ اللہ موت تک دن و رات میں ہزار رکعات نوافل پڑھتے تھے۔ اسی وجہ سے ان کا لقب ”زین العابدین“ پڑھ گیا تھا۔

❶ حلیۃ الأولیاء: فمن الطبقة الأولى من التابعین، ترجمة: الأسود بن یزید النخعی

ج ۲ ص ۱۰۲، ۱۰۴

❷ العبر فی خبر من غیر: سنة اربع وتسعين، ج ۱ ص ۸۳

حضرت ہشام بن عبد الملک نے خلافت سے پہلے حج کیا، طواف کے وقت کوشش کی کہ حجر اسود کا بوسہ لوں، مگر بوجہ کثرتِ ازدہام کے ممکن نہ ہوا، اسی حال میں حضرت امام زین العابدین علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رحمہ اللہ تشریف لائے، لوگ انہیں دیکھ کر طواف سے رک گئے، یہاں تک کہ انہوں نے طواف کیا، حجر اسود کا بوسہ لیا، لوگوں نے ہشام سے پوچھا یہ کون ہیں؟ کہا میں نہیں پہچانتا، فرزدق شاعر نے کہا جو کہ وہاں موجود تھے، میں انہیں پہچانتا ہوں اور اشعار میں ان کا نام بیان کیا اور ان کی مدح و صفت بیان کی۔ حضرت امام زین العابدین رحمہ اللہ ہر رات دن میں ایک ہزار رکعت نوافل پڑھتے تھے اور نماز تہجد کبھی حالتِ قیام یا سفر میں نہ چھوڑی اور جب وضو کرتے ان کا رنگ زرد ہو جاتا اور جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو ان پر لرزہ طاری ہو جاتا، اور جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی، کسی نے دریافت کیا: آپ کی یہ حالت کیوں ہو جاتی ہے؟ فرمایا: تم جانتے نہیں ہو کہ میں کس ذات کے روبرو کھڑا ہوں، جب تیز ہوا چلتی آپ پر غشی طاری ہو جاتی، کہیں اللہ کا عذاب نہ آ رہا ہو۔

ایک مرتبہ آپ اپنے مکان میں نماز پڑھ رہے تھے اور حالت سجدے میں تھے کہ وہاں آگ لگی، لوگوں نے پکارا اے آلِ رسول! آپ کے مکان میں آگ گئی، آپ نے سر مبارک سجدے سے نہ اٹھایا یہاں تک کہ خود بخود آگ لگ بجھ گئی، نماز کے بعد لوگوں نے سبب پوچھا فرمایا آخرت کی آگ نے دنیا کی آگ سے مجھے غافل رکھا۔ ❶

حضرت قتادہ رحمہ اللہ کا ذوق عبادت و تلاوت

امام ابو نعیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ مَرَّةً، فَإِذَا جَاءَ رَمَضَانَ خَتَمَ فِي كُلِّ

ثَلَاثَ لَيَالٍ مَرَّةً، فَإِذَا جَاءَ الْعَشْرُ خَتَمَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مَرَّةً. ❶

ترجمہ: حضرت قتادہ رحمہ اللہ ہر سات راتوں میں ایک قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے، جب رمضان آتا تو ہر تین راتوں میں ایک قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے، اور جب آخری عشرہ آتا تو ہر رات ایک قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔

جماعت کی نماز عراق کی گورنری سے زیادہ محبوب ہے

امام میمون بن مہران رحمہ اللہ جماعت کی نماز کی نہایت پابندی کرتے تھے اور اس دور میں جبکہ گھڑیاں نہ تھیں اور نہ وقت منضبط ہوتا تھا، کبھی ان سے جماعت نہیں چھوٹی، ایک دفعہ مسجد میں پہنچے تو ان کو معلوم ہوا کہ جماعت ہو چکی ہے، یہ سن کر ”إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ“ پڑھا اور فرمایا:

لِفَضْلِ هَذِهِ الصَّلَاةِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ وَايَةِ الْعِرَاقِ. ❷

ترجمہ: جماعت کی نماز مجھے عراق کی گورنری سے زیادہ محبوب ہے۔

ستر سال سے تکبیر اولیٰ کا اہتمام

امام سلیمان بن مہران الأعمش رحمہ اللہ کے متعلق امام وکیع رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ تقریباً ستر سال میں ایک مرتبہ بھی ان سے تکبیر تحریرہ فوت نہیں ہوئی:

وَقَالَ وَكَيْعٌ: بَقِيَ الْأَعْمَشُ قَرِيبًا مِنْ سَبْعِينَ سَنَةً لَمْ تَفْتَهُ التَّكْبِيرَةُ

الْأُولَى. ❸

❶ حلیۃ الأولیاء: فمن الطبقة الأولى من التابعین، ترجمة: قتادة بن دعامة،

ج ۲ ص ۳۳۸

❷ إحياء علوم الدين: الباب الأول في فضائل الصلاة، ج ۱ ص ۱۴۹

❸ تذكرة الحفاظ: ترجمة: سليمان بن مهران الأعمش، ج ۱ ص ۱۱۶

مغرب اور عشاء کے درمیان دو ختم کرنا

ہشام بن حسان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كُنْتُ أَصَلِّي أَنَا وَمَنْصُورٌ بِنُ زَاذَانَ جَمِيعًا، وَأَشَارَ مَخْلَدٌ بِأَصْبَعِيهِ
السَّبَابَةِ وَالَّتِي تَلِيهَا، فَكَانَ إِذَا جَاءَ شَهْرُ رَمَضَانَ خَتَمَ الْقُرْآنَ فِيمَا بَيْنَ
الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ، قَالَ : وَكَانُوا إِذْ ذَاكَ يُؤَخَّرُونَ الْعِشَاءَ فِي شَهْرِ
رَمَضَانَ إِلَى أَنْ يَذْهَبَ رُبْعُ اللَّيْلِ. ❶

ترجمہ: میں اور منصور بن زاذان ایک ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے۔ مخلد راوی نے اپنے
سہاسبہ اور ساتھ والی انگلی سے اشارہ کر کے بتایا۔ پس جب رمضان آتا تو منصور بن
زاذان مغرب اور عشاء کے درمیان ختم کیا کرتے تھے، اور یہ اس وقت کی بات ہے کہ
رمضان کے مہینے میں عشاء کی نماز ربع لیل تک مؤخر کر کے پڑھی جاتی تھی۔ (یعنی
عشاء کی نمازرات کے ربع حصہ تک مؤخر کر کے پڑھی جاتی تھی، اللہ رب العزت نے
ان کے وقت میں برکت ڈالی تھی، اور یہ ان کی کرامت ہے کہ مختصر وقت میں زیادہ
تلاوت کیا کرتے تھے۔)

روزانہ ایک قرآن کریم کی تلاوت

محمد بن علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صَحِبْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَطَاءٍ عِدَّةَ سِنِينَ مُتَادِّبًا بِآدَابِهِ وَكَانَ لَهُ كُلَّ يَوْمٍ
خَتْمَةٌ، وَفِي كُلِّ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثَلَاثَ خَتَمَاتٍ. ❷

ترجمہ: میں ابوالعباس بن عطاء کے ساتھ کئی سالوں تک رہا، ہر روز ایک ختم کیا کرتے
تھے، اور رمضان کے ہر دن ورات میں تین ختم کیا کرتے تھے۔

❶ حلیۃ الأولیاء: فمن الطبقة الأولى من التابعین، ترجمہ: منصور بن زاذان، ج ۳ ص ۵۷

❷ حلیۃ الأولیاء: ترجمہ: أحمد بن محمد عطاء، ج ۱۳ ص ۳۰۲

ہرات ختم قرآن اور دن بھر روزہ

امام وکیع بن جراح رحمہ اللہ امام ابوحنیفہ کے شاگردوں میں سے ہے، یحییٰ بن اکثم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صحت و کיעا فی السفر والحضر فكان يصوم الدهر ليلة ويختم القرآن كل ليلة. ❶

ترجمہ: میں سفر اور حضر میں انکے ساتھ رہا، یہ دن بھر روزہ رکھتے اور ہرات قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔

حضرت ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ کا سفر میں بھی نفل روزوں کا اہتمام

حضرت عطیہ بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دمشق سے لوگ حضرت ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ کے پاس آئے، اور یہ روم کی زمین میں غازی تھے، اور انہوں نے اپنے خیمے میں ایک گھڑا کھودا تھا اور اس میں ایک بستر رکھا تھا اور پانی تھا، لوگوں نے کہا: کس چیز نے تم کو روزے پر ابھارا حالانکہ آپ مسافر ہے، انہوں نے کہا:

لَوْ حَصَرَ قَيْسًا لَأَفْطَرْتُ وَلَتَهَيَّأْتُ لَهُ، وَتَقَوَّيْتُ، إِنَّ الْخَيْلَ لَا تَجْرِي الْغَايَاتِ، وَهِنَّ بُدُنٌ إِنَّمَا تَجْرِي وَهِنَّ ضَمَّرٌ، أَلَا وَإِنَّ أَيَّامَنَا بَاقِيَةٌ جَائِيَةٌ، لَهَا نَعْمَلُ. ❷

ترجمہ: اگر جنگ کا موقع ہوگا تو میں افطار کروں گا اور میں اس کے لئے تیاری کروں گا اور اپنے جسم کو تقویت دوں گا، گھوڑے بھی تیز رفتار نہیں ہوتے جب وہ پیٹ بھرے

❶ تذکرة الحفاظ: ترجمہ: وکیع بن الجراح، ج ۱ ص ۲۲۳

❷ تاریخ مدینة دمشق: حرف العين، ج ۲ ص ۲۰۷، رقم الترجمة: ۳۲۱۳/سیر اعلام

النبلاء ترجمہ: أبو مسلم الخولانی، ج ۴ ص ۱۰

ہوئے بھاری جسم ہوں، اور وہ اس وقت تیز رفتار ہوتے ہیں جب وہ ہلکے (یعنی خالی پیٹ) ہوتے ہیں، ایسے ایام آنے والے ہیں جن میں ہم خالی پیٹ ہوں گے اسی کے لئے عمل کر رہے ہیں۔

کثرتِ عبادت کی وجہ سے بدن کارنگ زرد ہو گیا

حضرت علقمہ بن مرثد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زہد آٹھ بندوں پر ختم ہوتا ہے، ان میں سے ایک اسود بن یزید رحمہ اللہ ہیں، یہ عبادت میں بہت زیادہ جدوجہد کرتے، روزے اتنے رکھتے کہ بدن زرد ہو جاتا، حضرت علقمہ بن قیس رحمہ اللہ فرمانے لگے:

”رَاحَتْ هَذَا الْجَسَدُ ارِيْدُ“ میں اس جسم کو راحت دینا چاہتا ہوں۔ (یعنی یہاں کی بھوک آخرت کی راحت کا ذریعہ ہے۔) ❶

حضرت منصور بن زاذان رحمہ اللہ کا عبادت کا معمول

حضرت ہشیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَوْ قِيلَ لِمَنْصُورِ بْنِ زَادَانَ مَلِكُ الْمَوْتِ عَلَى الْبَابِ مَا كَانَ عِنْدَهُ زِيَادَةٌ فِي الْعَمَلِ، قَالَ: وَذَلِكَ، أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ وَيُصَلِّيُ الْغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ، ثُمَّ يَجْلِسُ فَيَسْبَحُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، ثُمَّ يُصَلِّيُ إِلَى الزَّوَالِ، ثُمَّ يُصَلِّيُ الظُّهْرَ، ثُمَّ يُصَلِّيُ الْعَصْرَ، ثُمَّ يَجْلِسُ فَيَسْبَحُ إِلَى الْمَغْرِبِ، ثُمَّ يُصَلِّيُ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ يُصَلِّيُ الْعِشَاءَ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ إِلَى بَيْتِهِ فَيُكْتَبُ عَنْهُ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ. ❷

❶ حلیۃ الأولیاء: فمن الطبقة الأولى من التابعین، ترجمة: الأسود بن

یزید النخعی، ج ۲ ص ۱۰۳

❷ المنتظم فی تاریخ الملوک والامم: ثم دخلت سنة إحدى وثلاثین

ومئة، ترجمة: منصور بن زاذان، ج ۷ ص ۲۹۱، الترجمة: ۱۲۷

ترجمہ: اگر منصور بن زاذان سے کہا جاتا کہ موت کا فرشتہ دروازے پر پہنچ چکا ہے تو اس کے ہاں عمل میں زیادتی نہیں ہوتی، یہ اس وجہ سے کہ انکا معمول تھا کہ وہ صبح نکلتے تو پہلے صبح کی نماز باجماعت ادا کرتے پھر بیٹھے تسبیح کرتے حتیٰ کہ طلوع شمس ہو جاتا، پھر زوال تک نماز پڑھتے، پھر ظہر کی نماز پڑھتے، پھر عصر کی نماز پڑھتے، پھر بیٹھے مغرب تک تسبیح کرتے، پھر مغرب کی نماز پڑھتے، پھر عشاء کی نماز پڑھتے، پھر گھر واپس لوٹ آتے تھے۔

حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کا ذوق عبادت

حیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ربیع رحمہ اللہ کو فالج کا مرض لگنے کے بعد انکو دو آدمیوں کے سہارے سے لایا جاتا تھا، ساتھی ان کو کہا کرتے تھے: اے ابویزید! تم گھر میں نماز پڑھو، تمہاری لیے رخصت ہے، حضرت ربیع رحمہ اللہ فرماتے تھے:

إِنَّهُ كَمَا تَقُولُونَ وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ يُنَادِي حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، فَمَنْ سَمِعَهُ مِنْكُمْ يُنَادِي حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَلْيَجِبْهُ وَلَوْ زَحْفًا وَلَوْ حَبْوًا. ①

ترجمہ: بات وہی ہے جو تم کہتے ہو، لیکن میں ”حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ“ کی آواز سنتا ہوں، پس تم میں سے جو ان کی آواز سنے اسے چاہیے کہ حاضر ہو اگرچہ گھٹنوں کے بل آنا پڑھے۔

روزانہ سورکعات نوافل

عون بن ابوشداد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ غَالِبٍ كَانَ يُصَلِّي مِائَةَ رَكْعَةٍ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُولُ: لِهَذَا خُلِقْنَا، وَبِهَذَا أُمِرْنَا. ②

① الزهد لأحمد بن حنبل: ص ۲۷۵، الرقم: ۱۹۹۵

② تاريخ الإسلام: الطبقة التاسعة، ج ۶ ص ۱۱۸، الرقم: ۸۱

ترجمہ: عبداللہ بن غالب سورکعات پڑھتے تھے، پھر لوٹتے اور فرماتے: اسی لیے ہمیں پیدا کیا گیا اور اسی کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔

دن و رات میں چھ سورکعات نوافل پڑھنا

مضارب بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ يَرْكَعُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلِ سِتِّمِائَةَ رَكْعَةٍ، وَيَقُولُ:
لَوْلَا الضَّعْفُ وَالسَّنُّ لَمْ أَطْعَمُ بِالنَّهَارِ. ❶

ترجمہ: حسین بن فضل دن و رات میں چھ سورکعات پڑھتے تھے اور کہتے: اگر ضعف اور بوڑھا پانہ ہوتا تو میں دن کو کھانا نہ کھاتا (یعنی ہمیشہ روزہ رکھتا)۔

حضرت علی بن عبداللہ رحمہ اللہ کی کثرت سے عبادت و ریاضت

امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ يَسْجُدُ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ سَجْدَةٍ. ❶

ترجمہ: علی بن عبداللہ بن عباس ہر روز ایک ہزار سجدے کیا کرتے تھے (یعنی پانچ سو رکعات پڑھتے تھے، یا ایک سجدے سے مراد ایک رکعت ہے کہ ایک ہزار رکعات روزانہ پڑھتے تھے، اللہ رب العزت نے ان حضرات کے اوقات میں برکت ڈالی تھی، اور ان کے دلوں کو اپنی محبت سے منور کر دیا اور ان کے لئے عبادت سہل کر کے اور انہیں اس کی حلاوت نصیب کر دی تھی۔)

حضرت مرہ ہمدانی رحمہ اللہ روزانہ چھ سورکعات نوافل پڑھتے تھے

امام عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

❶ تاریخ الإسلام: الطبقة التاسعة والعشرون، ج ۲۱ ص ۶۳، الرقم: ۲۳۲

❷ العبر فی خبر من غیر: سنة ثمان عشرة ومئة، ج ۱ ص ۱۱۳

كَانَ مَرَّةً يُصَلِّي كُلَّ يَوْمٍ سِتْمَانَةَ رَكْعَةٍ ❶

ترجمہ: مرہ ہر روز چھ سو رکعات نماز پڑھتے تھے۔

یہ بھی منقول ہے کہ یہ اتنا لمبا سجدہ کرتے کہ مٹی ان کی پیشانی کھا لیتی۔

جب یہ بوڑھے ہو گئے تو ان سے پوچھا گیا کہ کتنی رکعات ابھی باقی ہے؟ (یعنی اب کتنی رکعات پڑھ سکتے ہو)، تو فرمایا: الشَّطْرُ خَمْسُونَ وَمِائَتِي رَكْعَةٍ، آدھی

یعنی دو سو پچاس رکعات۔ ❷

اسی عبادت کرتے کہ حضرت عطاء بن سائب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَأَيْتُ مُصَلِّيَ مَرَّةً الْهَمْدَانِيَّ مِثْلَ مَبْرَكِ الْبَعِيرِ ❸

ترجمہ: میں نے مرہ ہمدانی کے مصلے کو دیکھا ایسا تھا جیسا کہ اونٹ بیٹھنے کی جگہ ہو۔

ساری رات عبادت میں قیامت اور آہ وزاری

عمرو بن عتبہ بن فرقہ سلمی رحمہ اللہ رات کو اپنے گھوڑے پر نکلتے اور قبرستان پر کھڑے ہو کر کہتے:

يَا أَهْلَ الْقُبُورِ قَدْ طَوَيْتِ الصُّحُفَ، وَقَدْ رُفِعَتِ الْأَعْمَالُ، ثُمَّ يَبْكِي

وَيَصْفُ قَدَمَيْهِ حَتَّى يُصْبِحَ فَيَرْجِعُ فَيَشْهَدُ صَلَاةَ الصُّبْحِ ❹

ترجمہ: اے قبر والو! یقیناً تمہارے صحیفے لپٹ دیے گئے اور اعمال اٹھالیے گئے، پھر

رونے لگ جاتے اور اپنے قدموں پر (نماز کے لیے) کھڑے ہو جاتے حتیٰ کہ صبح

ہو جاتی پھر صبح کی نماز میں حاضر ہوتے۔

❶ تاریخ الإسلام: الطبقة التاسعة، ج ۶ ص ۱۰۲، رقم الترجمة: ۱۴۲

❷ الثقات للعجلي: باب الميم، ج ۱ ص ۴۲۴، الرقم: ۱۵۵۵

❸ تاریخ الإسلام: الطبقة التاسعة، ج ۶ ص ۱۰۲، رقم الترجمة: ۱۴۲

❹ تاریخ الإسلام: الطبقة الثامنة، ج ۵ ص ۲۹۳، رقم الترجمة: ۲۲۵

حضرت عراق بن مالک کی کثرت عبادت

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَكْثَرَ صَلَاةً مِنْ عِرَاقِ بْنِ مَالِكٍ وَذَلِكَ أَنَّهُ يَرُكِعُ فِي كُلِّ عَشْرٍ وَيَسْجُدُ. ①

ترجمہ: میں نے عراق بن مالک سے زیادہ نماز پڑھنے والا کسی کو نہیں جانتا، وہ اس لیے کہ یہ ہر دس آیات میں رکوع اور سجدہ کرتے ہیں۔

شب زفاف میں دلہن اور دولہا بھی جماعت سے نماز نہ چھوڑے

عبدالرحمن رستہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالرحمن بن مہدی رحمہ اللہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس کا شب زفاف ہو کیا وہ جماعت کئی دن تک چھوڑ سکتا ہے؟ تو ابن مہدی رحمہ اللہ نے فرمایا: نہیں، وہ ایک نماز بھی نہیں چھوڑ سکتا۔

عبدالرحمن رستہ فرماتے ہیں کہ جس وقت اسکی بیٹی کی شب زفاف تھی میں صبح سویرے مسجد آیا، ابن مہدی رحمہ اللہ گھر سے نکلے، اذان دی اور دولہا اور دلہن کے دروازے کی طرف گئے اور لونڈی سے کہا: قَوْلِي لَهُمَا: يَخْرُجَانِ إِلَى الصَّلَاةِ، ان دونوں سے کہو کہ نماز کے لیے نکلو۔ پس گھر کی دیگر عورتیں اور لونڈیاں نکلیں اور کہنے لگیں: سبحان اللہ! یہ کیا ہے؟ ابن مہدی رحمہ اللہ نے کہا: لَا أَبْرَحُ حَتَّى يَخْرُجَا إِلَى الصَّلَاةِ، میں یہی کھڑا رہوں گا یہاں تک کہ وہ دونوں نماز کے لیے نکلیں۔ پس وہ دونوں انکے نماز پڑھنے کے بعد نکلے، تو انہوں نے انکو سڑک کے باہر مسجد کی طرف بھیج دیا۔

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هَكَذَا كَانَ السَّلْفُ فِي الْحِرْصِ عَلَى الْخَيْرِ ①.

ترجمہ: اسی طرح سلف نبی کے کام پر حریص تھے۔

روزانہ چار سو رکعات نوافل پڑھنا

اسماعیل بن نجید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ الْجُنَيْدُ يَجِيءُ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى السُّوقِ فَيَفْتَحُ بَابَ حَانُوتِهِ، فَيَدْخُلُهُ وَيَسْبِلُ السُّتْرَ، وَيُصَلِّي أَرْبَعِمِائَةَ رَكْعَةٍ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِهِ. ②

ترجمہ: جنید رحمہ اللہ ہر روز بازار جاتے اور دکان کا دروازہ کھولتے اور اندر جاتے اور دروازے پر پردہ لٹکاتے اور چار سو رکعات پڑھتے پھر گھر لوٹ جاتے تھے۔

حضرت صلہ بن اشیم رحمہ اللہ کا ذوق عبادت اور شیر کی اطاعت

حضرت سیدنا حماد بن جعفر بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے میرے والد نے بتایا: ایک مرتبہ ہمارا لشکر جہاد کے لئے کابل کی طرف گیا۔ ہمارے ساتھ حضرت صلہ بن اشیم رحمہ اللہ بھی تھے۔ رات کے وقت لشکر نے ایک جگہ قیام کیا۔ میں نے دل میں ٹھان لی کہ آج میں حضرت صلہ بن اشیم رحمہ اللہ کو خوب غور سے دیکھوں گا کہ آپ کس طرح عبادت کرتے ہیں، کیونکہ لوگوں میں آپ کی عبادت کا خوب چرچا ہے، لہذا میں ان کی طرف متوجہ ہو گیا۔ آپ نے نماز پڑھی اور پھر لیٹ گئے اور لوگوں کے سونے کا انتظار کرنے لگے۔ جب لوگ خواب خرگوش کے مزے لینے لگے تو آپ رحمہ اللہ ایک دم اٹھے اور قرمبی جنگل کی طرف چل دیئے۔ میں بھی چپکے چپکے آپ کے پیچھے

① سیر أعلام النبلاء: الطبقة التاسعة، ترجمة: عبد الرحمن بن مهدي،

ج ۹ ص ۲۰۴، رقم الترجمة: ۵۶

② تاریخ بغداد: باب الجیم، ترجمة: الجنید بن محمد، ج ۷ ص ۲۵۳، رقم

چل دیا۔ آپ نے وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ یکا یک ایک خونخوار شیر نمودار ہوا اور آپ کی طرف بڑھنے لگا۔ میں بہت خوفزدہ ہوا اور درخت پر چڑھ گیا، لیکن آپ کی شجاعت پر قربان جاؤں نہ تو آپ شیر سے ڈرے نہ ہی اس کی طرف توجہ دی، بلکہ نماز ہی میں لگن رہے۔ جب آپ رحمہ اللہ سجدے میں گئے تو میں نے گمان کیا کہ اب شیر آپ پر حملہ کرے گا اور آپ کو چیر پھاڑ دے گا لیکن شیر زمین پر بیٹھ گیا۔ آپ نے اطمینان سے نماز مکمل کی اور سلام پھیرنے کے بعد اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

أيها السبع، اطلب الرزق من مكان آخر، فولى وإن له لزييرا تصدع منه الجبال، فما زال كذلك. فلما كان الصبح جلس فحمد الله عز وجل بمحامد لم أسمع بمثلها إلى ما شاء الله، ثم قال: اللهم إني

أسألك أن تجيرني من النار، أو مثلى يجترو أن يسألك الجنة. ❶

ترجمہ: اے جنگلی درندے جا کسی دوسری جگہ اپنا رزق تلاش کر۔ آپ کا اتنا فرمانا تھا کہ شیر اٹھے قدموں چل پڑا۔ وہ ایسی خوفناک آواز سے دھاڑ رہا تھا کہ لگتا تھا کہ پہاڑ بھی اس کی دھاڑ سے پھٹ جائیں گے، آپ پھر نماز میں مشغول ہو گئے۔ طلوع فجر سے کچھ دیر قبل آپ بیٹھ گئے اور ایسے پاکیزہ الفاظ میں اللہ رب العزت کی حمد کی کہ میں نے کبھی حمد کے ایسے کلمات نہ سنے تھے، مگر جس کو اللہ تعالیٰ چاہے تو یقین عطا فرمائے۔ وہ جس پر چاہے اپنا خاص کرم کرے۔ پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھادیئے اور یوں دعا کرنے لگے: اے میرے پروردگار! میں تجھ سے التجاء کرتا

❶ المنتظم فی تاریخ الأمم المملوک: سنة فی وسبعین، ترجمہ: /صلة بن أشيم، ج ۶

ہوں کہ مجھے جہنم کی آگ سے بچا، میں اس قابل کہاں کہ تجھ سے جنت طلب کروں۔ پھر آپ واپس لشکر کی طرف لوٹ آئے اور آپ نے اس حال میں صبح کی کہ آپ بالکل تروتازہ تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ گویا آپ نے ساری رات بستر برگزاری اور مجھ پر جو تھکاؤ اور سستی طاری تھی اسے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ پھر لشکر نے دشمن کی طرف پیش قدمی کی اور جب دشمن کی سرحد کے قریب پہنچے تو امیر لشکر نے اعلان کیا کہ کوئی سوار اپنی سواری پر بھاری سامان نہ چھوڑے، تمام مجاہدین نے اپنی اپنی سواریاں ہلکی کر لیں۔

حضرت سری سقطی رحمہ اللہ کی کثرت سے عبادت و ریاضت

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَارَأَيْتُ أَعْبَدَ مِنَ السَّرِيِّ أَتَتْ عَلَيْهِ ثَمَانٌ وَتَسْعُونَ سَنَةً مَارُؤِي مُضْطَجِعًا لِأَفِي عِلَّةِ الْمَوْتِ ①

ترجمہ: میں نے سری سقطی رحمہ اللہ سے زیادہ عبادت کرنے والا نہیں دیکھا، وہ اٹھانوے برس کے ہو گئے تھے مگر انہیں مرض وفات کے علاوہ کبھی لیٹے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔

ایک راہب کا ذوق عبادت

حارث بن سعد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ کچھ لوگ ایک راہب کے پاس سے گزرے اور دیکھا کہ اس نے عبادت میں شدید محنت سے خود کو بے حال بنا لیا ہے، لوگوں نے اس مجاہدے کے بارے میں پوچھا: اس نے کہا:

① الرسالة القشيرية: ج ۱ ص ۴۵ / إحياء علوم الدين: كتاب المراقبة والمحاسبة،

وَمَا هَذَا عِنْدَ مَا يَرِأْدُ بِالْخَلْقِ مِنْ مِّلَاقَاةِ الْاَهْوَالِ وَهُمْ غَافِلُونَ قَدْ اَعْتَكَفُوا
عَلَى حُطُوْطِ اَنْفُسِهِمْ وَنَسُوا حَظَّهُمْ الْاَكْبَرَ مِنْ رَبِّهِمْ. ❶

ترجمہ: جن خطرات اور مصائب سے مخلوق کو گزرنا ہے ان کے سامنے اس مشقت کی کیا حقیقت ہے؟ لیکن لوگ غفلت میں مبتلا ہیں اور نفسانی لذات میں غرق ہیں اور اپنے رب کے پاس سے جو حظ انہیں ملنے والا ہے اُسے بھول گئے ہیں۔ تمام لوگ اس کا یہ جواب سن کر رونے لگے۔

امام ابو محمد جریری رحمہ اللہ کا ذوق عبادت

ابو محمد مغازلی رحمہ اللہ سے کہتے ہیں کہ ابو محمد جریری رحمہ اللہ ایک سال تک مکہ مکرمہ میں مقیم رہے، اس دوران نہ وہ سوئے، نہ انہوں نے کوئی کلام کیا، نہ کسی ستون سے ٹیک لگایا، نہ کسی دیوار کا سہارا لیا اور نہ پاؤں پھیلانے، ابو بکر الکتانی رحمہ اللہ ان سے ملے، تو پوچھا کہ آپ نے اس قدر سخت اعتکاف کیسے کر لیا، فرمایا: ”عِلْمٌ صِدْقِ بَاطِنِي فَأَعَانَنِي عَلَي ظَاهِرِي“ اس علم کی وجہ سے جس نے میرے باطن کو سچا بنا رکھا ہے، میرے ظاہر پر اس کا پرتو ہے۔ کتنا ہی رحمہ اللہ نے یہ سن کر سر جھکایا اور سوچتے ہوئے چل دیے۔ ❷

امام ہناد رحمہ اللہ کا ذوق عبادت

حضرت ہناد رحمہ اللہ بڑے محدث ہیں، ان کے شاگرد امام احمد بن سلمہ نيسابوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ بہت ہی زیادہ روتے تھے۔ ایک مرتبہ صبح کو ہمیں سبق پڑھاتے رہے اس کے بعد وضو وغیرہ سے فارغ ہو کر زوال تک نقلیں پڑھتے رہے۔ دوپہر

❶ إحياء علوم الدين: كتاب المراقبة والمحاسبة، المقام الأول، ج ۲ ص ۲۰۹

❷ إحياء علوم الدين: كتاب المراقبة والمحاسبة، ج ۲ ص ۲۰۹

کو گھر تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر میں آ کر ظہر کی نماز پڑھی اور عصر تک نفلوں میں مشغول رہے، پھر عصر کی نماز پڑھائی اور مغرب تک قرآن تلاوت فرماتے رہے۔ مغرب کے بعد واپس چلے آئے۔ میں نے ان کے ایک پڑوسی کو تعجب سے کہا: یہ شخص اس قدر عبادت کرتا ہے۔ اس نے کہا:

هَذِهِ عِبَادَتُهُ بِالنَّهَارِ مُنْذُ سَبْعِينَ سَنَةً، فَكَيْفَ لَوْ رَأَيْتَ عِبَادَتَهُ بِاللَّيْلِ. ①
ترجمہ: ستر برس سے یہ ان کی دن کے عبادت کا معمول ہے اور اگر تم ان کی رات کی عبادت دیکھ لو تو اور بھی تعجب کرنے لگو۔

چالیس سال تک ساری رات قیام میں گزار دی
امام ابو سعید ثقفی واسطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مكث المستسلم بن سعيد أربعين سنة لا يضع جنبه إلى الأرض.
ترجمہ: مستسلم بن سعید نے چالیس سال تک اپنے پہلو کو زمین پر نہیں لگایا، (یعنی چالیس سال تک مسلسل ساری رات عبادت کرتے رہتے۔)
امام یزید بن ہارون رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بت عند المستسلم بن سعيد، وكان لا يكاد ينام، إنما هو قائم وقاعد،
وذكر أنه لم يضع جنبه منذ أربعين عاماً، فظننت أنه يعني
بالليل، فقيل: ولا بالنهار. ②

ترجمہ: میں نے مستسلم بن سعید کے پاس رات گزار دی، اور وہ سوتے نہیں تھے، وہ کھڑے اور بیٹھے رہتے تھے، اور یہ بات ذکر کی گئی کہ چالیس سال تک اپنے پہلو کو

① سیر اعلام النبلاء: ترجمہ: ہناء بن السوری، ج ۱۱ ص ۲۶۶

② صفة الصفوة: ذکر المصطفین من أهل واسط، ترجمہ: المستسلم بن سعید، ج ۲ ص ۹، الرقم: ۳۷۵

زمین پر نہیں لگایا، میں نے سمجھا کہ رات کو نہیں سوئے، لیکن کہا گیا کہ دن کو بھی یہی حالت تھی۔

امام ابواسحاق السبعمی رحمہ اللہ کا ذوق عبادت

امام ابوبکر بن عیاش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام ابواسحاق رحمہ اللہ کو میں نے فرماتے ہوئے سنا، آپ کہہ رہے تھے:

ذهبت الصلاة منى وضعفت ورق عظمى، إني اليوم أقوم فى الصلاة
فما أقرأ إلا البقرة وآل عمران.

ترجمہ: مجھ سے نماز چلی گئی اور میری ہڈیاں کمزور ہو گئیں، آج جب میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں تو سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران قرأت کرتا ہوں۔

امام علاء بن سام العبدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضعف أبو إسحاق عن القيام فكان لا يقدر أن يقوم إلى الصلاة حتى
يقام، فإذا أقاموه فاستتم قائماً قرأ ألف آية وهو قائم.

ترجمہ: امام ابواسحاق رحمہ اللہ کھڑے ہونے سے بہت کمزور ہو گئے اور اپنے سہارے نماز میں کھڑے ہونے کی طاقت نہیں رکھتے تھے، جب انہیں کوئی کھڑا کر لیتا تو سیدھے کھڑے ہو جاتے، اور کھڑے ہو کر ایک ہزار آیتیں پڑھتے۔

امام سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كان أبو إسحاق يقوم ليل الصيف كله، وأما الشتاء فأوله وآخره، وبين

ذلك هجعة. ①

① صفة الصفوة: ومن الطبقة الثالثة، ترجمة: أبو إسحاق عمرو بن عبد الله السبعمي،

ترجمہ: امام ابواسحاق رحمہ اللہ گرمیوں میں ساری رات نماز پڑھتے تھے اور سردیوں میں رات کے ابتدائی اور آخری حصے میں نماز پڑھتے تھے اور اس کے درمیان تھوڑی دیر آرام کرتے تھے۔

پوری رات رکوع اور سجدے میں گزاردی

امام اصبح بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ أُوَيْسٌ إِذَا أَمْسَى يَقُولُ: هَذِهِ لَيْلَةُ الرُّكُوعِ، فَيَرْكَعُ حَتَّى يُصْبِحَ، وَكَانَ إِذَا أَمْسَى يَقُولُ: هَذِهِ لَيْلَةُ السُّجُودِ، فَيَسْجُدُ حَتَّى يُصْبِحَ، وَكَانَ إِذَا أَمْسَى تَصَدَّقَ بِمَا فِي بَيْتِهِ مِنَ الْفَضْلِ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ مَنْ مَاتَ جُوعًا فَلَا تُؤَاخِذْنِي بِهِ، وَمَنْ مَاتَ غُرْبًا فَلَا تُؤَاخِذْنِي بِهِ. ①

ترجمہ: جب شام ہوتی تو حضرت اویس رحمہ اللہ فرماتے کہ یہ آج کی رات رکوع کی رات ہے، پس رکوع کرتے کرتے صبح ہو جاتی، اور جب دوسری شام ہوتی تو فرماتے کہ یہ سجدے کی رات ہے، پس سجدہ کرتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی، جب تیسری شام ہوتی تو گھر میں جو کھانے پینے کا ہوتا تو صدقہ کر لیتے، پھر کہتے: اے اللہ! جو بھوک کی حالت میں مرے مجھے اس کی وجہ سے مت پکڑنا، اور بغیر لباس مرے اسکی وجہ سے مجھے مت پکڑنا۔

حضرت اویس قرنی رحمہ اللہ کا عبادت کا کیسا ذوق تھا کہ کبھی ساری رات رکوع میں گزر جاتی، کبھی ساری رات سجدے میں گزر جاتی، کبھی ساری رات قیام میں گزر جاتی۔ سخاوت بھی کتنی کہ جو کچھ موجود ہوتا سب خرچ کر لیتے، فکر آخرت اور جذبہ ایثار و ہمدردی بھی کتنی کہ اے اللہ! جو کوئی بھوکا برہنہ مر جائے تو مجھ سے مواخذہ نہ فرما۔

خلیفہ ہارون رشید کے بیٹے کی عبادت و ریاضت اور ان کی کرامت

خلیفہ ہارون رشید کا ایک بیٹا تھا، جس کی عمر سولہ برس تھی وہ زاہدوں اور درویشوں کی صحبت میں بہت رہتا۔ اور اس کی یہ حالت تھی کہ قبرستان میں نکل جاتا اور وہاں جا کر مردوں سے خطاب کر کے کہتا: تم ہم سے پہلے موجود تھے اور دنیا کے مالک تھے اور اب تم قبروں میں ہو، اے کاش! مجھے خبر مل جائے تم کیا بولتے ہو اور لوگ تم سے کیا کیا کہا کرتے تھے؟ غرض کہ اس قسم کے کلمات حسرت آمیز کہتا اور پھر پھوٹ پھوٹ کر روتا۔

ایک دن کا قصہ ہے کہ یہ لڑکا اپنے باب ہارون رشید کے پاس آیا اور اس وقت اُمراء، وزراء اور ارکانِ دولت سب اپنے اپنے حال میں بیٹھے تھے اور آیا بھی اس حالت سے کہ ایک کمبل اوڑھے اور ایک چادر کا تہ بند کئے ہوئے، جب اس ہیئت کو اعیانِ سلطنت اور ارکانِ دولت نے ملاحظہ کیا، تو آپس میں بعض آدمی کہنے لگے کہ امیر المؤمنین اور خلیفہ المسلمین کو بادشاہوں میں ایسی ہی اولاد نے بدنام کیا ہے، اگر امیر المؤمنین اسکو تہدید اور تنبیہ کرے تو کچھ بعید نہیں کہ اپنی اس حالت کو چھوڑ دے۔

شدہ شدہ یہ بات خلیفہ ہارون رشید کے کانوں تک پہنچی، اس کو بھی یہ مشورہ پسند آیا اور بیٹھے سے کہا کہ بیٹا! تمہارے اس چال چلن نے مجھے رسوا کر دیا، اس نے یہ سن کر ہارون رشید کی طرف دیکھا لیکن جواب نہیں دیا۔

اتفاقاً ایک پرندہ قلعہ کے برج پر بیٹھا تھا، لڑکے نے اس کی طرف دیکھ کر کہا کہ اے پرندے تجھ کو تیرے پیدا کرنے والے کی قسم! تو میرے ہاتھ پر آ بیٹھ! وہ پرندہ یہ سن کو فوراً لڑکے کے ہاتھ پر آ بیٹھا، کچھ دیر کے بعد اس سے کہا اپنی جگہ

چلا جا، وہ چلا گیا، پھر یہ کہا کہا تجھے تیرے خالق کی قسم! امیر المؤمنین کے ہاتھ پر نہ آنا، وہ نہ اترا، اللہ رب العزت نے ان کے ہاتھ پر یہ کرامت ظاہر کی، پھر انہوں نے اپنے والد سے کہا ابا جان! آپ ہی نے مجھے اپنی حب دنیا کی وجہ سے رسوا کر دیا اور میں مصمم ارادہ کر لیا کہ میں آپ سے علیحدہ رہوں گا، اور یہ کہہ کر بے توشہ اور بے سامان چل کھڑا ہوا، صرف ایک قرآن شریف اور ایک انگوٹھی ہمراہ لی، چلتے چلتے بصرہ میں آ کر ٹھہرا اور مزدوروں کے ساتھ مٹی گارے کا کام اختیار کیا، اور ہفتہ بھر میں صرف ایک ہفتہ کے دن ایک درہم اور ایک دانگ کی مزدوری کر لیتا اور ایک ہفتہ اس کے لئے یہ کافی ہوتی۔

ابو عامر بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میرے گھر کی ایک دیوار منہدم ہو گئی تھی، میں اسے بنوانے کے ارادہ سے مزدوروں کی تلاش میں نکلا، دیکھا کہ مزدور کی ہیئت میں ایک خوبصورت جوان لڑکا ہے، میں نے ایسا حسین لڑکا پہلے نہ دیکھا تھا، اسکے سامنے ایک زنبیل ہے اور قرآن شریف کی تلاوت کر رہا ہے، میں نے اس سے کہا: لڑکے کچھ کام کرو گے؟ اس نے جواب دیا کیوں نہیں، کام کیلئے تو پیدا ہی ہوئے ہیں۔ لیکن یہ بات بتاؤ کہ کس قسم کا کام لو گے؟ میں نے کہا: گارے مٹی کا کام کرنا ہوگا۔ کہا بہتر ہے لیکن ایک درہم اور ایک دانگ لوں گا اور نماز کے وقت نماز پڑھوں گا۔ میں نے کہا: منظور ہے، چلئے! میں لیکر آیا اور کام میں لگا کر چلا گیا، جب مغرب کا وقت آیا تو آ کر کیا دیکھتا ہوں کہ اس نے دس آدمیوں کے برابر کا کام کیا ہے، میں اسے بجائے ایک درہم اور ایک دانگ کے دو درہم پورے دینے لگا۔ اس نے کہا اے ابو عامر میں اس کا کیا کروں گا؟ اور لینے سے صاف انکار کر دیا، پھر میں نے ایک درہم اور ایک دانگ دیکر اسے رخصت کر دیا۔

دوسرے دن پھر میں اسکی تلاش میں بازار گیا، ہر طرف تلاش کیا لیکن وہ کہیں نہ ملا، میں نے لوگوں سے پوچھا کہ ایک ایسی صورت و شان کا لڑکا جو مزدوری کرتا ہے، کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا وہ صرف ہفتہ کے دن مزدوری کرتا ہے۔ اب تم اس کو ہفتہ کے دن ہی دیکھو گے، میں نے سوچا کام کو موقوف رکھوں، جب وہ آئے، یہ کام اسی سے لیں گے، جب ہفتہ دن آیا، تو اس کی تلاش میں بازار آیا دیکھا اسی حالت میں موجود ہے، میں اس سے سلام کیا اور کام کیلئے اس سے کہا، اس نے اسی طرح کی شرط لگائی، میں سب قبول کر کے اسے لے آیا اور اسے کام پر لگا دیا اور دو روز بیٹھ کر دیکھا کہ یہ کس طرح اس قدر جلدی اتنا کام کر لیتا ہے اور میں ایسے موقع پر بیٹھا کہ میں اسکو دیکھوں اور وہ مجھے نہ دیکھ سکے۔

دیکھتا کیا ہوں کہ اس نے ہاتھ میں گارالیا اور اسے دیوار پر ڈالا، اس کے بعد اینٹیں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر لگتیں گئیں، میں نے اپنی جی میں کہا کہ خدا رسیدہ شخص ہے اور ایسے لوگوں کی اسی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعانت اور مدد ہوا کرتی ہے، جب اس نے شام کو واپسی کا قصد کیا، تو میں اسے تین درہم دینے لگا اس نے انکار کیا صرف ایک درہم اور ایک دانگ لیکر چلا گیا۔

تیسرے شنبہ کو پھر میں بازار آیا، تو اس جوان کو نہ دیکھا، لوگوں سے اس کا حال پوچھا معلوم ہوا کہ وہ تین دن سے ایک ویرانہ میں بیمار پڑا ہے اور موت اس کے قریب ہے۔ میں نے اس شخص کو کچھ دیا اور کہا کہ بھائی مجھے وہاں لے چل جس جگہ وہ بیمار ہو جو ان ہے۔ وہ مجھے ایک ویرانہ میں لے گیا دیکھا کہ نہ وہاں در ہے، نہ دروازہ، نہ مسہری، نہ کوئی سامان راحت اسی لقمہ و دق میدان میں بیٹھیں و بے بس، وہ جوان بیہوش پڑا ہے، میں نے جا کر سلام کیا اور دیکھا تو سر کے نیچے ایک اینٹ کا ٹکڑا رکھا ہوا ہے اور

مرنے کے قریب ہو رہا ہے۔ میں نے مکرر پھر سلام کیا تو آنکھ کھولی اور مجھے پہنچانا۔ میں نے اس کا سر لیکر اپنی گود میں رکھ دیا لیکن اس نے مجھے اس سے منع کیا اور یہ شعر پڑھے:

يَا صَاحِبِي لَا تَغْتَرِّبْتَنِّعْمَ فَالْعَمْرُ يَنْفُذُ وَالنَّعِيمُ يَزُولُ
وَإِذَا حَمَلْتِ إِلَى الْقُبُورِ جَنَازَةً فَاعْلَمْ بِأَنَّكَ بَعْدَ هَامَحْمُولُ

یعنی اے میرے دوست خوشی سے دھوکہ نہ کھا کیونکہ عمر جا رہی ہے اور عیش و عشرت بھی رخصت ہو رہا ہے۔ اور جب تو قبرستان میں کوئی جنازہ لے جاوے تو یہ جان لے کہ مجھے بھی ایک دن اسی طرح لے جائیں گے۔

پھر کہا اے ابو عامر! جب میرا طائر روح جسم عنصری سے پرواز کر جائے، تو مجھ کو غسل دینا اور میرے ان ہی کپڑوں میں کفن دینا، میں نے کہا کیوں نئے کپڑوں میں تجھے نہ کفناؤں؟ کہا مردہ کی بہ نسبت زندہ نئے کپڑوں کا محتاج ہوتا ہے، زندگی تو اسی حالت میں گزار دی، اب نئے نئے کپڑے کیا کریں گے۔ اور اے ابو عامر! اس کو یاد رکھو کہ اگر نئے کپڑے بھی ہوئے تو وہ بھی مٹی ہو جاویں گے، اگر کچھ رہے گا تو نیک عمل رہے گا۔

اور یہ میری زنبیل اور تہ بند لویہ گورن کو دینا، یہ قرآن اور انگشتی امیر المؤمنین ہارون رشید کے پاس پہنچا دینا، دیکھو یہ خیال رکھنا کہ تم اپنے ہاتھ سے امیر المؤمنین کے ہاتھ میں دینا اور یہ کہنا یہ میرے پاس تمہاری ایک امانت ہے، ایک مسافر مسکین لڑکے نے دی ہے۔

اور امیر المؤمنین سے یہ بھی کہنا کہ دیکھو، بیدار رہو اس غفلت اور دھوکہ میں تمہاری موت نہ آجائے، یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ طائر روح جسدی سے پرواز کر گئی، اس

وقت میں نے جانا کہ یہ خلیفہ کا جگر گوشہ ہے، میں نے اس کی سب وصیتوں کو پورا کیا۔ اور قرآن شریف اور انگشتی لیکر بغداد آیا اور خلیفہ ہارون رشید کے محل کے ارادہ سے نکلا اور ایک بلند مقام پر جو میں جا کر کھڑا ہوا دیکھا کہ عظیم الشان لشکر آ رہا ہے، اس میں تخمیناً ایک ہزار سوار ہوں گے، پھر اس کے بعد پے در پے دس دستے آئے اور ہر دستے میں ہزار ہزار سوار تھے، دسویں میں خلیفہ ہارون رشید تھے، میں نے پکارا کہ آپ کو قرابت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم ہے، ذرا ٹھہرو، جب امیر المؤمنین نے مجھ کو دیکھا اور آواز سنی تو ٹھہر گئے۔ میں نے قریب جا کر وہ قرآن شریف اور انگشتی سپرد کی اور جو کچھ اس لڑکے نے پیغام کہا تھا سب پہنچا دیا، امیر المؤمنین نے یہ سن کر کچھ دیر سر جھکا یا اور آنسو بہائے اور ایک دربان کو اشارہ کیا کہ اس شخص کو اپنے پاس رکھو، جب میں طلب کروں اس وقت میرے پاس لانا۔

ہارون رشید جب اپنی مہم سے لوٹ آئے حکم دیا کہ پردے چھوڑ دو، پردے ڈال دیئے گئے اور خلوت ہو گئی، اس وقت دربان سے کہا کہ اس شخص کو لاؤ اگرچہ وہ میرے غم کو تازہ ہی کریگا۔ دربان نے مجھ سے آکر کہا کہ اے ابو عامر امیر المؤمنین تمہیں بلارہے ہیں، اور نہایت غمگین و مخزون ہیں، اگر تمہارا ارادہ زیادہ بات کہنے کا ہو تو زیادہ مت کرنا، میں نے کہا اچھا: یہ کہہ کر میں اندر گیا، تو امیر المؤمنین نے کہا: اے ابو عامر! قریب آ بیٹھو! میں قریب ہوا بیٹھا اور پوچھا تم میرے لڑکے کو جانتے تھے اور وہ کیا کام کرتا تھا؟ میں نے کہا گارے اینٹ کے کام میں رہتا تھا، پھر پوچھا کیا تم نے بھی اس سے کام لیا ہے؟ میں نے کہا ہاں لیا ہے؟ کہا کہ تم کو اس سے ایسا کام لیتے ہوئے شرم نہ آئی؟ قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی تم نے پاس نہ کیا، میں نے کہا امیر المؤمنین خدا کیلئے مجھے معافی دو، میں اس سے واقف نہ تھا۔ اسکی وفات کے

وقت مجھے معلوم ہو کہ یہ آپ کا بیٹا اور عالی النسب ہے۔

پھر پوچھا کیا تم نے اسے اپنے ہاتھ سے غسل دیا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں! خود اپنے ہاتھ سے غسل دیا ہے، کہا ذرا ہاتھ لاؤ اور میرا ہاتھ لیکر اپنے سینے پر رکھ لیا، اور خوب آنسوؤں کی بہائے۔ اور کہا تم نے کس طرح اس مسافر بے کس، بے بس، سرمایہ حیات کو غسل و کفن دیا، تمہارے دل نے کیسے اس پر مٹی دینا گوارا کیا، یہ کہہ کر پھر بہت سے درناک اشعار پڑھے۔ اور بصرہ جانے کی تیاری کی۔

حاصل کلام یہ امیر المؤمنین مجھے لیکر بصرہ تشریف لے گئے اور اپنے لڑکے کی قبر پر آئے جب قبر کو دیکھا تو بیہوش ہو گئے، جب ہوش میں آئے تو چند اشعار غم و حسرت آمیز پڑھے اور حاضرین اور سب کو رولا دیا۔

ابو عامر کہتے ہیں کہ اس رات جب میں اپنے وظائف سے فارغ ہو کر سویا، دیکھتا کیا ہوں کہ ایک نور کا قبہ ہے اور اس پر ایک نور کا ابر ہے، ناگاہ ابر پھٹا اور اس میں سے وہ لڑکا کہتا ہوا نکلا کہ اے ابو عامر: حق تعالیٰ تم کو جزائے خیر دے، تم نے خوب میری وصیتوں کو پورا کیا، میں نے پوچھا بیٹا (تم پر کیا گذری) اور تمہارا ٹھکانہ کہاں ہوا؟ کہا:

إلى ربِّ كريم راضٍ غير غضبان، أعطاني مالا عين رأت ولا أذن سمعت
ولا خطر قلب بشر، وآلى على نفسه أن لا يخرج عبد من الدنيا مثل

خروجي إلا أكرمه مثل كرامتي، فاستقظت فرحاً. ①

ترجمہ: اپنے پروردگار رحیم و کریم کے پاس ہوں، اور مجھ سے راضی ہے، کچھ ناراض نہیں، اور مجھے ایسی ایسی نعمتیں عطا فرمائی ہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی کے دل پر ان کا خیال نہیں گزرا اور حق تعالیٰ نے قسم کھا کر فرمایا ہے کہ

① فضائل صدقات: ساتویں فصل، ص ۷۵ تا ۷۵/۷۵ دروض الریاحین: الحکایة الثامنة

جو بندہ دنیا کی نجاستوں سے ایسا نکل آئیگا جیسا کہ تو نکلا ہے، تو اسے ایسی ہی نعمتیں دوں گا جیسی تجھے دی ہیں، اس کے بعد جو میری آنکھ کھلی تو دل میں اسکی باتوں اور بشارت سے ایک خوشی و سرور پایا۔

امام ابو حازم رحمہ اللہ کا چالیس سال سے عبادت کا طریقہ

خليفة وقت سليمان بن عبد الملك رحمه الله نے امام ابو حازم رحمہ اللہ سے کہا: اے ابو حازم! کیا بات ہے کہ ہم موت کو برا جانتے ہیں؟ فرمایا: اس لیے کہ تم نے اپنی دنیا کو آباد کیا ہے اور تم آبادی سے ویرانہ کی جانب کوچ کرنا برا جانتے ہو۔ سلیمان نے کہا: تم سچ کہتے ہو، پھر کہا: کاش! مجھے معلوم ہوتا کہ کل میرا خدا کے یہاں کیا حال ہوگا؟ فرمایا: اپنا عمل کتاب اللہ پر پیش کر تجھے اپنا کل حال معلوم ہو جائے گا، اس نے کہا کتاب اللہ میں کہاں ملے گا، فرمایا: اس آیت میں ﴿إِنَّ الْأُبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ﴾ (الإنفطار: ۱۳، ۱۴) ترجمہ: یقین رکھو کہ نیک لوگ یقیناً بڑی نعمتوں میں ہوں گے اور بدکار لوگ ضرور دوزخ میں ہوں گے۔ سلیمان نے کہا: پھر اللہ کی رحمت کہاں گئی؟ فرمایا: قریب ہے محسنین اور نیکوکاروں کے، پھر سلیمان نے کہا: کاش! مجھے یہ معلوم ہوتا کہ اللہ کے سامنے پیشی کس طرح ہوگی؟ فرمایا: نیک لوگ اس طرح پیش ہوں گے جیسے مسافر اپنے گھر آتا ہے، خوش و خرم ہوتا ہے، اور بدکار ایسے پیش ہوگا جیسے کوئی بھاگا ہوا غلام ہو اور اُسے اپنے مولیٰ کے سامنے پکڑ کر لایا جائے، یہ سن کر سلیمان بن عبد الملک رونے لگے اور امام ابو حازم رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ آپ کس طرح نماز پڑھتے ہیں؟ فرمایا: جب وقت نماز کا قریب ہوتا ہے تو جملہ فرائض و سنن کی رعایت کے ساتھ وضو کامل کرتا ہوں، پھر قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر بیت اللہ کو سامنے، جنت کو دائیں طرف، جہنم کو بائیں طرف اور پل صراط کو پاؤں کے نیچے اور اللہ سبحانہ

تعالیٰ کو اپنے ہر عمل پر مطلع و خبردار تصور کر کے نماز پڑھتا ہوں اور یہ گمان کرتا ہوں کہ یہ میری آخری نماز ہے، اس کے بعد مجھے نماز پڑھنا میسر نہ ہوگا، پھر تعظیم کے ساتھ تکبیر کہتا ہوں اور تفکر کے ساتھ قرأت کرتا ہوں اور ذلت کے ساتھ رکوع اور تواضع کے ساتھ سجدہ اور اتمام کے ساتھ سلام پھیرتا ہوں، پھر اس خوف کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوتا ہوں کہ نہ معلوم یہ نماز میری قبول کی جاتی ہے یا میرے منہ پر ماری جاتی ہے، سائل نے ان سے پوچھا: کب سے تم ایسی نماز پڑھ رہے ہو؟ فرمایا: چالیس سال سے، اس نے کہا: **لَوْ دِدْتُ لَوْ صَلَّيْتُ فِي عُمْرِي كُلِّهِ صَلَاةً وَاحِدَةً مِنْ هَذِهِ الصَّلَاةِ، فَأَكُونُ مِنَ الْفَائِزِينَ.** ❶

ترجمہ: میں چاہتا ہوں کہ کاش! ساری عمر میں ایک نماز ایسی پڑھ لوں تو کامیاب ہو جاؤں۔

ایک شخص کا ذوق عبادت اور طویل مجاہدہ

حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک شخص کو جو طویل عرصے سے عبادت کر رہا تھا، اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت پیش آئی، اس نے ستر ہفتے تک اُس نے روزے رکھے اور مجاہدہ کیا، ایک ہفتے میں صرف سات چھوڑے کھاتا تھا اور شب و روز عبادت کرتا تھا، ستر ہفتے گزرنے کے بعد اس نے اپنی حاجت کے بارے میں دعا کی مگر دعا قبول نہیں ہوئی، اس نے اپنے نفس سے کہا کہ ”مِنْكَ أَتَيْتَ لَوْ كَانَ فِيكَ خَيْرٌ لَأَعْطَيْتَ حَاجَتَكَ“ اگر تجھ میں کوئی بات ہوتی تو تیری دعا ضرور قبول کی جاتی۔ اسی وقت ایک فرشتہ آیا اور اس نے کہا: اے ابن آدم تیری یہ ساعت ماضی کی تمام عبادتوں سے بہتر ہے، اللہ تعالیٰ نے تیری حاجت پوری کر دی ہے۔ ❷

❶ روض الرياحين: الحكاية الثالثة والأربعون بعد الثلاث مئة، ص ۲۸۴

❷ الزهد لابن حنبل: ص ۸۱، الرقم: ۵۰۱ / ذم الهوى: الباب الثالث، ص ۱۳۶

دن و رات میں چھ سو رکعات نوافل پڑھنا

مضارب بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ يَرْكَعُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلِ سِتِّمِائَةَ رَكْعَةٍ، وَيَقُولُ:
لَوْلَا الضَّعْفُ وَالسَّنُّ لَمْ أَطْعَمُ بِالنَّهَارِ. ❶

ترجمہ: حسین بن فضل دن و رات میں چھ سو رکعات پڑھتے تھے اور کہتے: اگر ضعف اور بوڑھا پانہ ہوتا تو میں دن کو کھانا نہ کھاتا (یعنی ہمیشہ روزہ رکھتا)۔

حضرت علی بن عبد اللہ رحمہ اللہ کی کثرت سے عبادت و ریاضت
امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ يَسْجُدُ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ سَجْدَةٍ. ❷

ترجمہ: علی بن عبد اللہ بن عباس ہر روز ایک ہزار سجدے کیا کرتے تھے (یعنی پانچ سو رکعات پڑھتے تھے، یا ایک سجدے سے مراد ایک رکعت ہے کہ ایک ہزار رکعات روزانہ پڑھتے تھے، اللہ رب العزت نے ان حضرات کے اوقات میں برکت ڈالی تھی، اور ان کے دلوں کو اپنی محبت سے منور کر دیا اور ان کے لئے عبادت سہل کر کے اور انہیں اس کی حلاوت نصیب کر دی تھی۔)

حضرت مرہ ہمدانی رحمہ اللہ روزانہ چھ سو رکعات نوافل پڑھتے تھے
امام عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ مَرْهَةً يُصَلِّي كُلَّ يَوْمٍ سِتِّمِائَةَ رَكْعَةٍ. ❸

ترجمہ: مرہ ہر روز چھ سو رکعات نماز پڑھتے تھے۔

❶ تاریخ الإسلام: الطبقة التاسعة والعشرون، ج ۲۱ ص ۱۶۳، الرقم: ۲۳۲

❷ العبر فی خبر من غیر: سنة ثمان عشرة ومئة، ج ۱ ص ۱۱۳

❸ تاریخ الإسلام: الطبقة التاسعة، ج ۶ ص ۱۰۴، رقم الترجمة: ۱۴۲

یہ بھی منقول ہے کہ یہ اتنا لمبا سجدہ کرتے کہ مٹی ان کی پیشانی کھا لیتی۔
جب یہ بوڑھے ہو گئے تو ان سے پوچھا گیا کہ کتنی رکعات ابھی باقی ہے؟ (یعنی اب
کتنی رکعات پڑھ سکتے ہو،) تو فرمایا: الشَّطْرُ خَمْسُونَ وَمِائَتِي رَكْعَةً، آدھی
یعنی دو سو پچاس رکعات۔ ❶

اتنی عبادت کرتے کہ حضرت عطاء بن سائب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَأَيْتُ مُصَلِّيَ مَرَّةً الْهَمْدَانِيَّ مِثْلَ مَبْرَكِ الْبَعِيرِ. ❷

ترجمہ: میں نے مرہ ہمدانی کے مصلیٰ کو دیکھا ایسا تھا جیسا کہ اونٹ بیٹھنے کی جگہ ہو۔

ساری رات عبادت میں قیامت اور آہ وزاری

عمر بن عتبہ بن فرقد سلمیٰ رحمہ اللہ رات کو اپنے گھوڑے پر نکلتے اور قبرستان پر کھڑے
ہو کر کہتے:

يَا أَهْلَ الْقُبُورِ قَدْ طَوَيْتِ الشُّحُفَ، وَقَدْ رُفِعَتِ الْأَعْمَالُ، ثُمَّ يَبْكِي

وَيَصْفُ قَدَمَيْهِ حَتَّى يُصْبِحَ فَيَرْجِعُ فَيَشْهَدُ صَلَاةَ الصُّبْحِ. ❸

ترجمہ: اے قبر والو! یقیناً تمہارے صحیفے لپٹ دیے گئے اور اعمال اٹھالیے گئے، پھر
رونے لگ جاتے اور اپنے قدموں پر (نماز کے لیے) کھڑے ہو جاتے حتیٰ کہ صبح
ہو جاتی پھر صبح کی نماز میں حاضر ہوتے۔

حضرت عراق بن مالک کی کثرت عبادت

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَكْثَرَ صَلَاةً مِنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ وَذَلِكَ أَنَّهُ يَرْكَعُ فِي

❶ الثقات للعجلي: باب الميم، ج ۱ ص ۴۲۴، الرقم: ۱۵۵۵

❷ تاريخ الاسلام: الطبقة التاسعة، ج ۶ ص ۱۰۴، رقم الترجمة: ۱۴۲

❸ تاريخ الإسلام: الطبقة الثامنة، ج ۵ ص ۲۹۳، رقم الترجمة: ۲۲۵

کُلَّ عَشْرٍ وَيَسْجُدُ. ❶

ترجمہ: میں نے عراق بن مالک سے زیادہ نماز پڑھنے والا کسی کو نہیں جانتا، وہ اس لیے کہ یہ ہر دس آیات میں رکوع اور سجدہ کرتے ہیں۔

چالیس سال سے عشاء کے وضو سے فجر کی نماز

حضرت عاصم بن علی رحمہ اللہ حضرت یزید بن ہارون رحمہ اللہ کے متعلق فرماتے ہیں:

فأما يزيد فكان إذا صلى العتمة لا يزال قائماً حتى يصلى الغداة

بذلك الوضوء نيفاً وأربعين سنة. ❷

ترجمہ: یزید بن ہارون رحمہ اللہ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد ساری رات قیام اللیل میں گزارتے تھے، یہاں تک کہ صبح کی نماز اسی وضو سے تقریباً چالیس سال سے زائد عرصے تک پڑھی۔

امام اوزاعی رحمہ اللہ کی عبادت و ریاضت

امام ضمیرہ بن ربیعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَجَجْنَا مَعَ الْأَوْزَاعِيِّ سَنَةَ خَمْسِينَ وَمِائَةٍ، فَمَا رَأَيْتُهُ مُضْطَجِعاً فِي لَمَحْمَلٍ

فِي لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ قَطُّ، كَانَ يُصَلِّي، فَإِذَا غَلَبَهُ النَّوْمُ، اسْتَدَّ إِلَى الْقَتَبِ. ❸

ترجمہ: ہم نے امام اوزاعی کیساتھ سن ۱۵۰ ہجری میں حج کیا، پس میں نے ان کو دن میں اور نہ ہی رات میں کجاوے میں ٹیک لگا کر نہیں دیکھا، یہ نماز پڑھتے ہی رہتے تھے، جب ان پر نیند غالب ہوتی تو ایک ستون سے ٹیک لگا لیتے۔

❶ تاریخ مدینہ دمشق: حرف العین، ترجمہ: عراق بن مالک، ج ۴۰ ص ۱۷۱، رقم الترجمة: ۴۶۷۶

❷ تاریخ بغداد: ترجمہ: یزید بن ہارون بن زاذی، ج ۱۴ ص ۳۴۳، رقم الترجمة: ۷۶۶۱

❸ تاریخ مدینہ دمشق: حرف العین، ترجمہ: عبد الرحمن بن عمرو الأوزاعی،

عبادت کے دوران ایسی کیفیت کہ قیمتی گھوڑے کی چوری ہونے کی پرواہ نہیں حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ ایک دن نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کا گھوڑا آپ کے سامنے بندھا ہوا تھا، چور آیا اور آپ کے گھوڑے کو کھول کر اس پر سوار ہوا کہ چلا گیا، لیکن آپ نے نماز نہ توڑی اور گھوڑا بیس ہزار درہم کا تھا، لوگ آپ کے پاس آئے اور ملامت کرنے لگے اور کہنے لگے: یہ کس قدر کوتاہی ہے کہ چور کو گھوڑا لے جاتے ہوئے دیکھ رہے ہو اور خاموش ہو، اس وقت نماز توڑ کے گھوڑا لے لیتے، پھر نماز پڑھ لیتے، نماز تو بعد میں بھی ہو جاتی ہے، آپ نے فرمایا:

يا قوم كنت فيما هو أهمّ عليّ، أو قال: أحبّ إليّ من الفرس ومن مئة ألف

فرس. ❶

ترجمہ: اے لوگو! میں ایک نہایت ضروری کام میں مشغول تھا اور وہ ایسا کام تھا جو گھوڑے سے زیادہ پسندیدہ کام تھا بلکہ لاکھ گھوڑوں سے بھی زیادہ محبوب تھا۔ عبادت میں کیسا ذوق و شوق ہے کہ فرما رہے ہیں مجھے عبادت ایک لاکھ گھوڑوں سے زیادہ محبوب ہے، بیس ہزار درہم کا گھوڑا ہے، لیکن اس کے لئے نماز نہیں توڑی، اللہ رب العزت کے ساتھ کیسا تعلق تھا۔

تہجد کے لئے خوبصورت لباس اور خوشبو کا اہتمام کرنے والے

حضرت یزید بن حنیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ کو حضرت مغیرہ بن حکیم الصنعانی رحمہ اللہ کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا:

إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ لِتَهَجْدِ لَيْسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ وَيَتَنَاوَلُ مِنْ طِيبِ أَهْلِهِ

وَكَانَ مِنَ الْمُتَهَجِّدِينَ. ❷

❶ روض الرياحين: الحكاية الثانية والثمانون بعد الأربع مئة، ص ۳۸۴

❷ حلية الأولياء: ترجمة: عبد العزيز بن أبي رواد، ج ۸ ص ۱۹۵

جب وہ تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے کپڑوں میں سب سے اچھے کپڑے زیب تن کرتے اور اپنے گھر والوں کو خوشبو بھی لگاتے تھے اور اہل تہجد میں ان کا ایک خاص مقام ہے۔

حورِ عین کا مہر تہجد کی نماز ہے

امام ازہر بن مغیث رحمہ اللہ تہجد گزار بزرگ تھے، انہوں نے خواب میں ایک عورت دیکھی جو دنیا کی عام عورتوں سے مختلف تھی، کہتے ہیں کہ میں نے اس پوچھا: اے عورت تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میں حور ہوں، میں نے کہا: مجھ سے نکاح کر لے، اس نے کہا: میرے مالک کے پاس نکاح کیلئے پیغام بھیجو اور میرا مہر ادا کرو، میں نے اس کا مہر دریافت کیا، حور نے بتلایا کہ ”طُولُ التَّهَجُّدِ“ تہجد میں طویل قیام کرنا۔ ❶

عمر بن منکدر رحمہ اللہ کا تہجد کا اہتمام

عمر بن منکدر رحمہ اللہ پوری رات روتے ہوئے گزارتے، انکی ریاضت و مشقت انکی ماں پر گراں گزرتی تھی، (یعنی عبادت و ریاضت میں اتنی تکلیف اٹھاتے تھے کہ والدہ کو ان پر خوب ترس آتا تھا) تو ماں نے انکے بھائی محمد بن منکدر سے کہا: عمر جو کر رہے ہیں انکی یہ مشقت مجھ پر گراں گزرتی ہے، آپ اس بارے میں ان سے بات کریں، انکے بھائی کیساتھ امام ابو حازم رحمہ اللہ نے بھی جا کر عمر بن منکدر رحمہ اللہ سے کہا: آپ کی یہ مشقت ماں پر گراں گزرتی ہے، تو انہوں نے کہا:

فكيف أصنع؟ إن الليل إذا دخل عليَّ هالني فأستفتح القرآن وما

تنقصني نهمني فيه. ❷

❶ إحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل، ج ۱ ص ۳۵۶

❷ صفة الصفوة: ذكر المصطفين من طبقات أهل المدينة من التابعين ومن بعدهم،

ترجمہ: میں کیا کروں؟ جب رات آتی ہے مجھے خوف و ہراس میں ڈال لیتی ہے، پس میں قرآن مجید شروع کرتا ہوں اور رات گزر جاتی ہے میری حاجت و خواہش پوری نہیں ہوتی۔ (یعنی جس طرح عبادت کرنی چاہیے اس طرح مجھ سے نہیں ہوتی۔)

نئے مالک کے ہاں تہجد کا اہتمام نہ ہونے پر پابندی کا سابقہ آقا کی طرف لوٹنا حسن بن صالح رحمہ اللہ کی ایک باندی تھی جسکو انہوں نے کسی شخص کے ہاتھ فروخت کر دیا تھا، وہ لے کر چلا گیا۔ رات کے درمیان وہ باندی اٹھی اور کہنے لگی: اے گھر والو: نماز کے لیے کھڑے ہو جاؤ، گھر والوں نے کہا: کیا صبح ہو گئی؟ اس نے کہا کہ کیا تم لوگ فرائض کے سواء اور نماز نہیں پڑھتے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں، ہم سوائے فرض کے (نوافل تہجد وغیرہ) ادا نہیں کرتے۔ یہ باندی حسن بن صالح رحمہ اللہ کے پاس واپس آئی اور کہنے لگی: اے میرے مولا! آپ نے مجھے ایسے لوگوں کے ہاتھ بیچا ہے جو تمام رات سوتے ہیں، مجھے اندیشہ ہے کہ ان کے آرام کو دیکھ کر میری ہمت پست نہ ہو جائے، اس لیے آپ مجھے واپس لے لیجیے، چنانچہ حسن رحمہ اللہ نے ان لوگوں سے باندی کو واپس لے لیا۔ ❶

عامر بن عبد اللہ بن زبیر رحمہ اللہ کی عبادت و ریاضت

مالک بن انس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عامر بن عبد اللہ بن زبیر رحمہ اللہ مسجد نبوی میں عشاء کی نماز پڑھ کر گھر تشریف لے جانے کا ارادہ فرماتے تو کسی دعا کا خیال پیش آجاتا تو ”فیرفع یدیدہ فما یزال کذلک حتی ینادی بالصبح فیرجع الی المسجد فیصلی الصبح بوضوء العتمة“ ادھر ہی ہاتھ اٹھا لیتے اور صبح کی اذان تک دعا فرماتے، پھر مسجد لوٹ کر عشاء کی وضو سے صبح کی نماز پڑھ لیتے تھے۔ ❷

❶ إحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل، ج ۱ ص ۳۵۵

❷ صفة الصفة: ذكر المصطفين من طبقات أهل المدينة من التابعين ومن بعدهم، ج ۱ ص ۳۷۳، الرقم: ۱۷۴

چالیس سال سے رات بستر پر آرام نہیں کیا

ابوبکر محمد بن عمرو رحمہ اللہ کی بیوی کہتی ہے کہ ”ما اضطجع أبو بکر علی فراشه منذ أربعين سنة بالليل“ چالیس سال سے ابوبکر نے رات میں اپنے بستر پر آرام نہیں کیا۔ ❶

دن و رات میں ایک ہزار نوافل پڑھتا

یحییٰ بن مسکین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ما رأيت أحدا قط أكثر ركوعا وسجودا من مصعب بن ثابت كان يصلي في كل يوم وليلة ألف ركعة ويصوم الدهر.

ترجمہ: میں نے مصعب بن ثابت رحمہ اللہ سے زیادہ کسی کو رکوع و سجدہ کرنے والا نہیں دیکھا، آپ دن و رات میں ایک ہزار نوافل ادا کرتے اور ہمیشہ روزے رکھتے۔
زیر بن بکار فرماتے ہیں کہ:

❷ كان مصعب بن ثابت من اعبد أهل زمانه صام خمسين سنة.

ترجمہ: مصعب بن ثابت رحمہ اللہ اپنے زمانے کے عبادت گزار بندوں میں سے تھے، انہوں نے پچاس سال روزے رکھے۔

حضرت فضیل بن ریاض رحمہ اللہ کا ذوق عبادت

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کے لیے مسجد میں ایک چٹائی بچھائی جاتی، آپ رات

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفين من طبقات أهل المدينة من التابعين ومن بعدهم،

ج ۱ ص ۳۷۴، الرقم: ۱۷۵

❷ صفة الصفوة: ذكر المصطفين من طبقات أهل المدينة من التابعين ومن بعدهم،

ج ۱ ص ۳۹۵، الرقم: ۱۸۸

کے اول حصہ میں نماز پڑھتے، پھر جب نیند کا غلبہ ہوتا تو اس بورے پر کچھ دیر آرام فرماتے اور پھر نماز کے لیے کھڑے ہو جاتے، پھر غلبہ ہوتا تو لیٹ جاتے، پھر کھڑے ہو جاتے اور صبح تک یہی عمل فرماتے۔^①

تہجد کے چھوٹے پر بستر پر نہ سونے کی قسم کھانا

ایک بزرگ سفر سے واپس تشریف لائے، گھر والوں نے ان کے آرام کے لیے بستر بچھادیا، وہ سو گئے، اس قدر نیند آئی کہ رات کی عبادت فوت ہوگئی ”فَحَلَفَ أَنْ لَا يَنَامَ بَعْدَهَا عَلَى فِرَاشٍ أَبَدًا“، انہوں نے قسم کھائی کہ آئندہ کبھی بستر پر نہیں سوؤں گا۔^②

ایک غلام کا ذوق عبادت

کسی شخص نے ایک غلام خریدا تھا، تو اس غلام نے اپنے آقا سے تین شرطیں طے کیں، پہلی یہ کہ جب نماز کا وقت آئے تو آپ مجھے نہ روکیں گے۔ دوسری یہ کہ آپ مجھ سے صرف دن میں خدمت لے سکیں گے مگر رات کو مجھ پر یہ پابندی نہ ہوگی۔ تیسرے یہ کہ میرے رہنے کے لئے کوئی ایسا کمرہ عنایت فرمائیں گے جو میرا پسندیدہ ہو اور دوسرے شخص کو اس میں آنے کی اجازت نہ ہوگی۔

چنانچہ آقا نے غلام کی تینوں شرطیں منظور کر لیں اور غلام کو حکم دیا کہ اپنے رہنے کے لئے محل سرائے میں حسبِ دل خواہ کمرہ پسند کر لے، جس میں ایک سے ایک بہتر ساز و سامان کے ساتھ آراستہ تھا۔ پس غلام نے تمام کمروں کو دیکھ بھال کر اپنے لئے ایک ویران کمرہ پسند کیا جو بغیر چھت کے تھا، اس پر آقا نے دریافت کیا کہ آخر تم نے یہ

① صفة الصفوة: ذكر المصطفين من طبقات أهل مكة من التابعين ومن بعدهم،

ج ۱ ص ۲۲۸، الرقم: ۲۱۸

② إحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل، ج ۱ ص ۳۵۵

ویران کمرہ کیوں پسند کیا؟ کمرے تو اور بھی بہت ہیں، اپنے آقا سے یہ بات سن کر غلام نے جواب دیا کہ میرے آقا! شاید آپ کو معلوم نہیں کہ ویران جگہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے آباد ہو جاتی ہے۔

اس کے بعد اس غلام نے اس ویران کمرہ میں رات کو رہنا شروع کر دیا اور یہ بات پہلے ہی طے ہو چکی تھی کہ رات کو غلام آزاد رہے گا، جب غلام کو اپنے پسندیدہ آزاد کمرہ میں رہتے ہوئے کچھ عرصہ گزر گیا، تو اس کے آقا نے ایک دن رات کو بزم احباب منعقد کی اور نصف شب کے بعد جب دوست احباب رخصت ہو گئے، تو مالک مکان چہل قدمی کرتا ہوا غلام کے کمرہ کی جانب جا نکلا، تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک نورانی قندیل نے اوپر سے آ کر کمرہ کی خالی چھت کو گھیر رکھا ہے اور غلام سجدہ میں پڑا ہوا اپنے رب سے دعا اور مناجات میں مصروف ہے کہ: میرے پروردگار! دن کو تو نے میرے آقا کی خدمت میرے ذمہ واجب کر دی ہے، اگر یہ خدمت میرے ذمہ نہ ہوتی تو میں رات دن تیری عبادت میں مشغول رہتا، لہذا تو میرا عذر قبول فرما۔

اس کا مالک تعجب کے ساتھ صبح صادق تک اس عجیب منظر کو دیکھتا رہا، چنانچہ صبح ہوتے ہی وہ نورانی قندیل آسمان پر چلی گئی اور چھت بند ہو گئی۔ مالک نے اپنی بیوی سے اس کا تذکرہ کیا اور دوسرے روز وہ مالک اور اس کی بیوی دونوں اس منظر کو دیکھنے گئے، تو اس شب میں بعینہ وہی منظر دیکھا جو پہلی شب میں مالک دیکھ چکا تھا۔

صبح ان دونوں نے غلام کو بلا کر کہا کہ: تو اللہ کے واسطے آزاد ہے تاکہ اپنی خواہش کے مطابق رات دن اللہ کی عبادت میں مشغول رہ سکے، جس سے تو معذرت کرتا رہتا ہے۔ اس کے ساتھ اس مالک اور اس کی بیوی نے غلام سے اس کی ان کرامتوں کا ذکر کیا جو رات کو وہ دونوں دیکھ چکے تھے۔

بس اب کیا تھا جب غلام کو معلوم ہوا کہ ان پر اس کا پردہ فاش ہو گیا ہے تو اس نے اسی وقت دربارِ الہی میں ہاتھ اٹھا کر دعا کی: اے میرے پروردگار! میں نے تجھ سے دعا کی تھی کہ میرا راز کسی پر نہ کھولو، مگر اب جبکہ میرا بھید دوسروں پر ظاہر ہو گیا جس کو میں مخفی رکھنا چاہتا تھا تو مجھ کو اپنے پاس بلا لے۔

چنانچہ اسی حالت میں اس کی روحِ قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی اور وہ واصلِ بحق ہو گیا، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ (آمین) ❶

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ کا کثرت سے عبادت و ریاضت

علامہ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ علومِ سلوکِ تصوف اور ان اشارات و دقائق کے عالم تھے، آپ بڑے عبادت گزار، شب بیدار، تہجد گزار، انتہائی لمبی نمازیں پڑھنے والے ذاکر و شافل، رب کے آگے آہ زاری کرنے والے، رب سے محبت اور اس کے حضور توبہ و انابت کرنے والے، اس کے آگے عجز و نیاز احتیاط و اقتدار کرنے والے، اور نہایت عبادت کرنے کے بعد بھی اس کے آگے عاجز و انکساری کرنے والے تھے، میں نے کسی کو آپ جیسی عبادت کرتے نہیں دیکھا، اپنی قید کے زمانہ میں آپ فکر و تدبر کے ساتھ قرآن کی تلاوت میں مشغول رہتے تھے۔ چنانچہ اس کی برکت سے آپ پر خیر کثیر کے دروازے کھلے اور آپ کو ذوقِ صحیح کا عظیم حصہ نصیب ہوا، اور اس سبب سے آپ اہلِ معارف کے علوم پر کلام کرنے پر اور ان کے دقائق و غوامض میں داخل ہونے پر بھرپور قدرت رکھتے تھے۔ آپ کی تصانیف

ان تذکروں سے بھری پڑیں ہیں۔ ❷

❶ حکایتوں کا گلدستہ: ص ۲۶ تا ۲۸

❷ ذیل طبقات الحنابلة: ترجمہ: شمس الدین ابو عبد اللہ بن قیم الجوزیة، ج ۵ ص ۱۷۳

اکابر علمائے دیوبند کی شب بیداری اور ذوق عبادت

حضرت حاجی امد اللہ رحمہ اللہ کا ذوق عبادت

حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حاجی امد اللہ صاحب مہاجر کی رحمہ اللہ کو نسبت صلوتیہ حاصل تھی۔ ہر وقت نماز ہی کی لگن دل میں رہتی تھی۔ ایک مرتبہ حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نے مجھ سے یہ سوال کیا کہ امد اللہ مانگ کیا مانگتا ہے تو میں اللہ تعالیٰ سے یہی کہوں گا کہ مجھے آپ عرش کے نیچے ایک گز جگہ مصلے کے لیے عنایت فرمادیں تاکہ میں وہاں پر نماز پڑھتا رہوں۔

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ کو نسبت صلوتیہ حاصل ہو گئی تھی اس نسبت کی وجہ سے ان کے قلب میں نماز کا ذوق پیدا ہو گیا تھا۔ اس لیے ان کے سامنے جنت اور جنت کے محلات اور اس کی حوریں سب ہیچ تھیں۔ بس قلب میں ہر وقت نماز ہی کا فکر رہتا تھا، اس کا مطلب یہ نہیں کہ دیگر اعمال کا ذوق نہیں تھا بلکہ ہر عمل خیر کا ذوق تھا۔ البتہ سب اعمال میں جس کا غلبہ تھا وہ نسبت صلوتیہ کا تھا۔

اسی لیے حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ سات قسم کے لوگ ایسے ہوں گے جو قیامت کے دن عرش کے سائے کے نیچے ہوں گے، ان میں دو قسم کے یہ لوگ بھی ہیں۔ پہلا وہ شخص جو اللہ ہی کے لیے کسی سے محبت کرتا ہے اور انہیں کے لیے کسی سے بغض رکھتا ہے اور دوسرا وہ شخص جس کا دل مسجد میں انکار ہوتا ہے۔

یعنی جب مسجد سے نماز پڑھ کر آتا ہے تو انتظار کرتا رہتا ہے کب اذان ہو اور میں نماز کے لیے اللہ کے دربار میں حاضر ہو جاؤں اور یہ دولت اسی شخص کو ملتی ہے جس کے اندر

نماز کی نسبت پیدا ہو جاتی ہے۔ ①

فائدہ: آدمی کو جس چیز سے محبت ہو جاتی ہے اسی سے دل لگی ہو جاتی ہے۔ نماز اللہ تبارک و تعالیٰ کے قرب، محبت اور رحمت کے حصول کا اہم ذریعہ ہے۔ اس لیے حضرات اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کو اس سے بڑا لگاؤ ہو جاتا ہے اور نماز میں ہی چین اور سکون ملتا ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے اندر نماز کی محبت اور لگن پیدا کریں اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب تمام نمازوں کو مکمل پابندی کی جائے۔

علامہ قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کا ذوق عبادت

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمہ اللہ کا دستور تھا کہ عشاء کے بعد دودھ استعمال فرماتے تھے، چنانچہ جوں ہی آپ تشریف لاتے اہلیہ محترمہ دودھ کا پیالہ لے کر حاضر ہوتیں، مگر آپ ذوق عبادت میں نوافل کی نیت باندھ لیتے اور رات بھر اسی طرح عبادت میں گزار دیتے، اہلیہ محترمہ کا بیان ہے کہ کبھی کبھی ایسا ہوتا کہ حضرت نے نوافل میں پوری شب گزار دی اور میں بھی پوری شب پیالہ لئے کھڑی کی کھڑی رہ گئی، اللہ اللہ بیوی ہو تو ایسی آج اس کا تصور کرنا بھی مشکل ہے، ہمارے اسلاف نے جہاں اوروں پر اثر ڈالا وہاں سب سے زیادہ اپنی بیوی ہی پر اثر ڈالا، خود حضرت نانوتوی رحمہ اللہ ہی کی اہلیہ محترمہ کا واقعہ نقل کیا ہے کہ:

اذان کی ”حَسْبِيَ عَلَى الصَّلَاةِ“ پر کام کو چھوڑ کر اس طرح اٹھ جاتی تھیں کہ گویا اس کام سے کبھی کوئی واسطہ ہی نہ تھا، بالکل ہر چیز سے بے گانہ بن جاتیں۔

فائدہ: کاش مسلمانوں کی تمام عورتوں میں دین کا یہی شغف پیدا ہو جاتا پھر مسلمانوں کے اعمال و اخلاق میں دیکھتے ہی دیکھتے ایک انقلاب عظیم پیدا ہو جاتا اور پوری

مسلمان دنیا سنور جاتی۔ ①

علامہ رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کا ذوق عبادت و تلاوت

آپ بیتی میں حضرت گنگوہی قدس سرہ کے مجاہدات میں یہ لکھا گیا ہے کہ ریاضت و مجاہدہ کی یہ حالت تھی کہ دیکھنے والوں کو رحم آتا اور ترس کھایا کرتے تھے۔

چنانچہ اس پیرانہ سالی میں جبکہ آپ ستر سال کی عمر سے متجاوز ہو گئے تھے، کثرت عبادت کا یہ عالم تھا کہ دن بھر کا روزہ اور بعد مغرب چھ کی جگہ بیس رکعت صلوٰۃ الاوابین پڑھا کرتے تھے، جس میں تخمیناً دو پارے قرآن مجید سے کم تلاوت نہ ہوتی تھی۔ پھر اس کے ساتھ رکوع، سجدہ اتنا طویل کہ دیکھنے والوں کا سہو کا گمان ہوتا، نماز سے فارغ ہو کر مکان تک جانے اور کھانا کھانے کے لیے مکان پر ٹھہرنے کی مدت میں کئی پارے کلام مجید ختم کرتے تھے۔ پھر تھوڑی دیر بعد نماز عشاء اور صلوٰۃ التراويح جس میں گھنٹے سوا گھنٹے سے کم خرچ نہ ہوا تھا، تراویح سے فارغ ہو کر ساڑھے دس گیارہ بجے آرام فرماتے اور دو اڑھائی بجے خود ہی اٹھ کھڑے ہوتے تھے بلکہ بعض دفعہ خدام نے ایک ہی بجے آپ کو وضو کرتے پایا۔ اس وقت اٹھ کر اڑھائی تین گھنٹے تک تجدید میں مشغولیت رہتی تھی۔ بعض مرتبہ سحری کھانے کے لیے کسی خادم کو پانچ بجے جانے کا اتفاق ہوا تو آپ کو نماز ہی میں مشغول پایا۔ صلوٰۃ فجر کے بعد آٹھ ساڑھے آٹھ بجے تک وظائف اور مراقبہ و ملاحظہ میں مصروفیت رہتی، پھر اشراق پڑھتے اور چند ساعت استراحت فرماتے۔ اتنے میں ڈاک آجاتی تو خطوط کے جوابات اور فتاویٰ لکھواتے اور چاشت کی نماز سے فارغ ہو کر قیلولہ فرماتے تھے۔

ظہر کے بعد حجرہ شریفہ بند ہو جاتا اور تا عصر کلام اللہ کی تلاوت میں مشغول رہتے تھے، باوجود یہ کہ اس رمضان میں جس کا مجاہدہ لکھا گیا ہے پیرانہ سالی و نقاہت کے ساتھ وجع الورک کی تکلیف شدید کا یہ عالم تھا کہ استنجا گاہ سے حجرہ تک تشریف لانے میں حالانکہ

پندرہ سولہ قدم کا فاصلہ ہے مگر راہ میں بیٹھنے کی نوبت آتی تھی۔ اس حالت پر فرانسز تو فرانسز نوافل بھی کبھی بیٹھ کر نہیں پڑھے۔

بارہا خدام نے عرض کیا کہ آج بیٹھ کر ادا فرماویں تو مناسب ہے، مگر آپ کا جواب یہی تھا ”دہنیں، جی یہ کم ہمتی کی بات ہے، اللہ دے ہمت۔ آخر ”أَفَلَا اَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا“ کے قائل کی نیابت کوئی سہل نہ تھی جو اس ہمت کے بغیر حاصل ہو جاتی۔

یوں تو ماہِ رمضان المبارک میں آپ کی ہر عبادت میں بڑھوتری ہو جاتی تھی، مگر تلاوت کلام اللہ کا شغل خصوصیت کے ساتھ اس درجہ بڑھتا تھا کہ مکان تک آنے میں کوئی بات نہ فرماتے تھے۔ نمازوں میں اور نمازوں کے بعد تحمیناً نصف ختم قرآن مجید آپ کا یومیہ معمول قرار پایا تھا۔ ❶

مولانا عبد الرحمن خورجوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں گنگوہ حاضر ہوا، رمضان کا مہینہ تھا اور تراویح میں ختم قرآن مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ ہی سنایا کرتے تھے، ایک شب آپ نے تراویح شروع کی، میں بھی جماعت میں شریک تھا، قرآن مجید پڑھتے پڑھتے آپ اس مقام پر پہنچے جہاں خوف و خشیت دلایا گیا تھا، جماعت میں سب پر اس قرأت کا اتنا اثر ہوا کہ کوئی رو رہا ہے، کسی کے بدن پر لرزہ طاری ہے، کوئی بے قرار اور کانپ رہا ہے، اس رکوع کے بعد جب آپ نے دوسرا رکوع شروع کیا جسمیں رحمت الہی کا بیان تھا تو اس وقت دفعتاً تمام جماعت پر سرور طاری ہو گیا، یہاں تک کہ بعض مقتدی ہنسی ضبط نہ کر سکے اور قہقہہ جاری ہو گیا۔ ❷

حضرت مولانا عاشق الہی میرٹھی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت اقدس مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ حجرہ شریفہ میں تلاوت قرآن میں مشغول تھے، آپ

❶ آپ بیتی: آپ بیتی نمبر ۶، نصل نمبر ۸، حضرت مولانا گنگوہی رحمہ اللہ کے مجاہدات: ج ۲ ص ۱۰۶

❷ تذکرۃ الرشید: ج ۲ ص ۱۹۸

کے خادم مولانا محمد تکی صاحب پیچھے بیٹھے ہوئے تھے، میں بھی دبے پاؤں اس طرح خاموشی سے جا کر بیٹھا کہ حضرت نے آہٹ بھی نہ سنی، تھوڑی دیر میں مولانا محمد تکی صاحب کسی ضرورت سے باہر تشریف لے گئے اور میں تنہا بیٹھا رہ گیا اور رفتہ رفتہ یہ نوبت پہنچی کہ آپ کا سارا جسم کانپنے لگا، بے اختیار آنسو بہنے لگے، آواز رک گئی، ہر چند آپ پڑھنا چاہتے مگر گریہ کا غلبہ حلق کو پکڑ لیتا تھا، اللہ گواہ ہے کہ خوف کی جو حالت اس وقت حضرت پر طاری تھی شاید وہ حالت اس کمزور اور ضعیف القلب شخص پر بھی طاری نہ ہوگی جو کسی خونخوار شیر کے سامنے پڑا ہو، اور جو خشیت آپ پر مسلط تھی غالباً کسی طاقتور اور ظالم و جابر دشمن بادشاہ کے سامنے کسی زبردست خطا کار غلام پر بھی ظاہر نہیں ہوگی۔ آپ کی اس حالت پر اتفاقاً اور عمر بھر میں پہلی بار میری نظر پڑی تھی، میں اب تک بھی نہیں جانتا کہ آپ کس بات سے ڈرتے تھے اور کیوں کانپ رہے تھے؟ یہی قرآن مجید جس کو اول سے آخر تک مسلمان پڑھا کرتے ہیں، حضرت بھی پڑھ رہے تھے لیکن خدا جانے وہ مضمون کونسا اور کہاں ہے جس سے ایسا خوف یا خشیت پیدا ہو جاتی ہے؟ میں حضرت کا یہ حال دیکھ کر تھرا اٹھا اور کمال الحاح اور اخلاص کے ساتھ دعا مانگتا رہا کہ یا اللہ! کسی طرح مولانا محمد تکی جلد آجائیں، عادل سے نکلی تھی اس لئے فوراً قبول ہوگئی، شاید چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ مولانا محمد تکی صاحب جنہیں حجرہ میں ہر وقت آنے جانے کی اجازت تھی آگئے، ادھر انہوں نے چوکھٹ پر قدم رکھا ادھر حضرت اس حالت کو ضبط فرما کر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ ①

حضرت شیخ الہند کی عبادت و ریاضت اور طویل قیام

رمضان المبارک میں حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب کی خاص حالت ہوتی

تھی اور دن رات عبادتِ خداوندی کے سوا کوئی کام ہی نہ ہوتا۔ رات کا اکثر حصہ بلکہ تمام رات قرآن مجید سننے میں گزارتے۔ ایک مرتبہ تقلیلِ طعام، قلتِ منام اور پھر طولِ قیام سے رمضان المبارک میں نہایت ضعف ہو گیا۔ پاؤں کا ورم بہت زیادہ ہو گیا مگر قلبی شوقِ جبین نہ لینے دیتا تھا۔ کثیر مقدار میں قرآن مجید سننے کے لئے مستعد تھے، آخر لاچار ہو کر مکان میں سے عورتوں نے مولوی حافظ کفایت اللہ صاحب سے کہلا بھیجا کہ آج کسی بہانہ سے قلیل مقدار قرآن پڑھنے پر بس کر دو۔ مولوی صاحب نے تھوڑا سا پڑھ کر اپنی طبیعت کی گرانی کا عذر کیا۔ حضرت کو دوسروں کی راحت کا بہت خیال رہتا تھا خوشی سے منظور کر لیا، اندر حافظ صاحب لیٹ گئے اور باہر حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ مگر تھوڑی دیر بعد وہ دیکھتے ہیں کہ:

”کوئی شخص آہستہ آہستہ پاؤں دبارہا ہے“

انہوں نے ہوشیار ہو کر جب دیکھا کہ حضرت مولانا ہیں تو ان کی حیرت و ندامت کا کچھ ٹھکانہ نہ رہا وہ اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ فرمانے لگے کہ:

”نہیں بھائی کیا حرج ہے تمہاری طبیعت اچھی نہیں ذرا راحت آجائے گی۔“ ❶

علامہ خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت اور شب بیداری

ایک واقعہ بروایت مولانا منفع علی صاحب نے بیان فرمایا کہ سخت ترین گرمی اور لوکا زمانہ تھا، رمضان المبارک کا مہینہ تھا، حضرت مولانا خلیل احمد صاحب قدس سرہ کی طبیعت ناساز چل رہی تھی، دست کی شدید تکلیف تھی، حضرت نے کئی روز تک دوا سے افطار پر قناعت کی کوئی غذا نہیں کھائی، جمعہ کا دن تھا مولانا عبداللہ جان وکیل بھی مدرسہ میں جمعہ پڑھنے آئے، انہوں نے دیکھا کہ چہرہ پر بیماری، ضعف و نقاہت کے آثار

نمایاں ہیں، وہ تو یہ حالت دیکھ کر ستون کے پیچھے ہو کر رونے لگے، اور مولانا حافظ عبد اللطیف صاحب ناظم مدرسہ مظاہر العلوم نے عرض کیا کہ حضرت کا کئی روز سے فاقہ ہے تکلیف زیادہ ہے، روزہ قضا فرمادیتے آخر ایسے وقت میں رخصت بھی ہے اور مولانا عبد اللہ جان تو رورہے ہیں، حضرت کا چہرہ فوراً متغیر ہو گیا اور فرمایا کہ حافظ صاحب کیسی بات کہتے ہیں ارے روزہ! اور پھر رمضان کا روزہ۔ اور پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مقلب القلوب ہیں کہ مولانا عبد اللہ جان جیسا کوہ وقار انسان بھی متاثر ہو جائے۔ ①

ایک مرتبہ علامہ خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ جے پور کے سفر میں تھے اور بندہ (مولانا عاشق الہی میرٹھی رحمہ اللہ) ہم رکاب تھا، گاڑی عشاء کے بعد پہنچی، میزبان نے ایک سرانے میں ہم کو لواتارا، جس کی تنگ وتاریک کوٹھڑیوں میں نہ روشنی کا سامان تھا نہ کھانے پینے کا، رفیق سفر میزبان روشنی اور کھانے کا انتظام کرنے کے لئے سرانے سے باہر نکلے..... دکھم سکھم چراغ جلایا..... ہر چند کہ مجھے حضرت کے ساتھ بارہا سفر کا اتفاق ہوا اور خوب جانتا تھا کہ آپ اپنے معمولات کے بہت ہی زیادہ پابند ہیں، مگر آج شب کی کوفت اور کلفت محسوس کر کے اس کا وہم بھی نہ ہوا کہ آپ تہجد کے لئے اٹھیں گے، چراغ جس نے کھانے کا ساتھ بھی ٹٹما کر بمشکل دیا تھا، سلام کر گیا اور بجز اس کے چارہ نہ تھا کہ پڑ کر سوئے ہیں، صبح صادق سے گھنٹہ بھر پہلے دفعتاً آنکھ کھلی تو دیکھتا ہوں کہ آپ کی چارپائی خالی ہے، گھبرا کر اٹھا اور باہر ادھر ادھر دیکھا کہ کہاں تشریف لے گئے، تاروں کی جھلملاہٹ میں ذرا دور ایک مسجد نظر آئی اور میں اس طرف چل دیا، صحن میں قدم رکھا تو حضرت کی آواز کانوں میں پڑی کہ اندر گوشہ میں

کھڑے ہوئے تلاوت فرما رہے اور اپنے معبود کے سامنے غلامانہ حاضری کا معمول بجالا رہے ہیں، آواز میں گریہ اور ریشہ تھا اور لہجہ میں خوف و خشیت ملا ہوا، مجھے خوف کے مارے پسینہ آ گیا کہ تف تیری جوانی پر! حضرت اب پڑھاپے اور ضعیفی میں اتنے مستعد اور تو عالم شباب میں اتنا کاہل اور کم ہمت۔ ❶

مولانا مظفر حسین کاندہلوی رحمہ اللہ کا سفر میں تہجد کا اہتمام

حضرت مولانا مظفر حسین صاحب کاندہلوی رحمہ اللہ اپنے معمولات کے نہایت پابند تھے۔ تہجد سفر میں بھی قضا نہ کرتے تھے، اس وقت ریل نہ تھی، لوگ بیل گاڑیوں میں سفر کرتے تھے، مولانا اس میں بھی تہجد پڑھتے تھے، مگر کبھی اس ضرورت کے لئے اس کو ٹھہرایا نہیں، کیوں کہ اس سے دوسروں کو حرج ہوتا، یا کم از کم گاڑی بان کو تو حرج ہوتا اور عارفین کسی کی کلفت کو کبھی گوارا نہ کرتے، بس یہ کرتے کہ گاڑی سے آگے پیدل بڑھ جاتے اور دو رکعت پڑھ لیتے۔ جب گاڑی نزدیک آ جاتی اور آگے بڑھ جاتے پھر دو رکعت پڑھ لیتے، اس طرح تہجد کی نماز پڑھ لیتے، بھلا آج تو کوئی شیخ ایسا کر کے دکھادیں؟

اول تو سفر میں تہجد ہی کون پڑھتا ہے؟ اور جو کسی کو شوق ہو تو گھنٹہ بھر گاڑی کو روکوا کر رکھیں گے، تہجد اور راحت رسانی مخلوق دونوں کو جمع کر کے دکھاؤ؟ ❷

حضرت مفتی عزیز الرحمن رحمہ اللہ کا ذوق عبادت و تلاوت

حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”احاطہ دارالعلوم میں بیٹے ہوئے دن“ میں اپنے اساتذہ کا تذکرہ بھی کیا ہے، ان اساتذہ میں حضرت مولانا

❶ تذکرۃ التحلیل، ادائے معمولات، ص ۵۶

❷ حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے پسندیدہ واقعات: ص ۸۷

مفتی عزیز الرحمن قدس سرہ بھی شامل ہیں، ان کی تلاوت کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں، یہ وہ زمانہ تھا جب مولانا شبیر احمد عثمانی مرحوم پر صوفیانہ مشاغل کا غلبہ تھا، مفتی صاحب کی مسجد کے حجرے میں وہ چلہ کش تھے، فقیر بھی تراویح کے وقت حاضر ہو جاتا اور چند ٹوٹے پھوٹے سننے والے مسلمانوں کے ساتھ یہ بھی ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو جاتا، ایسا کیوں کرتا تھا نہ قرأت ہی میں کان کو کوئی خاص لذت ملتی تھی نہ کچھ اور تھا، لیکن دل یہی کہتا تھا کہ شاید زندگی میں پھر ایسے سیدھے سادے لہجے میں قرآن سننے کا موقع نہ ملے گا اور دل کا یہ فیصلہ صحیح تھا نمازیوں میں مولانا شبیر احمد بھی شریک رہتے تھے، اسی زمانے میں ایک دفعہ جو واقعہ پیش آیا اب بھی جب اسے سوچتا ہوں تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، دل کا پینپنے لگتا ہے مفتی صاحب قبلہ حسب دستور وہی اپنی نرم نرم سب رو آواز میں قرآن پڑھتے چلے جاتے تھے، اسی سلسلہ میں قرآنی آیت:

﴿وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾ (ابراہیم: ۲۸)

ترجمہ: اور سب کے سب خدائے واحد و قہار کے سامنے پیش ہوں گے۔

پر پہنچے، نہیں کہہ سکتا کہ مفتی صاحب خود کس حال میں تھے کان میں قرآن کے یہ الفاظ پہنچے اور کچھ ایسا معلوم ہوا کہ کائنات کا سارا حجاب سامنے سے اچانک ہٹ گیا اور انسانیت کھل کر اپنے وجود کے آخری سرچشمے کے سامنے کھڑی ہے، گویا جو کچھ قرآن میں کہا گیا تھا محسوس ہوا کہ وہ آنکھوں کے سامنے ہے، اپنے آپ کو اس حال میں پارہا تھا کہ شاید خیال یہی تھا کہ غالباً میرا یہ ذاتی حال ہے۔

مگر پتہ چلا کہ میری بغل میں جو نمازی کھڑے ہوئے تھے ان پر بھی کچھ اسی قسم کی کیفیت طاری تھی، مولانا شبیر احمد کی بے ساختہ چیخ نکل پڑی، یاد آ رہا ہے کہ چیخ کر غالباً وہ تو گر پڑے دوسرے نمازی بھی لرزہ بر اندام تھے، چیخ و پکار کا ہنگامہ ان میں بھی

برپا تھا لیکن مفتی صاحب کو وہ وقار بنے ہوئے امام کی جگہ اسی طرح کھڑے تھے، جدید کیفیت ان پر جو تھی وہ صرف یہی تھی کہ خلاف دستور بار بار اس آیت کو مسلسل دہراتے چلے جاتے تھے، جیسے جیسے دہراتے نمازیوں کی حالت غیر ہوتی تھی آخر صف درہم برہم ہو گئی، کوئی ادھر گرا ہوا تھا کوئی ادھر پڑا ہوا تھا، آہ آہ کی آواز مولانا شبیر احمد کی زبان سے نکل رہی تھی، صف پر ایک طرف وہ بھی پڑے ہوئے تھے، کچھ دیر کے بعد لوگ اپنے آپ میں واپس ہوئے تازہ وضو کر کے پھر نئے سرے سے صف میں شریک ہوئے، جہاں تک خیال آتا ہے مفتی صاحب داروگیر، چیخ و پکار، صیحہ اور نعرہ کے ان تمام ہنگاموں میں اپنی جگہ کھڑے ہوئے اس آیت کریمہ کی تلاوت میں مشغول رہے، جب دوبارہ صف بندی ہوئی تب پھر آگے بڑھے۔ ❶

شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کا ذوق عبادت اور طول قیام

مرض الوفا میں حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ لیٹے ہوئے تھے اور ان کے داماد مولوی سید رشید الدین الحمید مدظلہ بدن دبارہے تھے، حضرت شیخ نے دریافت فرمایا: کیا اذان ہو گئی؟ انہوں نے عرض کیا!

”جی ہاں! مگر ابھی دو تین منٹ گزرے ہوں گے، ابھی تو کافی وقت ہے آپ تھوڑی دیر اور آرام فرمائیں۔“

حضرت شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا:

”نہیں بھائی جب تک نماز سے فراغت نہیں ہو جاتی طبیعت میں الجھن اور پریشان رہتی ہے۔“ ❷

❶ احاطہ دارالعلوم میں بیٹے ہوئے دن: ملکوتی تلاوت قرآن ص ۱۹۰، ۱۹۱

❷ حکایات و عملیات مدنی رحمہ اللہ: ص ۹۱

حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ ماہ رمضان کے دوران نماز فرض اور تر خود پڑھاتے تھے، تراویح میں ابتدائی آٹھ رکعات میں حضرت مولانا عبد الجلیل صاحب ایک پارہ سناتے تھے، بقیہ بارہ رکعات میں اسی پارہ کا اعادہ حضرت خود فرماتے تھے۔ نماز تراویح بارہ سے ساڑھے بارہ بجے رات ختم ہوتی تھی۔ وتر کے بعد حضرت طویل دعا فرماتے تھے، ایک بجے تہجد کی نماز شروع ہو جاتی تھی، درمیانی وقفہ میں لوگ آرام کرتے تھے، حضرت گھر میں تشریف لے جاتے تھے اور چائے نوش فرما کر نماز تہجد کے لئے تیار ہو جاتے تھے اور اس وقفہ میں بھی جو وقت بچتا وہ تلاوت قرآن مجید میں صرف ہوتا تھا۔ نماز تہجد میں بھی پہلے مولانا عبد الجلیل صاحب سناتے تھے۔ ان کے بعد حضرت تہجد کے ختم پر بھی دعا کافی دیر تک مانگتے تھے اور بسا اوقات حضرت پر رقت طاری ہو جایا کرتی تھی۔

دن میں حضرت بہ مشکل دو گھنٹے آرام فرماتے ہوں گے اور افطارِ صوم کے بعد سے نماز فجر کے بعد تک تو سنا بھی نہیں کہ حضرت کی پشت مبارک پلنگ سے آشنا ہوئی ہو۔ اسی سال کی عمر اور مجاہدات کا یہ عالم۔ اللہ اکبر پورا ماہ صیام اسی طرح سے گزرتا تھا۔ یہ معمولات حضرت کی طبیعت ثانیہ ہو گئے تھے، خواہ علالت ہی کیوں نہ ہو ان کا ترک کرنا حضرت کے لئے بے حد تکلیف دہ ہوتا اور عمل سے سکون حاصل ہوتا تھا۔

چاندرات کو لوگوں نے عرض کیا کہ:

”حضرت! آج بھی تہجد باجماعت ادا فرمائیں۔“

ارشاد فرمایا کہ:

”رمضان المبارک کے علاوہ نوافل کا باجماعت ادا فرمانا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

ثابت نہیں ہے“

بے حد اصرار کیا کہ:

حضرت خود جماعت کا انتظام نہ فرمائیں صرف حضرت تہجد پڑھنا شروع کر دیں جن لوگوں کو اس کا شوق ہوگا وہ بعد کو شامل ہو جائیں گے۔

فرمایا کہ:

”یہ بھی جماعت ہی کی صورت ہے“

اس لئے صاف انکار فرمادیا اور تہجد کے وقت باہر تشریف لائے۔

فائدہ: غرضیکہ حضرت شیخ الاسلام مدنی کی طبیعت کبھی خلاف سنت کام پر آمادہ نہیں ہوتی تھی۔ ❶

حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ کا ذوق عبادت

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات میں لکھا ہے کہ آپ جمعہ کے دن اور رمضان المبارک کے مہینے میں اس عالم ناسوت میں تشریف لائے اور خداوند ذوالجلال نے اپنے اس پاکباز بندے کو جمعہ ہی کے دن اور رمضان المبارک ہی کے مہینے میں اپنے پاس بلا لیا۔ ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۸۱ھ جمعہ کے روز آپ اپنا تحریر فرمودہ خطبہ لے کر مسجد میں تشریف لے گئے۔ آپ کے صاحبزادہ حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور نے حجرہ میں پہنچ کر عرض کیا کہ میں آپ کے لیے پانی گرم کر دوں؟ فرمایا آج میں تندرست ہوں خود ہی گرم کر لوں گا۔ لہذا آپ نے غسل کا خود ہی انتظام فرمایا۔ گیارہ بجے کے بعد طبیعت خراب ہو گئی۔

حافظ حمید اللہ صاحب نے جمعہ پڑھایا۔ آپ کو گھر لایا گیا، حالت زیادہ خراب ہو گئی۔ آپ پر سکرات طاری ہو گیا، جب ہوش آتا تو اپنے صاحبزادہ سے فرماتے مولوی

انور! میں نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ مٹی کا ڈھیلا پاس لائے تو آپ نے تیمم فرمایا اور نماز کی نیت باندھ لی۔ پھر غشی طاری ہو گئی اور چار پائی پر گر گئے۔

دوبارہ ہوش آیا تو فرمانے لگے میں نے نماز نہیں پڑھی۔ پھر بہوشی کے عالم میں چار پائی پر لیٹ گئے اور ہاتھ آگے بڑھایا جیسے کسی سے مصافحہ کر رہے ہوں۔ چنانچہ اسی نحویت میں جان عزیز جان آفریں کے سپرد کر دی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَيْہِ رَاجِعُونَ ❶

حضرت امیر شریعت کی رقت آمیز تلاوت کا ہندوں پر اثر

۱۹۸۲ء میں میں ایم، بی، بی، ایس کا طالب علم تھا، ملتان کے ایک باغ میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری مرحوم کی تقریر تھی، میرے والد صاحب مجھے ساتھ لے گئے، بخاری مرحوم نے عشاء کی نماز کے بعد تقریر شروع کی اور جب فجر کی اذانیں ختم ہوئیں تو ختم کی، رات کے تقریباً ایک بجے اکثر لوگ سونے لگے، تو بخاری صاحب نے سورۃ یٰسین کی تلاوت شروع کی۔

اللہ نے بخاری مرحوم کی زبان میں اتنا اثر رکھا تھا کہ سارا مجمع جاگ اٹھا اور لوگ رو رہے تھے۔

اسی اثناء میں سارے مجمع کے اوپر ایک سفید رنگ کا بادل جو درختوں کی بلندی پر تھا چھا گیا اس بادل میں سفید روشنیاں نظر آرہی تھیں۔

میں نے والد صاحب سے اس بادل کے متعلق پوچھا: تو وہ بھی یہ نظارہ دیکھ کر حیران ہو گئے۔

چنانچہ سارے مجمع نے یہ نظارہ دیکھا، تقریباً ایک گھنٹہ تک یہ بادل لوگوں پر چھایا رہا، جب بخاری صاحب نے یٰسین ختم کی تو بادل یکدم غائب ہو گیا، اس کے بعد بخاری

صاحب نے بتایا کہ اللہ کی دوسری مخلوق اللہ کا کلام سننے آئی تھی یعنی فرشتے۔ میرے والد صاحب نے بتایا کہ ۱۹۴۲ء میں راجن پور میں شدھی تحریک زور پکڑ گئی ہندو مسلمانوں کو جبراً ہندو بنا رہے تھے۔

چنانچہ چھ یا سات خاندان ہندو بن گئے سر پر چوٹیاں رکھ لیں اور مندروں میں جا کر بتوں کی پوجا شروع کر دی، مسلمانوں میں بہت اضطراب پھیل گیا، راجن پور کا ڈاکٹر سکھ تھا A-C ہندو تھا اور پولیس بھی ہندو تھی، مسلمان کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے مسلمانوں کی میٹنگ ہوئی اور میرے والد صاحب کو سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو لانے کے لئے بھیجا گیا۔

چنانچہ شاہ جی مرحوم جب راجن پور تشریف لائے تو لوگ ان کی تقریر سننے کے لئے بڑی تعداد میں اکٹھے ہوئے، شاہ جی مرحوم نے حسب معمول سورہ یٰسین پڑھی، اللہ کے اس کلام کا اتنا اثر ہوا کہ نہ صرف مرتد مسلمان خاندان واپس اسلام میں داخل ہوئے بلکہ کچھ ہندو بھی اللہ کا کلام سن کر مسلمان ہو گئے، ہندوؤں پر شاہ جی مرحوم کا رعب چھا گیا اور شدھی تحریک ختم ہو گئی۔ ❶

مولانا محمد یحییٰ کاندھلوی رحمہ اللہ کا قیام اللیل میں دس سپاروں کی تلاوت

حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ کے والد ماجد حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب کاندھلوی قدس سرہ کے حالات میں مولانا عاشق الہی صاحب قدس سرہ لکھتے ہیں کہ آپ نے سات برس کی عمر میں قرآن شریف حفظ کر لیا تھا، اور اس کے بعد چھ مہینے تک مسلسل اپنے والد کی طرف سے مامور رہے کہ جب تک پورا قرآن حفظ نہ پڑھ لو گے روٹی نہ ملے گی ہاں ختم کے بعد تمام دن چھٹی، مولانا فرمایا کرتے تھے کہ میں شوق

سے فارسی پڑھا کرتا تھا، حفظ قرآن کے زمانے میں بھی آپ نے والدہ سے پوشیدہ فارسی پڑھی اور قصص از خود دیکھ لیے تھے اور اس کے باوجود حفظ قرآن کے سبق پر اثر نہیں آنے دیا۔

ایک مرتبہ میری درخواست پر رمضان میں قرآن شریف سنانے کے لیے میرٹھ تشریف لائے، تو میں نے دیکھا دن بھر میں چلتے پھرتے پورا قرآن مجید ختم فرما لیتے اور افطار کا وقت ہوتا تو ان کی زبان پر ”قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ“ ہوتی تھی، ریل سے اترے تو عشاء کا وقت ہو گیا تھا، ہمیشہ با وضو رہنے کی عادت تھی اس لیے مسجد میں قدم رکھتے ہی مصلے پر آگئے اور تین گھنٹہ میں دس پارے ایسے صاف اور رواں پڑھے کہ نہ کہیں لکنت تھی نہ تشابہ، گویا قرآن شریف سامنے کھلا رکھا ہے اور باطمینان پڑھ رہے ہیں، تیسرے دن ختم فرما کر روانہ ہو گئے کہ نہ دور کی ضرورت تھی نہ سامع کی۔ ①

چھ ماہ تک مسلسل روزانہ ایک قرآن کریم تلاوت کرنا

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد صاحب نور اللہ مرقدہ سے بھی بارہا سنا ہے اور اپنے گھر کی بوڑھیوں سے بھی سنا ہے کہ میرے والد صاحب رحمہ اللہ کا جب دودھ چھڑایا گیا تو پاؤ سپارہ حفظ ہو چکا تھا، اور ساتویں برس کی عمر میں قرآن شریف پورا حفظ ہو چکا تھا، اور وہ اپنے والد یعنی میرے دادا صاحب سے فارسی کا معتد بہ حصہ بوستان، سکندر نامہ وغیرہ پڑھ چکے تھے، فرمایا کرتے تھے کہ میرے والد صاحب نے قرآن شریف ختم ہونے کے بعد یہ ارشاد فرما دیا تھا کہ ایک قرآن شریف روزانہ پڑھ لیا کرو باقی تمام دن چھٹی، میں گرمی کے موسم میں صبح کی نماز کے بعد مکان کی چھت پر بیٹھا کرتا تھا اور چھ سات گھنٹے میں قرآن

شریف پورا کر کے دو پہر روٹی کھاتا تھا اور شام کو اپنی خوشی سے فارسی پڑھا کرتا تھا، چھ ماہ تک مسلسل یہی معمول رہا۔ ❶

علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ کا ذوق عبادت اور شب بیداری

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ کو بچپن ہی سے لہو و لعب اور کھیل کود سے سخت نفرت تھی۔ بڑے ہوئے تو تعلیم میں مشغول ہو گئے، تعلیم کا چسکا اس قدر بڑھا کہ تمام دن دارالعلوم دیوبند میں رہتے۔ تعلیم کے وقت درس حاصل کرتے اور چھٹی کے بعد اساتذہ کی خدمت کرتے اور ان سے درس اخلاقیات لیتے۔ شام کو گھر آتے تو رات رات بھر عبادت کا شغل جاری رکھتے۔ جب کثرتِ شب بیداری حد سے تجاوز کر گئی تو والدہ محترمہ نے محسوس کیا کہ عبادت گزار بیٹے کی صحت روز بروز گرتی جا رہی ہے۔ منع کیا کہ:

”بیٹا! اس قدر شب بیداری تمھاری تندرستی خراب کر دے گی اس میں کمی کرو“

لیکن حالت بدستور دیکھ کر ماں نے رات کو کثرتِ عبادت میں کمی کرنے پر زیادہ اصرار کیا تو آپ نے کہا:

”اماں! اگر آپ مجھ کو حقیقی آرام دینا چاہتی ہیں تو شب بیداری سے منع نہ فرمائیں، اس ریاضت و عبادت سے مجھے جب اس فانی زندگی میں آرام ملتا ہے۔ تو میں یقین کرتا ہوں کہ آئندہ زندگی میں بھی حقیقی آرام میسر آ جائے گا۔“

والدہ اس جواب سے خاموش ہو گئیں۔ مامتا کی ماری ماں بیٹے کی تندرستی بگڑ جانے کے اندیشہ سے بے چین تھیں۔ ایک مرتبہ شفیق استاد حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور تمام صورت حال سے مطلع کر کے

کہنے لگیں: ”حضرت! وہ کہنا نہیں مانتا۔ آپ اُس کو منع فرمائیں۔“

حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ نے زاہد مرتاض شاگرد سے فرمایا کہ:

”شبیر! تم نے اپنی شب بیداری کی وجہ سے اپنی والدہ کو شکایت کا موقعہ دیا ہے۔“

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ ان کلمات کو سُن کر بے اختیار رو پڑے۔ ❶

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمہ اللہ کا ذوق عبادت

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اپنی یکسوئی و تنہائی کا رمضان بہت یاد آتا ہے۔ اس زمانے میں میرے عزیز مخلص دوست حکیم طیب رامپوری، میرے دوسرے مخلص مولوی عامر سلمہ کے والد، اس زمانے میں اُن کی آمد و رفت بہت کثرت سے تھی اور چونکہ بہت مختصر وقت کے لئے آتے تھے اور سیاسیات کی خبریں بہت مختصر الفاظ میں جلدی جلدی سنا جاتے تھے، اس لئے اُن کی آمد میں میرے یہاں کوئی پابندی نہیں تھی۔ ایک مرتبہ رمضان میں آٹھ، نو بجے صبح کو آئے، مولوی نصیر سے کہا، کیواڑ کھلوا دو، اس نے کہا رمضان ہے۔ خود زنجیر کھڑا کھڑانے کا ارادہ کیا، مولوی نصیر نے منع کیا اور یہ بھی کہا کہ یا تو وہ سو رہے ہوں گے تو نیند خراب ہوگی اور اگر اٹھ گئے ہوں گے تو نفلوں کی نیت باندھ لی ہوگی۔ کھڑ کھڑاتے رہو، اس پر وہ خفا ہو کر مدرسہ چلے گئے، راستہ میں مولانا منظور احمد صاحب ملے، انھوں نے کہا:

”حکیم جی تم کہاں آ گئے، شیخ کے یہاں تو رمضان ہے۔“

اس پر کچھ سوچ پیدا ہوئی اور مولوی نصیر پر غصہ کم ہوا، اس کے بعد حضرت ناظم صاحب

رحمہ اللہ کی خدمت میں پہنچے، وہ ڈاک لکھوار ہے تھے، فرمایا:

”حکیم جی! کہاں آگئے؟ شیخ کے یہاں تو رمضان ہے؟“

وہاں سے اُٹھ کر مفتی محمود صاحب کے حجرے میں گئے۔ مفتی صاحب کا قیام اس زمانے میں مدرسہ قدیم کے حجرے میں تھا۔ مفتی جی نے بھی یہی فقرہ دہرایا۔ حکیم جی نے پوچھا، آخر رمضان میں کوئی وقت ملاقات کا ہو سکتا ہے یا نہیں؟

مفتی جی نے کہا: ”تراویح کے بعد آدھا گھنٹہ“، حکیم صاحب نے کہا کہ مجھے تو رامپور واپس جانا ہے۔ تب مفتی جی نے کہا ہے ظہر کی نماز سے پندرہ منٹ پہلے تشریف لائیں گے اس وقت مل لینا یا ظہر کی نماز کے بعد گھر جاتے ہوئے راستے میں مل لینا، وہ ظہر کی نماز سے پہلے مسجد میں آئے تو میں نیت باندھ چکا تھا۔ ظہر کی نماز کے بعد میں نے پھر سنتوں کی نیت باندھ لی، بڑی دیر تک انھوں نے انتظار کیا، مگر جب دیکھا کہ رکوع کا ذکر ہی نہیں ہے، اس لئے کہ اس زمانہ میں سنتوں میں دو دفعہ پارہ پڑھنے کا معمول تھا، یہ دیکھ کر وہ مٹر گشت میں چلے گئے، وہ واپس آتے تو میں اپنے کمرہ میں پہنچ کر قرآن پاک سنانے میں مشغول ہو گیا تھا وہ بہت کھٹ کھٹ کر کے اوپر چڑھے اور جاتے ہی بہت زور سے کہا:

بھائی جی! ”الْسَّلَامُ عَلَیْكُمْ“ بات نہیں کرتا صرف ایک فقرہ کہوں گا۔ رمضان تو اللہ کے فضل سے ہمارے یہاں بھی آتا ہے، مگر یوں بخار کی طرح کہیں نہیں آتا۔

”الْسَّلَامُ عَلَیْكُمْ“ جا رہا ہوں۔ عید کے بعد ملوں گا:

میں نے کہا: ”وَعَلَیْكُمْ السَّلَامُ“ اور پھر قرآن سنانے میں مشغول ہو گیا۔ ❶

علامہ یوسف بنوری رحمہ اللہ اور تہجد کا اہتمام ذوقِ تلاوت

شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

میں نے افریقہ کے ایک طویل سفر میں دیکھا کہ تہجد سے فارغ ہو کر بیٹھے ہیں، زارو قطار روہے ہیں اور فرماتے جا رہے ہیں کہ ہم نے اللہ کے لیے کیا کیا؟ ہم نے اللہ کے لیے کیا کیا؟ نماز کے اہتمام کا یہ حال تھا کہ زمبیا ایئر پورٹ سے جب شہر کی طرف روانہ ہوئے تو وہاں کے حضرات نے عرض کیا کہ عصر کی نماز شہر میں پہنچ کر پڑھیں گے، مگر ایئر پورٹ شہر سے کافی دور تھا۔ جب راستہ میں دیکھا کہ سورج کے متغیر ہونے کا خطرہ ہے تو سختی سے موٹر میں رکو ادیں اور تیمم فرمایا اور ایک طرف گھاس پر باجماعت نماز ادا کی اور فرمایا کہ اب اطمینان ہو گیا۔ سفر و حضر میں تہجد کی نماز آپ کا مستقل معمول تھا۔ پہلی دو رکعت خفیف ہوتیں، دوسری دو میں سورہ یسین تلاوت فرماتے۔ باقی رکعت میں مختلف سورتیں پڑھتے۔ ❶

حضرت بنوری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جب میں دیوبند میں طالب علم تھا، تو ایک روز میں نے فجر کی نماز ایک چھوٹی سی کچی عمارت کی مسجد میں پڑھی، جہاں جمعہ کی نماز نہیں ہوتی تھی۔ نماز کے بعد میں نے اپنی چادر اس کچے فرش پر بچھا دی اور قرآن کریم کی تلاوت شروع کر دی۔ جمعہ کی نماز تک اسی ایک ہی نشست میں ایک ہی ہیئت پر ۲۶ پارے پڑھ لئے اور چونکہ جمعہ کی نماز کے لئے کسی دوسری مسجد میں جانا تھا اس لئے پورا نہ کر سکا ورنہ پورا قرآن ختم کر لیتا۔ ❷

حضرت شیخ ہالجوی رحمہ اللہ اور تہجد کا اہتمام

نماز تہجد پابندی سے ادا فرماتے، تہجد کے سلسلے میں فرماتے تھے کہ جب میں نے تہجد پڑھنے کا ارادہ کیا تو ابتداءً چند سال تک غلبہ نوم کی وجہ سے آنکھیں بند ہو جاتی تھیں

❶ ماہنامہ بینات: خصوصی نمبر، ص ۲۶۰، ۲۵۹

❷ جمال یوسف ص: ۱۰۳

لیکن پختہ ارادہ کی وجہ سے روزانہ اٹھتا اور نیم خواب، نیم بیداری کی حالت میں نماز تہجد ادا کرتا۔ کبھی رکوع و سجود کی بھی خبر نہ ہوتی مگر الحمد للہ اٹھنا پابندی سے ہوتا۔ کچھ عرصہ کے بعد نیند کا غلبہ جاتا رہا لیکن جب سے نماز تہجد شروع کی اب تک قضا نہیں ہوئی اور حدیث مبارک: ”أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ“ سب سے محبوب عمل اللہ کے نزدیک دائمی عمل ہے اگرچہ کم ہو۔ ❶

ان واقعات سے اندازہ لگائیں کہ اسلاف میں کتنا عبادت کا جذبہ تھا، مرد تو مرد انکی خواتین میں عبادت کا کتنا ذوق تھا۔

خواتین اسلام کی شب بیداری اور ذوق عبادت کے ایمان افروز واقعات

حضرت حفصہ بنت سیرین رحمہا اللہ کی شب بیداری اور ذوق عبادت
حضرت حفصہ بنت سیرین رحمہا اللہ اپنی عبادت کی جگہ میں داخل ہوتیں ظہر اور عصر،
مغرب، عشاء، فجر ادا کرتیں پھر بیٹھی رہتیں حتیٰ کہ دن چڑھ جاتا پھر باہر آتیں، اور یہ
نکلنا ان کی نیند اور ان کے وضو کے لئے ہوتا، پھر نماز کے وقت دوبارہ آجاتیں:
مہدی بن میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَكَثْتُ حَفْصَةَ فِي مُصَلَّاهَا ثَلَاثِينَ سَنَةً لَا تَخْرُجُ إِلَّا لِحَاجَةٍ أَوْ لِقَائِيَّةٍ.

ترجمہ: حفصہ اپنی عبادت کی جگہ میں تیس سال رہیں، صرف اپنی ضروری حاجت اور
قیلولہ کے لئے نکلتیں۔

عبدالکریم بن معاویہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ذُكِرَ لِي عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقْرَأُ نِصْفَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ وَكَانَتْ

تَصَوْمُ الدَّهْرِ وَتَفْطُرُ الْعِيدَيْنِ وَآيَامَ التَّشْرِيقِ. ❶

ترجمہ: مجھے بتایا گیا کہ حفصہ ہر رات آدھا قرآن پڑھتی ہے اور سوائے عیدین اور ایام تشریق کے ہمیشہ روزے رکھتی ہے (عیدین، یوم الفطر یوم الاضحیٰ اور ایام تشریق گیارہ، بارہ اور تیرہ ذی الحجہ ان میں روزے رکھنا شرعاً ممنوع ہے۔)

ہشام بن حسان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ سَيْرِينَ تَسْرُجُ سِرَاجَهَا مِنَ اللَّيْلِ، ثُمَّ تَقُومُ فِي مُصَلَّاهَا وَرُبَّمَا طَفِئُ السِّرَاجِ فَيُضِيءُ الْبَيْتَ لَهَا حَتَّى تَصْبِحَ. ❷

ترجمہ: حفصہ بنت سیرین رات کو دیا جلاتیں پھر اپنے مصلیٰ پر کھڑی ہو جاتیں، بسا اوقات چراغ بجھا دیتی تھی اور صبح تک ان کا گھر روشن رہتا تھا۔

حضرت معاذہ عدویہ دن رات میں چھ سو رکعات نوافل پڑھتی تھیں

حضرت معاذہ عدویہ جب دن آتا تو کہتی تھیں آج میں مرجاؤں گی یہاں تک کہ شام ہو جاتی تھی، اور جب رات آتی تو کہتی اس رات کو میں مرجاؤں گی، نہیں سوتی یہاں تک کہ صبح ہو جاتی تھی، اور جب سردی آجاتی تو سردی سے بچاؤ نہ کرنے والے کپڑے پہن لیتی، پھر سردی اس کو نیند سے منع کر دیتی، رات بھر نماز پڑھتی رہتی، جب نیند غلبہ کرنے لگتی تو گھر کے اندر چکر لگانے لگ جاتی اور کہتی تھی:

يا نفس! النوم أمامك لو قدمت لطالت رقدتك في القبر على سرور. قالت: فهی كذلك حتى تصبح. تصلى في كل يوم وليلة

❶ صفة الصفة: ذكر المصطفيات من عابدات البصرة، ترجمة: حفصة بنت سيرين،

ج ۲ ص ۲۴۱، ۲۴۲

❷ صفة الصفة: ذكر المصطفيات من عابدات البصرة، الترجمة: حفصة بنت

سيرين، ج ۲ ص ۲۴۳، رقم الترجمة: ۵۸۵

ستمائة ركعة وتقرأ جزءها من الليل تقوم به. و كانت تقول عجت

لعين تنام وقد عرفت طول الرقاد في ظلم القبور. ❶

ترجمہ: اے میرے نفس! نیند کرنے کا موقع آگے ہے، اگر نیک اعمال آگے بھیجے تو قبر میں بڑی راحت کے ساتھ نیند ہوگی، اسی طرح اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہتی رہتیں یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔ آپ دن رات میں چھ سو رکعات نوافل پڑھتیں تھیں، رات کے ایک حصے میں قرآن کریم کی تلاوت کرتیں، کہتی تھیں تعجب ہے آنکھوں پر انہیں کیسے نیند آ جاتی ہے حالانکہ قبر کے اندھیروں میں لمبی نیند کرنی ہے۔

ایک خاتون کا ذوق عبادت اور گریہ وزاری

ابو ہاشم قرشی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یمن سے ایک عورت ہمارے یہاں آئی اس کا نام سر یہ تھا، وہ ہمارے گھروں میں سے ایک گھر میں مقیم ہوئی۔ میں رات کو اس کے رونے اور گریہ وزاری کرنے کی آوازیں سنا کرتا تھا۔ ایک دن میں نے اپنے نوکر سے کہا: جا کر دیکھو یہ عورت کیا کرتی ہے۔ نوکر نے جا کر دیکھا، وہ کچھ بھی نہیں کر رہی تھی سوائے اس کہ اس کا چہرہ آسمان کی طرف تھا اور قبلہ رخ کھڑی ہوئی یہ کہہ رہی تھی:

خَلَقْتَ سَرِيَّةً ثُمَّ غَدَيْتَهَا بِنِعْمَتِكَ مِنْ حَالٍ إِلَى حَالٍ وَكُلُّ أَحْوَالِكَ لَهَا حَسَنَةٌ وَكُلُّ بَلَاءِكَ عِنْدَهَا جَمِيلٌ وَهِيَ مَعَ ذَلِكَ مُتَعَرِّضَةٌ لِسَخَطِكَ بِالثُّوبِ عَلَى مَعَاصِيكَ فَلْتَةً بَعْدَ فَلْتَةٍ أَتْرَاهَا تَطْنُ أَنْكَ لَا تَرَى فِعَالَهَا وَأَنْتَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. ❷

❶ صفة الصفة: ذكر المصطفيات من عابدات البصرة، ترجمة: معاذة بنت عبد الله

العدوية، ج ۲ ص ۲۴۰

❷ إحياء علوم الدين: كتاب المراقبة والمحاسبة، المقام الأول، ج ۴ ص ۴۱۴، ۴۱۵

ترجمہ: تو نے سریہ کو پیدا کیا، پھر اسکو اپنی نعمتوں سے غذادی اور ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل کیا، تیرے تمام احوال اس کے حق میں اچھے ہیں اور تیرے مصائب اس کے نزدیک حسن سلوک ہیں، اس کے باوجود وہ خود کو تیرے غضب کا ہدف بناتی ہے اور معاصی پر جرات کر کے تیری ناراضگی مول لیتی ہے، کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ وہ یہ گمان رکھتی ہے کہ تو اس کے افعال نہ دیکھتا ہوگا، حالانکہ تو علیم وخبیر ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔

حضرت ام طلق کا دن رات میں چار سو رکعات نوافل پڑھنا

ام طلق دوسری صدی ہجری میں نہایت عبادت گزار اور خدا رسیدہ خاتون گزری ہیں، نماز کے معاملے میں ان کا ذوق عبادت انتہاء کو پہنچا ہوا تھا، محمد بن سنان باہلی شعبہ بن دحان کے حوالے سے بیان کرتے ہیں:

أَنَّ أُمَّ طَلْقٍ كَانَتْ تَصَلِّي فِي كُلِّ يَوْمٍ لَيْلَةً أَرْبَعَمِائَةَ رَكْعَةً، وَتَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا شَاءَ اللَّهُ. ①

ترجمہ: ام طلق دن رات میں چار سو نوافل پڑھتی تھیں اور مقدور بھر تلاوت قرآن پاک بھی کرتی تھیں۔

تابع تابعین کی مقدس جماعت کے مشہور بزرگ حضرت سفیان بن عیینہ (متوفی ۱۹۸ھ) ام مطلق کے ہم عصر تھے اور گاہے گاہے کسب فیض کے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے، ایک دن ام طلق نے ان سے فرمایا اے سفیان! تم قرآن مجید کی تلاوت کس خوش الحانی سے کرتے ہو لیکن ڈرتے رہو کہ کہیں یہی چیز قیامت کے دن تمہارے لئے وبال نہ ہو جائے، حضرت سفیان یہ سن کر رونے لگے یہاں تک

① صفة الصفة: ذكر المصطفيات من عبادات البصرة، ترجمة: أم طلق، ج ۲

کہ بے ہوش ہو گئے۔

عاصم جدری کا بیان ہے کہ ام طلق فرمایا کرتی تھیں کہ انسانی دل بادشاہ ہے اگر تم اس کو قابو میں رکھو اور یہی غلام ہے اگر تم اس کی پیروی کرو۔

ایک خاتون کا ذوقِ عبادت اور راتوں کو طویل قیام

حضرت عون بن ابو عمران جو نبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَتْ أُمِّي تَقُومُ اللَّيْلَ فَتُصَلِّي حَتَّى تَعْصِبَ رِجْلَيْهَا وَسَاقِئَهَا بِالْخِرَقِ،
فَيَقُولُ لَهَا أَبُو عِمْرَانَ: ذُنُوكَ هَذَا يَا هَذِهِ، فَتَقُولُ لَهُ: هَذَا عِنْدَ طَوْلِ
الْقِيَامِ فِي الْمَوْقِفِ قَلِيلٌ فَيَسْكُتُ عَنْهَا. ①

ترجمہ: میری والدہ پوری رات کھڑے ہو کر نماز پڑھتی تھی کہ اپنے پاؤں اور پنڈلیوں کو کپڑے سے باندھ لیتی۔ ابو عمران اس سے کہتے: اس کے بغیر بھی آپ رہ سکتی ہیں، والدہ کہتی: یہ قیام و تکلیف اس مقابلے میں بہت کم ہے جو قیامت کے دن اللہ کے سامنے پیشی کے وقت ہوگا، لہذا وہ خاموش ہو جاتا۔

ایک باندی کا ذوقِ عبادت اور محبتِ الہی

عبداللہ بن حسن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میری ایک رومی باندی تھی اور میں اسے پسند کرتا تھا، ایک شب وہ میرے پہلو میں لیٹی ہوئی تھی، میری آنکھ لگ گئی، رات کے کسی پہر آنکھ کھلی تو میں نے محسوس کیا کہ وہ بستر پر نہیں ہے۔ میں اسے تلاش کرنے کے لیے بستر سے اٹھا، میں نے دیکھا کہ وہ سجدے میں پڑی ہوئی یہ کہہ رہی ہے کہ اے اللہ! "بِحُبِّكَ لِيْ اَلْمَاغْفَرْتُ لِيْ ذُنُوْبِيْ" اس محبت کی وجہ سے جو تجھے میرے ساتھ ہے، میری مغفرت فرما۔ میں نے کہا: یوں مت کہہ کہ جو محبت تجھے میرے ساتھ

ہے بلکہ یوں کہہ کہ جو محبت مجھے تیرے ساتھ ہے، وہ کہنے لگی:

يَا مَوْلَايَ بِحُبِّهِ لِيْ اٰخِرَ جَنِّيْ مِنَ الشُّرْكِ اِلَى الْاِسْلَامِ وَبِحُبِّهِ لِيْ اَيْقَظَ
عَيْنِيْ وَكَثِيْرٌ مِّنْ خَلْقِهِ نِيَامٌ. ❶

ترجمہ: اے میرے آقا! اسی محبت کی وجہ سے اس نے مجھے شرک سے نکال کر اسلام تک پہنچایا اور اس محبت کی وجہ سے اس نے میری آنکھ کو جاگنے کی قوت بخشی، جب کہ اس کی مخلوق خواب راحت میں مست ہے۔

حضرت رابعہ بصریہ کا دن و رات میں ایک ہزار نوافل پڑھنا

حضرت رابعہ بصریہ رحمہ اللہ دن رات چوبیس گھنٹے میں ایک ہزار رکعتیں پڑھا کرتی تھیں، اور یہ فرمایا کرتی تھیں کہ اللہ کی قسم! اتنی نماز پڑھنے سے میری غرض صرف ثواب حاصل کرنا نہیں بلکہ یہ چند رکعتیں اس لیے پڑھ لیتی ہوں تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن دوسرے انبیاء کرام علیہ السلام کے سامنے یہ فرما کر مجھے سرخ رو فرمائیں کہ دیکھو میری امت کی ایک ادنیٰ سی عورت کی یہ عبادت تھی۔ ❷

رات کا قیام قرب الہی کا ذریعہ ہے

ایک روز حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ نے جناب الہی میں عرض کیا کہ: الہی! جنت میں جو عورت میری رفیق ہوگی اسے مجھے دکھا دیجئے! چنانچہ خواب میں ان سے کہا گیا کہ: جنت میں جو عورت تمہاری رفیقہ ہوگی وہ نہایت ہی بد صورت ہے، جس کا نام سلامہ ہے اور فلاں جگہ میں بکریاں چرا رہی ہے، یہی عورت جنت میں تمہاری رفاقت کرے گی۔ جب ابراہیم رحمہ اللہ نیند سے بیدار ہوئے تو خواب میں بتائی ہوئی جگہ کی

❶ إحياء علوم الدين: كتاب المراقبة والمحاسبة، المقام الأول، ج ۲ ص ۲۱۴

❷ الكواكب الدرية في تراجم السادة الصوفية للمناوى: ج ۱ ص ۲۸۶

جانب چل نکلے، وہاں پہنچ کر دیکھا تو واقعی ایک سیاہ فام عورت جس کو دیکھ کر ابراہیم بن ادہم نے سلام کیا، تو عورت نے جواب میں کہا: وعلیکم السلام یا ابراہیم! یہ سن کر ابراہیم نے دریافت کیا کہ تجھے یہ کس نے بتایا کہ میں ابراہیم ہوں؟ عورت نے جواب دیا: جس نے تجھے اس بات کی خبر دی کہ میں جنت میں تیری رفیق ہوں گی، اسی نے مجھے یہ بھی بتا دیا کہ تو ابراہیم ہے، (یہ اس عورت کی کرامت تھی کہ رب العالمین نے اسے نبی طور پر مطلع کر دیا) یہ سن کر ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ نے اس عورت سے کہا: اے سلامہ! مجھے کچھ نصیحت کرو! تو اس نے کہا کہ: شب بیداری اور رات کے قیام پر مداومت کیجئے، کیونکہ رات کا قیام بندے کو اپنے رب کی طرف پہنچا دیتا ہے، تجھے اگر محبت الہی کا دعویٰ ہے تو نیند اپنے اوپر حرام کر لے۔ کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ اے داؤد! جو شخص میری محبت کا دعویٰ کرے اور رات کی تاریکی میں پڑ کر سو جائے تو وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جب رات کی تاریکی چاروں طرف پھیل جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ: اے جبرائیل! اشجارِ معلومہ کو حرکت دے۔ جب جبرائیل علیہ السلام انہیں حرکت دیتے ہیں تو زندہ دل عاشق اٹھ کر محبوب کے دروازے پر آکھڑے ہوتے ہیں رب تعالیٰ کے سامنے آہ وزاری کرتے ہیں۔ ❶

حضرت حبیب رحمہ اللہ کی اہلیہ کا اپنے شوہر کو تہجد کے لئے جگانا

حضرت حبیب رحمہ اللہ کی بیوی بڑی عبادت گزار اور اللہ کی مقبول بندی تھی۔ رات کے وقت اپنے خاوند کو یہ کہہ کر جگایا کرتی تھی:

ذهب اللیل و بین ایدینا طریق بعید و زادنا قلیل و قوافل الصالحین قد

سارت قدامنا ونحن قد بقینا. ❶

ترجمہ: اٹھئے! رات گزر گئی اور آپ کے سامنے راستہ طویل ہے اور زاوِ راہِ قلیل اور اللہ والوں کے قافلے چلے گئے اور ہم پیچھے رہ گئے۔

حضرت حبیبہ عدویہ کی شب بیداری اور اللہ تعالیٰ سے مناجات

حضرت حبیبہ عدویہ رحمہا اللہ جب عشاء کی نماز سے فارغ ہو جاتیں تو اپنے کپڑوں کو اپنے اوپر اچھی طرح لپیٹ کر چھت پر کھڑی ہو جاتیں اور دُعا میں مشغول ہو جاتیں اور کہتیں:

إلهی قد غارت النجوم و نامت العیون و غلقت الملوک أبو ابها و خلا کل حبیب بحیبہ و هذا مقامی بین یدیک ثم تقبل علی صلاتها فإذا طلع الفجر قالت إلهی هذا اللیل قد أدبر و هذا النهار قد أسفر فلیت شعری أقبلت منی لیلتی فأهنا أم رددتها علی فأعزی و عزتک لهذا دأبی و دأبک ما أبقتنی و عزتک لو انتهرتنی عن بابک ما برحت

لما وقع فی نفسی من جودک و کرمک. ❷

ترجمہ: اے اللہ! ستارے گم ہو گئے اور آنکھیں سو گئیں، بادشاہوں نے اپنے دروازے بند کر دیئے اور ہر شخص اپنے محبوب کے ساتھ تخیلہ میں چلا گیا اور میں تیرے سامنے کھڑی ہوں۔ یہ کہہ کر نماز شروع کر دیتیں اور ساری رات نماز پڑھتیں، جب صبح صادق ہو جاتی تو کہتیں یا اللہ رات چلی گئی اور دن روشن ہو گیا، کاش مجھے یہ معلوم ہو جاتا کہ میری رات تو نے قبول فرمائی تاکہ میں اپنے کو مبارکباد دوں، یا تو نے رد فرمادی

❶ لطائف المعارف لابن رجب: المجلس الأول، الفصل الثاني في فضل قيام الليل ص ۲۸

❷ طبقات الصوفية للسلمي: ترجمة: حية العدوية، ج ۱ ص ۲۱۳

تا کہ میں اپنی تعزیت کروں۔ تیری عزت کی قسم! میں تو ہمیشہ اس طرح کرتی رہوں گی، تیری عزت کی قسم! اگر تو مجھے اپنے دروازے سے دھتکا دے تب بھی تیرے کرم اور تیری بخشش کا جو حال مجھے معلوم ہے اس کی وجہ سے میں تیرے در سے نہیں ہٹوں گی۔

حضرت میمونہ سوداء کی عبادت و ریاضت

حضرت عبدالواحد بن زید رحمہ اللہ کا بیان ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ سے دعا کی اے اللہ! بہشت میں جو شخص میرا رفیق ہوگا مجھے دنیا میں دکھلا دیجئے، حکم ہوا کہ تیری رفیق بہشت میمونہ سوداء ہے، میں نے پوچھا وہ کہاں ہے؟ جواب ملا وہ کوفہ میں ہے، فلاں قبیلے میں، میں نے وہاں جا کر پوچھا لوگوں نے کہا وہ دیوانی ہے بکریاں چراتی ہے، میں جنگل میں پہنچا تو دیکھا کہ وہ کھڑی ہوئی نماز پڑھ رہی ہے اور بھیڑیئے اور بکریاں ایک جگہ ملی جلی پھر رہی ہیں، جب سلام پھیرا تو فرمایا کہ اے عبدالواحد! اب جاؤ ملنے کا وعدہ بہشت میں ہے، مجھے تعجب ہوا کہ اسے میرا نام کیسے معلوم ہو گیا، کہنے لگیں تم کو معلوم نہیں جن روحوں میں وہاں جان پہچان ہو چکی ہے ان میں الفت ہوتی ہے، میں نے کہا میں بھیڑیئے اور بکریاں ایک جگہ دیکھتا ہوں یہ کیا بات ہے؟ کہنے لگیں:

إلیک عنی فإنی أصلحت ما بینی و بین سیدی فأصلح بین الذناب

① والغنم.

ترجمہ: جاؤ اپنا کام کرو، میں نے اپنا معاملہ حق تعالیٰ سے درست کر لیا، اللہ تعالیٰ نے میری بکریوں کا معاملہ بھیڑیوں کے ساتھ درست کر دیا۔

① صفة الصفوة: ذکر المصطفیات من عقلاء المجانین المتعبدات الکوفیات،

حضرت رحلہ عابدہ کثرت عبادت کی وجہ سے پانچ اور پینا ہو گئی

حضرت خواص رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم رحلہ عابدہ کے یہاں گئے، انہوں نے اتنے روزے رکھے تھے کہ سیاہ پڑ گئی تھیں اور اس قدر آنسو بہائے تھے کہ آنکھوں سے محروم ہو گئی تھیں اور اس قدر نمازیں پڑھی تھیں کہ چلنے پھرنے سے معذور ہو گئی تھیں۔ جس وقت ہم لوگ ان کے پاس پہنچے وہ بیٹھی ہوئی نماز پڑھ رہی تھیں، ہم نے انہیں سلام کیا اور اللہ تعالیٰ کے عفو کرم اور فضل و احسان پر کچھ گفتگو کی تاکہ وہ اپنے نفس پر قدرے نرمی کریں۔ ہماری بات سن کر انہوں نے ایک چیخ ماری اور کہنے لگیں کہ ”عِلْمِي بِنَفْسِي قَرُحٌ فُوَادِي وَكَلْمٌ كَبِدِي وَاللَّهِ لَوْ دِدْتُ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يَخْلُقْنِي وَلَمْ أَكُ شَيْئًا مَذْكُورًا“ میں اپنے نفس سے زیادہ واقف ہوں، اس لیے میرا دل زخمی ہے اور کالجہ چھلنی ہے۔ سوچتی ہوں، کاش! اللہ تعالیٰ مجھے پیدا نہ فرماتا اور میں کوئی قابل ذکر چیز نہ ہوتی، پھر وہ نماز پڑھنے لگیں۔ ❶

حضرت شعوانہ رحمہا اللہ کی عبادت و ریاضت اور شہیت الہی

یحییٰ بن بسطام رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں شعوانہ کی مجلس میں حاضر ہوتا تھا اور دیکھتا تھا کہ وہ کس قدر روتی ہیں اور کس شدت سے گریہ وزاری کرتی ہیں۔ ایک دن میں نے اپنے ایک ساتھی عمران بن مسلم سے کہا کہ کسی دن تنہائی میں ملاقات کر کے ہم ان سے کہیں گے کہ وہ اپنے نفس کے ساتھ تھوڑی نرمی کا معاملہ کریں، ساتھی نے میری اس تجویز سے اتفاق کیا، چنانچہ ایک موقع تلاش کر کے ہم لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ کیا اچھا ہوا اگر آپ نفس کے ساتھ نرمی برتیں اور اس گریہ وزاری میں کچھ کمی کریں، یہ بات سن کر وہ رونے لگیں اور کہنے لگیں:

والله لو ددت أنى أبكى حتى تنفد دموعى، ثم أبكى الدماء حتى لا تبقى فى جسدى جراحة فيها قطرة من دم، وأنى لى البكاء؟ قال: فلم

تزل تردد ذلك حتى ساقطة مغشيا عليها. ❶

ترجمہ: اللہ کی قسم! اس قدر رونا چاہتی ہوں کہ میرے آنسو خشک ہو جائیں، پھر خون کے آنسو روؤں، یہاں تک کہ میرے جسم سے خون کا ایک ایک قطرہ آنسو بن کر آنکھ سے بہ جائے، لیکن میں کہاں روتی ہوں، مجھے رونا کب نصیب ہوتا ہے؟ یہ جملے انہوں نے کئی مرتبہ کہے، یہاں تک کہ بیہوش ہو کر گر پڑیں۔

ایک رومی کنیز کی شب بیداری اور مغفرت کی عجیب دُعا

عبداللہ بن حسن العنبرى رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میری ایک رومی باندی تھی اور میں اُسے پسند کرتا تھا۔ ایک شب وہ میرے پہلو میں لیٹی ہوئی تھی، میری آنکھ لگ گئی، رات کے کسی پہر آنکھ کھلی تو میں نے محسوس کیا کہ وہ بستر پر نہیں ہے۔ میں اُسے تلاش کرنے بستر سے اُٹھا، میں نے دیکھا وہ سجدے میں پڑی ہوئی ہے یہ کہہ رہی ہے، اے اللہ! اس محبت کی وجہ سے جو تجھے میرے ساتھ ہے میری مغفرت فرما۔ میں نے کہا یوں مت کہہ کہ جو محبت تجھے میرے ساتھ ہے بلکہ یوں کہہ جو محبت مجھے تیرے ساتھ ہے، وہ کہنے لگی:

يَا حُبِّه لِيْ اٰخَرَ جَنِيْ مِنَ الشُّرْكِ اِلَى الْاِسْلَامِ وَبِحُبِّه لِيْ اَيْقَطَّ عَيْنِيْ وَاَنَامَ عَيْنِيْكَ.

ترجمہ: اے میرے محبوب! اسی محبت کی وجہ سے اُس نے مجھے شرک سے نکال کر اسلام

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من أهل الأبله، ترجمة: شعوانة، ج ۲

تک پہنچایا اور اسی محبت کی وجہ سے اس نے میری آنکھ کو جاگنے کی قوت بخشی جبکہ آپ کی آنکھ سو رہی تھی۔

میں نے اس سے کہا جا تو اللہ کی رضا کے لئے آزاد ہے، اس نے کہا:

يَا مَوْلَا أَسَأْتِ إِلَيَّ كَأَنَّ لِي أَجْرَانِ صَارَ لِي أَجْدُ وَاحِدٌ. ❶

ترجمہ: اے میرے مولا! آپ نے (مجھے آزاد کر کے) برا کیا، پہلے میرے لئے عبادت میں دگنا اجر تھا اور اب میرے لئے ایک اجر ہے۔

حضرت معاذ عدویہ رحمہما اللہ کا دن رات عبادت و ریاضت

حضرت معاذ عدویہ رحمہما اللہ دن نکلنے پر کہتی: یہ وہ دن ہے جس میں مجھے مرنا ہے، پھر وہ شام تک کچھ نہ کھاتیں، یہاں تک کہ رات آجاتی۔ وہ رات کے متعلق بھی یہی کہتیں کہ مجھے آج رات مرنا ہے۔ یہ کہ کر نماز شروع کر دیتیں اور صبح تک پڑھتی رہتیں۔ ❷

نئی نویلی دلہن ہونے کے باوجود شب بھر عبادت

حضرت ریح القیسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ذَكَرْتُ لِي امْرَأَةً فَتَزُو جِثَّتِهَا، فَكَانَتْ إِذَا صَلَّتِ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ تَطْيِيبُ

وَتَدْخُنْتُ وَلبست ثيابها ثم تأتيني فتقول: ألك حاجة؟ فإن قلت:

نعم، كانت معي، وإن قلت: لا، قامت فنزعت ثيابها ثم صفت بين

قدميها حتى تصبح. ❸

❶ تاریخ بغداد: ترجمہ: عبيد اللہ بن الحسن بن الحصين، ج ۱۰ ص ۳۰۹، رقم

الترجمة: ۵۴۵۶

❷ إحياء علوم الدين: كتاب المراقبة والمحاسبة، ج ۳ ص ۴۱۵

❸ صفة الصفة: ذكر المصطفيات من عابدات البصرة المعروفات، ترجمہ: امرأة

رياح القيسي، ج ۲ ص ۲۵۵

ترجمہ: مجھ سے ایک عورت کا ذکر کیا گیا تو میں نے اس سے نکاح کر لیا۔ پھر جب بھی وہ عشاء کی نماز سے فارغ ہوتی تو عطر لگاتی دھونی لیتی اور خوبصورت لباس پہن کر میرے پاس آ کر کہتی: کیا تمہاری کوئی ضرورت ہے؟ (مراد ازدواجی تعلق ہے) اگر میں کہتا ہوں، تو وہ میرا ساتھ دیتی، اور اگر میں کہتا نہیں، تو وہ اٹھتی اپنے کپڑے بدلتی اور نماز کے لئے کھڑی ہو جاتی یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔

فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں کسی دنیاوی معاملے کے بارے میں بہت مغموم تھا، تو اس نے مجھ سے کہا: میں دیکھ رہی ہوں کہ آپ ایک دنیاوی امر کے لئے فکر مند اور مغموم ہیں۔ شمیٹ نے مجھے دھوکہ دے دیا۔ (شمیٹ وہ تھے جنہوں نے ریح القیسی رحمہ اللہ سے ان کی شادی کروائی تھی۔) پھر انہوں نے اپنے سر کی اورٹھنی سے ایک باریک سا دھاگہ نکالا اور بولیں کہ دنیا میری نظروں میں اس سے بھی زیادہ حقیر اور بے وقعت ہے۔

حضرت ریح القیسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس روز ان کی رخصتی ہوئی اس کی اگلی صبح ہی وہ آٹا گوندھنے بیٹھ گئیں، تو حضرت ریح القیسی رحمہ اللہ نے ان سے کہا: ان کاموں کے لئے کوئی عورت رکھ لو، انہوں نے جواب دیا:

میں نے ریح القیسی رحمہ اللہ سے نکاح کیا ہے کسی ضدی جا بر شخص سے نہیں۔ پھر جب رات ہوئی تو حضرت ریح رحمہ اللہ ان کا امتحان لینے کی غرض سے سو گئے، اور وہ نماز و قیام میں مشغول ہو گئیں۔ جب ایک تہائی رات گزری تو انہوں نے اپنے شوہر کو پکارا اٹھو ریح، انہوں نے جواب دیا: ابھی اٹھتا ہوں پھر رات کا دوسرا پہر گزرنے تک وہ عبادت میں مشغول ہو گئیں، جب رات کا دوسرا پہر بھی گزر گیا تو پھر پکارا:

اٹھو ریح، انہوں نے کہا: ابھی اٹھتا ہوں مگر نہیں اٹھے، وہ پھر عبادت میں مشغول ہو

گئیں، اور رات کا تیسرا پہر گزرنے کے بعد پھر انہیں آواز لگائی: اٹھو ریا ح، انہوں نے کہا ابھی اٹھتا ہوں، وہ پھر عبادت میں مشغول ہو گئیں۔ جب رات کا چوتھا پہر بھی گزر گیا تو انہوں نے پھر انہیں آواز لگائی: اٹھو ریا ح، انہوں نے کہا: ابھی اٹھتا ہوں، مگر اٹھے نہیں۔

وہ پھر اپنے نماز و قیام میں مشغول ہو گئیں۔ جب رات کا پانچواں پہر بھی گزر گیا تو انہوں نے پھر پکارا:

مَضَى اللَّيْلُ وَعَسَّكَرُ الْمُحْسِنُونَ وَأَنْتَ نَائِمٌ، لَيْتَ شَعْرِي مَنْ غَرَّنِي
بِكَ يَا رِيَّاحَ قَالَ: وَقَامَتِ الرَّبِيعَ الْبَاقِي. ①

ترجمہ: اٹھو ریا ح کہ رات گزر چکی ہے اور نیک لوگ جمع ہو چکے ہیں، جب کہ تم ابھی تک سو رہے ہو؟ کاش کہ مجھے اس کے بارے میں علم ہو جاتا جس نے تمہارے بارے میں دھوکے میں رکھا ریا ح (یعنی مجھے تو بتلایا گیا تھا کہ تم بڑے عبادت گزار ہو) اور یہ کہہ کر وہ رات کے بقیہ حصے کو بھی اپنی عبادت سے منور کرنے لگیں۔

حضرت بریرہ رحمہا اللہ کا ذوق عبادت اور کثرت بکاء

حضرت ابن العلاء رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میری چچا زاد بہن بریرہ بڑی عبادت گزار و نہایت پرہیزگار خاتون تھیں۔ وہ کثرت سے تلاوت کلام اللہ کیا کرتی تھیں اور تلاوت کے دوران مسلسل روتی رہتیں۔ زیادہ رونے کے باعث ان کی آنکھیں ضائع ہو گئیں تھیں۔ ایک مرتبہ ہم سب چچا زاد بھائیوں نے پروگرام بنایا کہ بریرہ کے پاس جائیں گے اور اس قدر رونے پر اسے ملامت کریں گے۔ چنانچہ ہم سب اس کے یہاں پہنچے

① صفة الصفة: ذکر المصطفیات من عابدات البصرة المعروفات، ترجمة: امرأة

اور اس کی خیر و عافیت دریافت کی۔ اس نے کہا: ہم اجنبی مہمان زمین پر پڑے ہوئے ہیں اور منتظر ہیں کہ کوئی ہمیں بلائے اور ہم جائیں۔ ہم نے اس سے کہا کہ اس طرح کب تک روتی رہو گی۔ اب تو آنکھیں بھی چلی گئیں، اس نے کہا: ”إِنْ يَكُنْ لِعَيْنِي عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ فَمَا يَضُرُّهُمَا مَا ذَهَبَ مِنْهُمَا فِي الدُّنْيَا وَإِنْ كَانَ لَهُمَا عِنْدَ اللَّهِ شَرٌّ فَسَيَزِيدُهُمَا بُكَاءً أَطْوَلَ مِنْ هَذَا“، اگر اللہ تعالیٰ کے یہاں میری آنکھوں کے لیے کچھ بہتری ہے تو مجھے ان کے ضائع جانے پر کوئی ملال نہیں ہے اور اگر اللہ کے یہاں ان کی کچھ برائی ہے تو پھر انہیں اور رونا چاہیے۔ ❶

ہم میں سے کسی شخص نے کہا: یہاں سے چلو اس کا حال دوسرا ہے، اس کا حال ہمارے جیسا نہیں ہے۔

اُم حسان کی صاحبزادی کا استغناء، عبادت و مناجات اور نصیحت

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اُم حسان الاسدیہ کی بیٹی کی پیشانی پر بکثرت سجدہ کی بناء پر بکری کے گٹھنے پر پڑے گئے جیسا نشان تھا، ان کے گھریلو حالات اور غربت کو دیکھ کر میں نے ان سے کہا: کیوں نہ تم عبد اللہ بن شہاب بن عبد اللہ کے پاس جاؤ اور ان کے نام ایک رقعہ لکھو تا کہ وہ تمہیں اپنے مال کی زکوٰۃ میں سے کچھ حصہ دے دیں، جس سے تمہاری یہ حالت بدل جائے جس میں، میں تمہیں دیکھ رہا ہوں؟

تو اس خاتون نے فوراً بر ملا کہا:

يا سفیان قد كان لك في قلبي رجحان كثير فقد اذهب الله
برجحانك من قلبي، يا سفیان تأمرني أن أسأل الدنيا من لا يملكها؟

قال سفیان: وکان إذا جن علیها اللیل دخلت محرابا لها وأغلقت علیها ثم نادت: إلهی خلا کل حبیب بحبیبه، وأنا خالیة بک یا محبوب، فما کان من سخن یسخن من عصاک إلا جهنم، ولا عذاب إلا النار. ①

ترجمہ: اے سفیان! آپ کے لئے میرے دل میں بڑی عقیدت تھی مگر اب اللہ تعالیٰ نے میرے دل سے آپ کی عقیدت کو زائل کر دیا۔ اے سفیان! مجھے اُس شخص سے دنیا طلب کرنے کے لئے کہہ رہے ہیں جو اس کا مالک نہیں ہے۔ جب کہ قسم اس کی عزت و جلال کی میں تو دنیا کے اصل مالک سے بھی دنیا طلب کرتے ہوئے شرماتی ہوں۔ سفیان فرماتے ہیں: جب رات ہو چکی تو وہ اپنی عبادت گاہ میں داخل ہو گئی اور دروازہ بند کر لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہوئے بولیں: میرے معبود! ہر محبوب اپنے محبوب کے ساتھ ہے، اور اے میرے محبوب! میں تیرے ساتھ تھا ہوں، تیری معصیت کرنے والوں کے لئے دوزخ کے سوا کوئی قید خانہ نہیں جس میں تو انہیں قید کرے، اور آگ کے سوا ان کے لئے کوئی عذاب نہیں۔

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تین دن کے بعد میں ان کے پاس گیا تو بھوک کے آثار ان کے چہرے سے نمایاں تھے۔ میں نے ان سے کہا: اے ام حسان کی بیٹی! آپ کو اس سے زیادہ نہیں ملے گا جو موسیٰ اور خضر علیہما السلام کو اس وقت ملا تھا جب وہ ہستی والوں کے پاس کھانا طلب کرنے کے لئے گئے تھے۔ تو وہ فوراً بولیں: اے سفیان! الحمد للہ کہو، میں نے کہہ دیا، الحمد للہ تو وہ پھر بولیں: تم نے اس کے شکر کا

① صفة الصفة: ذکر المصطفیات من عبادات البصرة المعروفات، ترجمة: ابنة أم

اعتراف کیا؟ میں نے کہا: ہاں، تو وہ بولیں: تمہیں شکر کرنے کی توفیق ہوئی تو اس پر بھی شکر واجب ہے، اور دونوں شکرانوں پر بھی ایک شکر واجب ہے جو کبھی ختم نہ ہو۔
حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! مجھے اپنے علم کے قاصر ہونے کا احساس ہوا اور میری زبان لڑکھڑا کر رہ گئی کہ جب بھی کسی نعمت کے اعتراف میں، میں شکر ادا کروں تو اس شکر ادا کرنے کی توفیق پر بھی ایک شکر واجب ہو جاتا ہے۔
میں باہر جانے کے لئے جیسے ہی پلاٹا وہ مجھ سے کہنے لگیں:

يا سفیان كفى بالمرء جهلا أن يعجب بعلمه، وكفى بالمرء علما أن يخشى الله. اعلم أنه لن تنقى القلوب من الردى حتى تكون الهموم كلها في الله هما واحدا. ❶

ترجمہ: اے سفیان! انسان کی جہالت کے ثبوت کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے عمل پر غرور و تکبر کا شکار ہو جائے، اور انسان کی علمیت کی دلیل کے لئے اتنا کافی ہے کہ اس کے دل میں خوفِ خدا ہو، جان لو کہ اس وقت دلوں کی صفائی نہیں ہوگی جب تک کہ سارے ہم اور غم صرف اللہ کے لئے ایک غم میں نہ ڈھل جائیں۔

سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! مجھے اپنا آپ بڑا چھوٹا محسوس ہوا۔

حضرت شعوانہ کا ذوق عبادت اور خشیتِ الہی

یحییٰ بن بسطام رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں شعوانہ رحمہا اللہ کی مجلس میں حاضر ہوتا تھا اور دیکھتا تھا کہ وہ کس قدر روتی ہیں اور کس شدت سے گریہ و زاری کرتی ہیں۔ ایک دن میں نے اپنے ایک ساتھی سے کہا کہ کسی دن پس پردہ ملاقات کر کے ہم ان سے کہیں

❶ صفة الصفة: ذكر المصطفيات من عبادات البصرة المعروفات، ترجمة: ابنة أم

گے کہ وہ اپنے نفس کے ساتھ تھوڑی نرمی کا معاملہ کریں، ساتھی نے میری اس تجویز سے اتفاق کیا، چنانچہ ایک موقع پر تلاش کر کے ہم لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ کیا اچھا ہوتا اگر آپ اپنے نفس کے ساتھ نرمی برتیں اور اس گریہ و زاری میں کچھ کمی کرتیں، جو آپ چاہتی ہیں اس نرمی سے اس پر بڑی مدد ملے گی۔ یہ بات سن کر وہ رونے لگیں اور کہنے لگیں: بخدا میں اس قدر رونا چاہتی ہوں کہ میرے آنسو خشک ہو جائیں۔ پھر خون کے آنسو روؤں، یہاں تک کہ میرے جسم سے خون کا ایک ایک قطرہ آنسو بن کر آنکھ سے بہہ جائے لیکن میں کہاں روتی ہوں۔ مجھے رونا کب نصیب ہوتا ہے؟ یہ جملے انہوں نے کئی مرتبہ کیے اور بے ہوش ہوئیں۔ ①

ایک باندی کی حبّ الہی اور ذوقِ عبادت

شیخ محمد بن حسین بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک سال میں حج کو گیا، ایک روز مکہ معظمہ کے بازاروں میں پھر رہا تھا، ایک مرد بوڑھا ایک لونڈی کا ہاتھ پکڑے نظر آیا، لونڈی کا رنگ بدلا ہوا، جسم دبلا اس کی چہرے سے نور چمکتا اور روشنی ظاہر تھی، وہ مرد ضعیف پکار رہا تھا کہ کوئی طالب لونڈی کا ہے، کوئی اس کی رغبت کرنے والا ہے، کوئی بیس دینار سے بڑھنے والا ہے، میں اس لونڈی کے سب عیبوں سے بری الذمہ ہوں۔ راوی کا بیان ہے میں اس کے قریب گیا اور کہا قیمت لونڈی کی معلوم ہوگئی، اس میں عیب کیا ہے؟ کہا: یہ لونڈی مجنونہ ہے، غمگین رہتی ہے، راتوں کو عبادت کرتی، دن کو روزہ رکھتی، نہ کچھ کھاتی ہے نہ پیتی ہے، ہر جگہ تنہا کیلی رہنے کی عادی ہے، جب میں نے یہ کلام سنا میرے دل نے اس کو چاہا، میں نے قیمت دے کر اس کو خرید لیا اور اس کو اپنے گھر لے گیا، لونڈی کو سر کو جھکائے دیکھا، پھر اس نے اپنا سر میری جانب

اٹھا کر کہا اے میرے چھوٹے مولیٰ! خدا تم پر رحم کرے، تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ میں نے کہا: عراق میں رہتا ہوں، کہا کونسا عراق بصرے والا عراق یا کوفے والا، میں نے کہا نہ بصرے والا نہ کوفے والا، پھر لونڈی نے کہا شاید تم مدینہ السلام بغداد میں رہتے ہو، میں نے کہا ہاں! کہا واہ واہ! وہ شہر زاہدوں عابدوں کا ہے، راوی کہتے ہیں مجھ کو تعجب ہوا، میں نے کہا لونڈی حجروں کی رہنے والی، ایک حجرے سے دوسرے حجرے میں بلائی جانے والی زاہدوں عابدوں کو کیسے پہچانتی ہے؟ پھر میں نے اس کی طرف متوجہ ہو کر دل لگی سے پوچھا: تم بزرگوں میں کس کس کو پہچانتی ہو؟ کہا میں مالک بن دینار، بشر ہانی، صالح مزنی، معروف کرخی، محمد بن حسین بغدادی، رابعہ عدویہ، شعوانہ، میمونہ اور بزرگوں کو پہچانتی ہوں، میں نے کہا ان بزرگوں سے تمہاری کیسی شناخت ہے؟ لونڈی نے کہا اے جوان کیسے نہ پہچانوں اللہ کی قسم! یہ لوگ دلوں کے طیب ہیں، محبت کو محبوب کی راہ دکھلانے والے ہیں، پھر میں نے کہا اے لونڈی میں محمد بن حسین ہوں، کہا میں نے خدا سے دعا مانگی تھی اے ابو عبد اللہ کہ خدا تم کو مجھ سے ملا دے، تمہاری وہ خوش آواز جس سے لوگوں کے دل زندہ ہوتے تھے اور سننے والوں کی آنکھیں روتی تھیں کیسی ہوئی، میں نے کہا اپنے حال پر ہے، کہا تم کو خدا کی قسم مجھ کو کچھ قرآن شریف کی آیتیں سناؤ، میں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی، اس نے بڑی زور سے چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئی، میں نے اس کے منہ پر پانی چھڑکا، ہوش میں آئی پھر کہا اے ابو عبد اللہ! یہ تو اس کا نام ہے، کیا حال ہوگا اگر میں اس کو پہچانوں اور جنت میں اس کو دیکھوں اور پڑھو خدا تم پر رحم کرے، میں نے یہ آیت پڑھی۔ پھر اس نے کہا اے ابو عبد اللہ! ہم نے نہ کسی بت کو پوجا اور نہ کسی معبود کو قبول کیا، پڑھے جاؤ، خدا تم پر رحم کرے، میں نے یہ آیت پڑھی:

﴿وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْفُرْ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَإِنْ يَسْتَعِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهُ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا﴾ (الكهف: ۲۹)

ترجمہ: اور کہہ دو کہ حق تو تمہارے رب کی طرف سے آچکا ہے۔ اب جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے کفر اختیار کرے۔ ہم نے بیشک (ایسے) ظالموں کے لیے آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قاتیں ان کو گھیرے میں لے لیں گی، اور اگر وہ فریاد کریں گے تو ان کی فریاد کا جواب ایسے پانی سے دیا جائے گا جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا، (اور) چہروں کو بھون کر رکھ دے گا۔ کیسا بدترین پانی، اور کیسی بری آرام گاہ! پھر کہا اے ابو عبد اللہ! تم نے اپنے نفس کے ساتھ ناامیدی لازم کر لی ہے، اپنے دل کو خوف اور امید کے درمیان آرام دو اور کچھ پڑھو، خدا تم پر رحم کرے، پھر میں نے پڑھا:

﴿وُجُوهُ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ مُّبَشِّرَةٌ﴾ (عبس: ۳۸، ۳۹)

ترجمہ: اس روز کتنے چہرے تو چمکتے دکتے ہوں گے۔ ہنستے، خوشی مناتے ہوئے۔

اور پڑھنا ﴿وُجُوهُ يَوْمَئِذٍ نَّاصِرَةٌ اِلَىٰ رَبِّهَا نَاطِرَةٌ﴾ (القيامة: ۲۲، ۲۳)

ترجمہ: اس دن بہت سے چہرے شاداب ہوں گے۔ اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔

پھر کہا مجھ کو کس قدر شوق اس کے ملنے کا ہوگا، جس دن وہ اپنے دوستوں کے واسطے ظاہر ہوگا اور پڑھو خدا تم پر رحم کرے، پھر میں نے پڑھا:

﴿يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّحَلَّدُونَ. بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقٍ وَكَأْسٍ مِنْ مَعِينٍ. لَا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنْزَفُونَ. وَفَاكِهَةٍ مِمَّا يَتَخَيَّرُونَ. وَلَحْمِ طَيْرٍ مِمَّا

يَسْتَهْوُونَ. وَحُورٌ عِينٌ. كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ. جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ. لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْتِيَمًا. إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا. وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ﴿۷۰﴾ (الواقعة: ۷۰-۷۱)

ترجمہ: سدا رہنے والے لڑکے ان کے سامنے گردش میں ہوں گے۔ ایسی شراب کے پیالے، جگ اور جام لے کر۔ جس سے نہ ان کے سر میں درد ہوگا، اور نہ ان کے ہوش اڑیں گے۔ اور وہ پھل لے کر جو وہ پسند کریں۔ اور پرندوں کا وہ گوشت لے کر جس کو ان کا دل چاہے۔ اور وہ بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں۔ ایسی جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی یہ سب بدلہ ہوگا ان کاموں کا جو وہ کیا کرتے تھے۔ وہ اس جنت میں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے۔ اور نہ کوئی گناہ کی بات۔ ہاں جو بات ہوگی، سلامتی ہی سلامتی کی ہوگی۔ اور وہ جو دائیں ہاتھ والے ہوں گے، کیا کہنا ان دائیں ہاتھ والوں کا۔

پھر کہا اے ابو عبد اللہ! میں خیال کرتی ہوں تم نے حور کو پیغام دیا ہے، کچھ ان کے مہر کے واسطے بھی خرچ کیا ہے، میں نے کہا اے لونڈی مجھ کو بتادے وہ کیا چیز ہے؟ میں تو بالکل مفلس ہوں؟ کہا شب بیداری اپنے اوپر لازم کرو اور ہمیشہ روزہ رکھا کرو اور فقیر اور مسکینوں سے محبت کرتے رہو۔ راوی کا بیان ہے پھر وہ لونڈی بے ہوش ہوگئی، میں نے پاس جا کر دیکھا تو اس کا انتقال ہو چکا تھا۔ مجھ کو اس کے مرنے کا بڑا غم ہوا، بازار گیا تا کہ اس کے کفن دفن کا سامان لاؤں، واپس آ کر کیا دیکھتا ہوں کہ وہ کفنائی ہوئی، خوشبو لگی ہوئی ہے، سبز دو حلے اسپر پڑے ہیں، کفن میں دو سطروں میں لکھا ہے سطر اول ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ“ دوسرے پر ﴿آلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ وَلَا حُزْنَ﴾ ترجمہ: یاد رکھو کہ جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ

کوئی خوف ہو گا نہ وہ غمگین ہوں۔

میں نے اپنے دوستوں کے ساتھ اس کا جنازہ اٹھایا اور نماز پڑھ کر دفن کر دیا، اس کی سرہانے میں نے سورۃ یٰسین پڑھی اور اپنے حجرے میں غمگین روتا ہوا واپس آیا، پھر دو رکعت نماز پڑھ کر سویا، خواب میں دیکھتا کہ وہ لونڈی بہشت میں ہے، جنتی حلے پہنے، خوبصورت تخت پر ہے، سندس استبرق کالباس سر پر تاج مرصع موتی جواہرات نکلے ہوئے، پاؤں میں سرخ یاقوت کی جوتی، اس سے عنبر و مشک کی خوشبو آرہی تھی، چہرہ اس کا ماہتاب و آفتاب سے زیادہ روشن تھا، میں نے کہا ٹھہر و کس عمل نے اس مرتبہ پر تجھ کو پہنچایا؟ کہا فقیروں مسکینوں کی محبت، کثرتِ استغفار، مسلمانوں کی راہ سے اس کی ایذا دینے والی چیز دور کرنے نے مجھ کو اس مرتبہ پر پہنچایا ہے۔ ❶

کثرتِ عبادت کے سبب جنت میں اعزاز و اکرام

محمد بن معاذ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ایک عبادت گزار خاتون نے بیان کیا کہ میں نے خواب دیکھا گویا مجھے جنت میں داخل کیا گیا ہے۔ تمام اہل جنت اپنے اپنے دروازوں پر کھڑے ہیں، میں نے کہا کہ جنت والوں کو کیا ہو گیا؟ یہ دروازوں میں کیوں کھڑے ہوئے ہیں؟ کسی کہنے والے نے کہا کہ جنت والے اس عورت کو دیکھنے کے لیے اپنے محلوں سے باہر نکل آئے ہیں جس کے لیے جنتیں سجائی گئی ہیں۔ میں نے کہا: وہ کون عورت ہے جس کا زبردست اعزاز منظور ہے؟ جواب دیا گیا کہ وہ ایک سیاہ فارم باندی ہے جسے شعوانہ کہتے ہیں، میں نے کہا: اللہ وہ تو میری بہن ہے۔ میں ابھی یہ گفتگو کر رہی تھی کہ وہ ایک اونٹنی پر سوار ہو کر ہوا کے دوش پر اڑتی ہوئی آئی۔ میں نے اس سے کہا کہ اے بہن شعوانہ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کر، وہ مجھے تیرے ساتھ

ملادے۔ اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا کہ ”لَمْ يَأْنِ لِقُدُومِكَ وَلَكِنْ أَحْفَظِي عَنِّي إِثْنَتَيْنِ الْزِمِي الْحُزْنَ قَلْبِكَ وَقَدِّمِي مُحَبَّةَ اللَّهِ عَلَيَّ هَوَاكِ وَلَا يَضُرُّكَ مَتَى مِتُّ“ ابھی تیرے یہاں آنے کا وقت نہیں آیا۔ البتہ میری دو باتیں یاد رکھ: ایک تو یہ کہ دل کو ہمیشہ غم زدہ رکھنا اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو اپنی خواہش نفس پر مقدم رکھنا۔ پھر ان شاء اللہ تجھے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ خواہ کسی بھی وقت تیری موت آئے۔ ❶

ایک باندی نے ایک شب میں تیرہ سپارے تلاوت کر کے جان دے دی ایک شخص نے کہا کہ رمضان المبارک میں ہم کو ایک روٹی پکانے والی کی ضرورت ہوئی، میں باندی خرید کر لانے کے خیال سے بازار گیا تا کہ میری ضرورت پوری ہو، اتفاق سے ایک باندی بہت ہی کم قیمت میں مل گئی اور خرید لی، لیکن اس کی شکل و صورت سے وحشی پن برستا تھا، اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی معشوق کے فراق میں مبتلا ہے، دن تو گزر گیا، جب رات آئی تو عشاء کے بعد اس نے نماز شروع کر دی اور پہلی رکعت میں پوری سورہ بقرہ ختم کی اور وہ قرآن کریم ایسے ذوق و شوق اور محبت سے پڑھتی تھی کہ ایسی قرأت میں نے اپنی زندگی میں بہت کم سنی ہے، دوسری رکعت شروع کی اور اس میں پوری سورہ نساء ختم کی، میں حیران ہو کر اس کی کیفیت کو دیکھ رہا تھا کہ شاید سو پانچ پارہ ختم کر کے دم لے گی، لیکن اس اللہ کی بندی نے اب دوبارہ نیت باندھ لی اور جب پڑھتے پڑھتے تیرہویں پارے کی سورہ ابراہیم کی اس آیت پر پہنچی:

﴿وَيَسْقِي مِنْ مَّاءٍ صَدِيدٍ يَنْجُرُّهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ

كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ وَمِنْ وَرَائِهِ عَذَابٌ غَلِيظٌ ﴿۱۷﴾ (ابراہیم: ۱۷)
ترجمہ: اور (وہاں) اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا، وہ اسے گھونٹ گھونٹ کر کے پیے گا، اور اسے ایسا محسوس ہوگا کہ وہ اسے حلق سے اتار نہیں سکے گا، موت اس پر ہر طرف سے آ رہی ہوگی، مگر وہ مرے گا نہیں، اور اس کے آگے (ہمیشہ) ایک اور سخت عذاب موجود ہوگا۔

اس کے پڑھتے ہی فوراً بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑی، میرے گھر والے گھبرا کر اس کو اٹھانے کے لیے دوڑ کر گئے۔ قریب پہنچ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ فوت ہو گئی اور جسم بے جان پڑا ہوا تھا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۱

اس واقعہ سے اندازہ کریں کہ عبادت کا کیسا ذوق تھا کہ ایک شب میں تیرہ سپارے تلاوت کر کے نماز میں جان دے دی۔

مولانا محمد الیاس رحمہ اللہ کی والدہ کی ذوق عبادت و تلاوت

مولانا کی والدہ محترمہ بی صفیہ بڑی جیدہ حافظہ تھیں، انہوں نے قرآن مجید شادی کے بعد مولانا یحییٰ صاحب کی شیر خوارگی کے زمانہ میں حفظ کیا تھا اور ایسا اچھا یاد کیا تھا کہ معمولی حافظان کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتا، معمول تھا کہ رمضان میں روزانہ پورا قرآن مجید اور دس پارے مزید پڑھ لیا کرتی تھیں، اس طرح ہر رمضان میں چالیس قرآن مجید ختم کرتی تھیں، رواں اتنا تھا کہ گھر کے کام کاج اور انتظامات میں فرق نہ آتا تھا، بلکہ اہتمام تھا کہ تلاوت کے وقت ہاتھ سے کچھ نہ کچھ کام کرتی رہتیں، رمضان کے علاوہ امور خانہ داری کے ساتھ روزانہ کے معمولات یہ تھے۔

درود شریف پانچ ہزار بار، اسم ذات اللہ پانچ ہزار بار، بسم اللہ الرحمن الرحیم ۱۹۰۰، یا معنی ۱۱۰۰ بار، لا الہ الا اللہ ۱۲۰۰ بار، یا حی یا قیوم ۲۰۰ بار، حسبی اللہ نعم الوکیل ۵۰۰ بار،

سبحان اللہ ۲۰۰ بار، الحمد للہ ۲۰۰ بار، لا الہ الا اللہ ۲۰۰ بار، اللہ اکبر ۲۰۰ بار، استغفار ۵۰۰ بار، ”أَفْوَضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ“ ۱۰۰ بار، ”حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ“ ۱۰۰ بار، ”رَبِّ إِنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ“ ۱۰۰ بار، ”رَبِّ إِنِّي مَسَّنِي الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ“ ۱۰۰ بار، ”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ“ ۱۰۰ بار، اس کے علاوہ قرآن مجید کی ایک منزل روزانہ تلاوت کا معمول تھا۔ ❶

مولانا محمد نعمان صاحب کی تالیفات



مولانا نعمان صاحب کے علمی و تحقیقی بیانات تحفہ کتب، ادب و مہاندسات اور فیری بیانات جموں کے لئے ان و اُس ایپ فہرین دیکھیں۔